

دیرخ آدم زان ہمہ بوستان
نہی دست رفتن سوتے بوستان

سعدی اکھیا.....!

گلستان سعدی دین منتخب اہ اکہیاں دا آزاد سہ ایگی ترجمہ

مترجم :-

محمد بشیر احمد ظامی بہاول پوری

ملن داپتہ

مرکز سہ ایگی زبان تے ادب حبیب کانونی ماڈل ٹاؤن بہاول پور

قیمت

جملہ حقوق مترجم دے ناں تے محفوظ بہن

ایں ترجمے دا ناں پبلیکوں پبلیکوں "سعدی دے باغ دے پھل" رکھیا گیا ہا۔ تے ایں ناں وی مناسبت دی وجہ کنوں البواب دی بجائے گلہ ستے تجویز کیتے گئے ہن۔ لیکن طوالت کوں دیکھ تے احباب نے ایں ناں دے بدل ڈیون تے اصرار کیتا۔ لہذا کتابت منشی دنجن دے باوجود وی ایں ترجمے دا ناں بدل تے سعدی آکھیا.....! رکھیا گیا۔ پر البواب دی بجائے گلہ ستے دے الفاظ اداں ایں ای رہن ڈتے گن۔

مترجم

۱۹۷۰

پروفیسر کول ناں درج کرن سعدی

۱۹۷۰

فہرست مضامین

عنوانات	صفحہ
انتساب	۴
پہلا گلہ ستنہ	۲۹ کہانیاں ۱۶ کنوں ۶۰ تئیں
دو جھا گلہ ستنہ	۳۳ کہانیاں ۶۰ کنوں ۸۸ تئیں
ترجیحا گلہ ستنہ	۳۲ کہانیاں ۹۰ کنوں ۱۰۴ تئیں
چوتھا گلہ ستنہ	۴ کہانیاں ۱۰۶ کنوں ۱۰۹ تئیں
پنجواں گلہ ستنہ	۴ کہانیاں ۱۰۹ کنوں ۱۱۲ تئیں
چھٹیواں گلہ ستنہ	۷ کہانیاں ۱۱۲ کنوں ۱۱۹ تئیں
ستواں گلہ ستنہ	۴۰ نکلتے ۱۱۹ کنوں ۱۳۰ تئیں

انتساب

میں اپنی اس کوشش کوں گرامیقتدر مخدوم سید محمد نواز شاہ صاحب گرویزی ۱۹۷۰
دے نام نامی تے اسم گرامی نال منسوب کرن وی سعادت حاصل کرنیواں جنہاں
نے اپنی پاکیزہ زندگی وئج۔

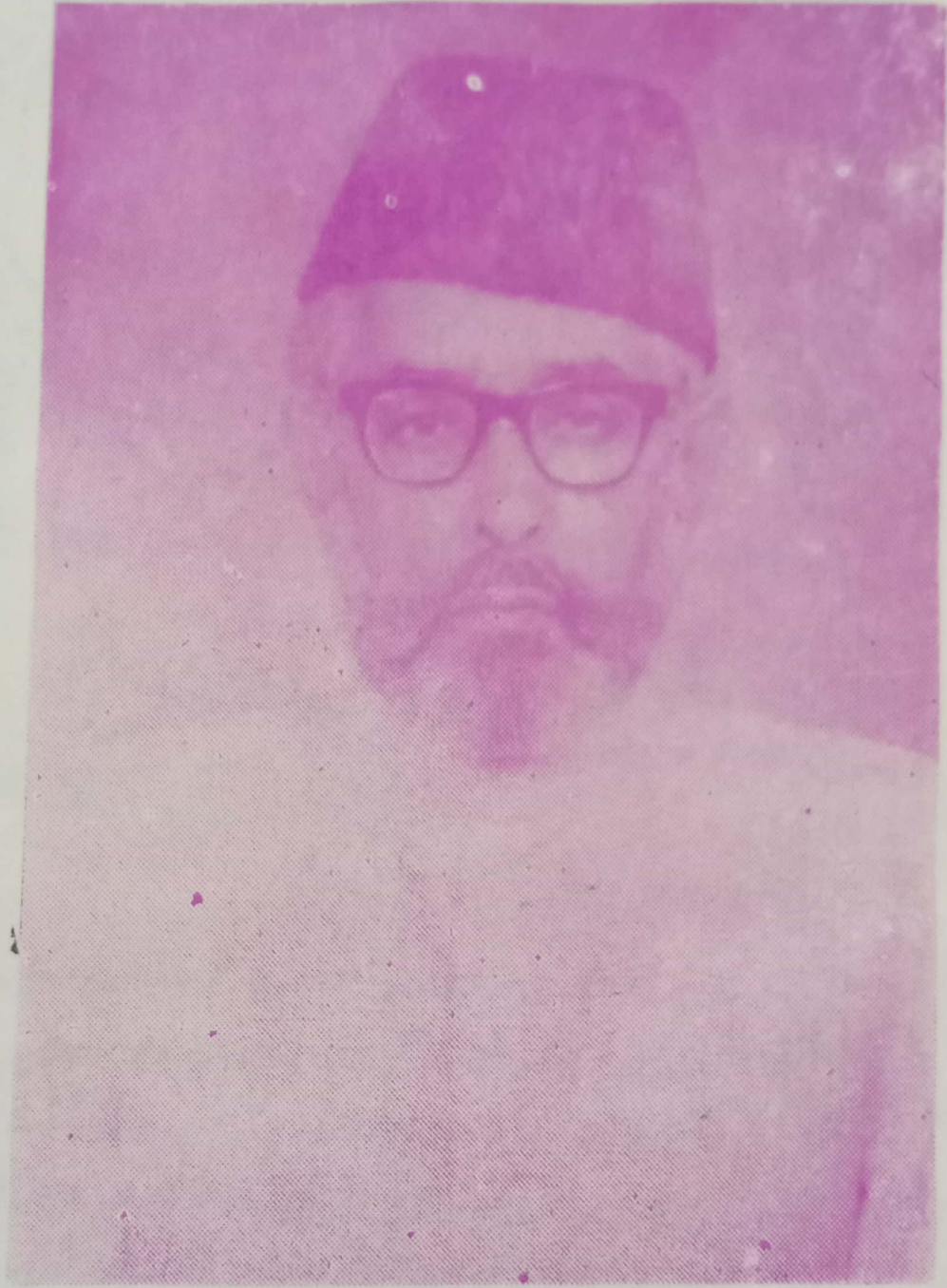
غریباں ، بیتیاں ، تے بیوہ عورتاں وی انہاں وی لوڑے مطابق
خدمت کیتی ۔!

اپنی قوم دے دوٹاں نال منتخب تھی تے اوں قوم تے ملک دی فلاح
وہیو واسطے ، اسمبلی وئج وئج تے وڈی جہت تے ولیری نال حصہ گھیا
تے قومی تے علاقائی زبان و ادب کوں ترقی ڈیون تے پروان
چڑھاون واسطے ، بالعموم ہر ادیب ، محقق تے شاعر وی دل کھول تے
مدد کیتی !!! دعا ہے ۔ کہ

خداوند پاک ، مرحوم کوں جوار رحمت وئج جا ڈیوے تے انہاں دے نیک دل تے
تخیر صاحبزادگان کوں انہاں دے نقش قدم تے چلن وی توفیق ارزانی فرماوے ۔

آمین

نقطہ مؤرخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۶
محمد بشیر احمد ظامی حبیب کالونی ماڈل ٹاؤن اے پنا واپور



مخدوم سید محمد نواز شاہ صاحب گردیزی (مرحوم)

تقریظ

از گرامی قدر جناب احمد غزالی صاحب

ریزیڈنٹ ڈائریکٹر

ہنا و لسور آرٹ کونسل ڈورن بہاولپور



سعدی ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ مگر ساڑھے چھ صدیاں
بیت گیں ہیں لوگ ان کے سخن و لہجہ سے چھینے کا عزم اور تفہیم
کی استطاعت اخذ کر رہے ہیں۔ اس دہر کی روپ بدلتی اور رخ
پھرتی ہوئی روش میں یہ مقام دائم نصیب ہو جاتا صرف سعدی کا
حصہ ہے۔ اور اس میں بہت کم اہل کمال ہمسری کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

پند و نصائح کلام سعدی کا موضوع ہیں۔ آپ جہان بھر کی نصیحتیں نہایت بے تکلفی سے فارسی کے دل میں اتارتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ نامحاذہ انداز کہیں بھی روکھے پن کا شکار نہیں ہوتے پاتا۔ اور طلبِ فہم کو بوجھل نہیں کرتا۔

ان کا پیرایہ اظہار اتنا اچھوتا ہے کہ زبان کے مزاج کی فہم رکھنے والا تخیل کی نیرنگیوں میں ان کے ساتھ ساتھ ہو لیتا ہے۔ اور اعجازِ معنی تک پہنچنے سے پہلے ہی ان کا گرویدہ سخن ہو جاتا ہے اور جب عقدهٔ مقصود پوری طرح کھل جاتا ہے تو وہ اپنے قلب و ذہن کو عرفان کی لذتوں سے لبریز پاتا ہے۔ تلقینِ سعدی کے ہاں اپنی تمام تر شدت کے باوجود بے نقاب نہیں ہوتی اور نامعلوم طریقہ پر دھیرے دھیرے ہی کے روح میں اپنا مد بھرا رس گھولتی رہتی اور جہاں بن پڑتا ہے۔

دھیرے دھیرے گوشتِ دل میں در آتی ہے۔

یہ خاصہ کلام فارسی سے شعوری گوشش نہیں مانگتا۔ اس کو خارجی ترقیب کے بوجھ سے زیر بار نہیں کرتا اور ہنیر کاوش و ارادہ کا تقاضہ کیئے اسے قائل اور مائل کر دیتا ہے۔ سعدی بڑے بڑے موضوعات کو روزمرہ زندگی کے حوالوں سے اتنا عام فہم اور امکانی بنا دیتے ہیں کہ بات بھی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ اور تکرر بھی محسوس نہیں ہوتا۔ وہ شاعری جو لہجائی نہیں مخلوق خدا کو بھاتی نہیں اشعار سعدی روح میں سرایت کر جاتے ہیں اور فارسی یوں محسوس کرتا ہے کہ تجربہ اسکے قلب و جگر پر مبت گیا ہے اور وہ تجربہ سے جدا نہیں اس طرح گویا اس کا مطالعہ آپ ہی آپ قلبی کیفیت میں ڈھل جاتا ہے۔ یہ کیفیات اگر کسی سفلی ذریعہ سے پیدا کی جائیں۔ یا عارضی اور فانی محرکات کے زیر اثر ہوں۔ تو ایک طرف ان کا تا دیر قائم رہنا ممکن نہیں ہوتا۔ اور دوسری طرف جو مختصر وقت ان میں مستغرق رہنے میں گذرتا ہے۔ وہ بار آور منفعت بخش ہوتا سعدی کے ہاں جذبہ اور محرکات پر معرفت کی چھاپ گہری ہے۔ وہ زندگی کے حقائق اور اسلام کے فکری اساس کو اپنے اسلوب میں نہایت عمدگی سے بھجا جاتے ہیں۔ اور فارسی جن کیفیات سے دوچار ہوتا ہے۔ وہ دائمی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے عقیدہ اور ایمان کو مستحکم اور مضبوط کر دیتی ہیں۔ علمِ تصوف کا طبع کے

تزدیک ایسا ہے جہاں علم ہے جو زمین کے اوپر بھی انسان کے کام آتا ہے۔ اور قبر کے اندر بھی اسکی رہبری کرتا ہے اہل حال بندہ رگوں سے اس علم کی سینکڑوں توصیحات پیش کی ہیں جن کو بیان کرنے کے لیے ایک مستقل موضوع کی ضرورت ہے اجمالی طور پر زیر نظر ضروریات کے تحت اس علم کے مبادی پیش کر دینا کافی ہوگا۔ حضرت ابو محمد رقی نے حزن خلق کو تصوف کہا ہے محنت و علی دینوری کا خیال ہے کہ بیکار چیزوں کو ترک کر دینا تصوف ہے۔ آیات قرآنی کے مصداق ابو یوسف شبلی درگاہ الہی میں بے عنہم زندگی بسر کرنے کو تصوف کہتے ہیں مغربی محقق برٹنڈرسل نے ان الفاظ میں تصوف کی تعریف کی ہے۔

mysticism is TO BE COMMENDED AS AN ATTITUDE
TOWARDS LIFE AND NOT AS A CREED ABOUT THE WORLD.

ترجمہ: علم تصوف نظریات کا ناسات کے بارہ میں موزوں نہیں لیکن بطور ایک لائحہ عمل اور طرز حیات کے بہترین شمار کیا جاسکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس علم کی ضرورت اس لیے محسوس کی گئی کہ ظاہری احوال و اعمال اور محض دکھاوے کی چیزوں کو مقصود نہ بنایا جائے۔ بلکہ ان مقاصد کی پذیرائی کو وقیع سمجھا جائے۔ جو دینی زندگی کی بنیاد ہیں۔ معاشرتی زندگی میں انسان اشیاء و دنیا سے مرلوبا رہنے کے سبب صنم کہہ کائنات میں کھو جاتا ہے۔ وہ جتنا دنیا کی طرف مائل ہوتا ہے اپنی ذات کی حقیقت اور روح کے تقاضوں سے وہ اتنا ہی بےید ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے دنیاوی مقصد میں اتنا ڈوب جاتا ہے کہ ماسوائے مقصود کچھ سمجھائی نہیں دیتا اس نقطہ کو قرآن نے یوں واضح کیا ہے۔

(ترجمہ) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اپنی خواہشات کو اپنا مہبود بنا رکھا ہے تصوف انسان کو باطن کی دنیا سے روشناس کرتا ہے۔ اور اسے روحانی زندگی کے لیے سازگار بنا دیتا ہے۔ دنیا کی دلدل میں اتر جانے کو ماہرین علم نفسیات (FIXATION) کہتے ہیں۔ یہ صورت

اسیری کی ہے۔ علم نفسیات کی رو سے یہ حالت

دنیا داروں کے ذہنوں کی (CONDITIONING) کردیتی ہے اور وہ غیر ارادی طور پر اپنے صالح ارادوں کو پامال کرتے رہتے ہیں۔ علم تصوف متذکرہ بالا دونوں معاصب سے انسان کو آزاد کرتا ہے۔ سلوک کی زندگی کا آغاز نفی ذات سے ہوتا ہے۔ اور اس کی تکمیل معرفت الہی سے ہوتی ہے۔ کلمہ طیبہ لا، نفس اور دنیا کی نفی پر منتج ہوتا ہے اور اللہ اثبات صفات الہیہ کی صورت میں انجام پذیر ہوتا ہے۔ اس سفر میں ابن آدم اپنی ذات کے حجاب کو مہتا کر صفات الہیہ کا نظارہ کرتا ہے۔ اور پھر از سر نو تشکیل ذات کر کے معاشرہ کا فعال رکن بن جاتا ہے۔ اس نسبت سے سعدی کا کلام مبتدی کے لئے درس حیات اور منہی کے لئے درس معرفت ہے۔

بشیر احمد ظاہریؒ - گذشتہ کئی سالوں سے تحقیق و تجسس کی خارزار وادی میں پاپر مینہ گھوم رہے ہیں۔ زبانوں کا عمل اتنا غیر اختیاری ہوتا ہے، کہ محدود وقت میں محدود گفتگوں کے بل بوتے پر ان کی دستوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔

اس موضوع کو جس نے بھی اختیار کیا اسے صبراً تا مراحل سے گذرنا پڑا اور وہ ایسی دنیا میں زندہ رہا۔ جہاں زندوں سے کم اور گذر جانے والوں سے یا گم گشتہ قافلوں سے زیادہ پالا پڑتا ہے۔ سرائیکی زبان کے پھیلاؤ نے ظاہری صاحب کے لئے ایک قوت محرکہ کا کام کیا ہے اور انہوں نے اس بات کو نصب العین بنا لیا ہے کہ اس کے دامن کو بہر صورت تحریر ہی آنا ہے۔ بہرہ افزا کریں گے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: "سرائیکی زبان جس قدر قدیم ہے، موجودہ دور میں اسی قدر تحریر ہی مواد سے ہتی دامن ہے۔" زیر نظر ترجمہ بشیر احمد ظاہری صاحب نے عامۃ الناس کی تربیت اور اہل ذوق کی تکمیل کے لئے کیا ہے۔ ظاہری بہادر لیپور می چونکہ زندگی کے تلخ و تم سے گذرے ہیں، اس لئے ان کی تمنا ہے کہ وہ ایسے اسباب پیدا کریں جن کو راہ مچھونک ٹھونک کر چلنے والے محتاط روی کی بنیاد بنا سکیں۔ ظاہری صاحب اہل عمر میں سات سال تک مسلسل بیماری میں مبتلا رہے تین سال بیابالوں میں بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ گھومتے رہے حالات نے انہیں مجبور کیا، تو انہوں نے زمین کا سینہ چیر کر بل چلانے میں تین سال بسر کر دیئے۔ مگر وہ تنگ دستی اور مصائب کے اس انہوہ کبیر سے

مردانہ وار اُبھرے۔ اور سرایتی زبان کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا اور ۱۹۵۸ء سے "تاحال اسی خدمت میں مشغول ہیں۔ ماہ نو کراچی۔ استقلال لاہور۔ لیل و نہار لاہور اور نئی قدریں حیدرآباد جیسے موقر جرائد میں ان کے محققانہ مضامین طبع ہوتے رہے ہیں۔ خواجہ غلام فرید کے اس مصرع "باندی بروی یاروسی دینج بروی باندی تھی" نے ظامی صاحب کو ہمیشہ اچھا سخن تحقیق کرینکی تحریک دی ہے۔ ظامی صاحب نے کلام سعدی کا ترجمہ کرتے وقت اپنی بساط پوری طرح صرف کر دی ہے۔ اور اس سعی مسلسل میں بہت حد تک سرائیکی ادب کے روایتی اسلوب کا نکھار پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ مثال کے طور پر سعدی کے اس شعر کو

سے "بروئے خود در طماع باز نتوان کرد"۔ چو باز شد بد رشتی فراز نتوان کرد۔

ظامی صاحب نے یہ کہہ کر پوری طرح جذب کر لیا ہے۔

ہلئے کوں پلانہ - تے ہلئے دی ٹک و پخانہ

ظامی صاحب کے ہر کوہ کیجیں اور خود انہیں کیجیں تو حیرت ہوتی ہے کہ ایک ان ن تہناتنے استقلال کے ساتھ کس طرح اپنا علمی سفر جازن رکھے ہوئے ہے۔



شکرِ باری!

جنہیں پرگزیدہ تے معززہ حضرتات نے میڈی ایس کتاب
سعدی اکیا.....! دی طباعت و اشاعت واسطے میڈی
مدد کیتی اے، میں تہ دل نال اہتا ندا شکر یہ ادا کر سنداں۔

فقط

نیازمند محمد بشیر احمد ظانی

۵ علم تے عمل

علم دی دنیا جوڑ و سادو، تھیوو، بہوں سیانیں — بال ایانیں
زیور پاتے علم عمل دا، ترڑو پھسل کمانیں — بال ایانیں

علم بناوے سعدی رازیؒ علم بناوے ملاں مت ضی
علموں رب پچپانیں بال — ایانیں

علم ہے دین تے علم ہے دنیا صورت، سیرت، زیور، گہنا
پاٹھسکاؤ گہنیں بال — ایانیں

علم دی دولت بھاگ اساڈا بھاگ سواگ تے راگ اساڈا
جاہل، اندھے کانیں بال — ایانیں

پڑھ گیا خانوں پڑھ گیا شیرا دفتر و شیخ تے لایا ویرا
ان پڑھ منگدے داینیں بال — ایانیں

ظانی علموں آدم آیا دھرتی کوں اوں باغ بنایا
تھنے آباد ٹکانیں بال — ایانیں

تعارف

انز

محترم المقام جناب سید تابش الوری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی صوبہ پنجاب پاکستان

شیخ سعدیٰ ان نادر روزگار ہستیوں میں سے ہیں جو صدیوں میں جنم لیتی ہیں اور صدیوں زندہ رہتی ہیں۔ ان کی ہمہ گیر ہر قلموں شخصیت آج بھی قبولیت و محبت اور شہرت و عظمت کا معیار سمجھی جاتی ہے۔ بعض نقاد شیخ سعدیٰ کو مشرق کا شیکسپیر کہتے ہیں۔ انھیں مشرق میں وہی درجہ مقبولیت حاصل ہے جو یورپ میں شیکسپیر کا حصہ ہے۔ مشرقی ممالک بالخصوص ایران، برصغیر پاک و ہند افغانستان، ترکی، شام اور مصر وغیرہ میں گذشتہ ساڑھے چھ سو برس سے شیخ کی کتابیں مدارس میں پڑھائی جا رہی ہیں۔ اور جدید دنیا بھی انھیں عظیم ماہرِ علم اخلاق تسلیم کرتی ہے۔ آپ کی نگارشات نظم و نثر دنیا کی ہر معروف زبان میں ترجمہ

ہو چکی ہیں۔ شیکسپیر کی طرح سعدی کے سینکڑوں فقرے اور مصرعے ضرب المثل بن کر زبان زدِ خاص و عام ہو چکے ہیں فصاحت و بلاغت کی بے پناہی دونوں کی تخلیقات کا امتیاز ہے اور دونوں نے اپنی تعلیمات کی اساس، مسلمہ اعلیٰ اخلاقی اقدار پر رکھی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ شیکسپیر نے لسانی مینا کاری کے ساتھ اپنے خیالات و افکار کو ڈرامے کا روپ دیا اور شیخ سعدی نے زبان کی سادگی و پُرکاری کے ساتھ اپنے مشاہدات و نظریات کو دلنشین حکایتوں اور شعر و سخن کے سانچوں میں ڈھالا!

سعدی بیک وقت شاعر بھی تھے اور نثر بھی! صوفی بھی تھے اور واعظ بھی! رند بھی تھے اور عابد بھی! حُسن پرست بھی تھے اور مست الٰہ بھی!

سیاحت نے اُن پر دانش و حکمت کی نیت نئی راہیں کشادہ کیں۔ اُن کی تحریریں، اُن کے تجربات و مشاہدات، دنیا کے عجائبات اور بدلتے ہوئے حالات و واقعات کا ایک شفاف

آئینہ ہیں۔

ساتویں صدی ہجری کے کامل اکیانوے برس اس صاحبِ نظر کے سامنے ایک فکر انگیز فلم کی طرح گزرے جس میں کئی تاریخی انقلابات قوموں کے عروج و زوال، خاندانوں کے نشیب و فراز اور سیاسی و سماجی تغیرات نے ان کے قلب و نظر پر گہرے اثرات مرتب کئے بالخصوص دولت بنو عباس کی بے وقاری اور تاتاریوں کی تباہ کاری کے تلخ مشاہدات نے ان کے احساس کی شدت اور جذبہ انسانیت کی وسعت میں اور اضافہ کر دیا۔ اور تہذیب اخلاق، تعمیر کردار، انفرادی و اجتماعی خیر اندیشی، قومی و ملکی بھلائی اور آفاق گیر انسان دوستی ان کا مقصدِ حیات بن گئی۔

اس ذہنی و عملی پس منظر میں انھوں نے جو ادب تخلیق کیا۔ اس میں آپ بیتی کی دلچسپی، تصوف کی رمزیت، شعریت کے حسن، فلسفے کی گہرائی، تجربے کی گیرائی اور جذبہ و عمل کی ولولہ انگیزی نے عجیب رنگارنگ کیفیت پیدا کر دی ہے۔

گلستان و بوستانِ سعدی کی تخلیقی زندگی کا حاصل ہیں۔ فارسی نثر

و نظم میں یہ دونوں کتابیں اپنا منفرد مقام رکھتی ہیں، جن میں اس دور کے مقبول ما فوق الفطرت قصوں اور دیووں اور پریوں کی کہانیوں کی جگہ تہذیب اخلاق اور پسند و مواعظت کو موضوع تحریر بنایا گیا ہے اور حقیقتی زندگی کے تجربے، سماجی فلسفے اور تصوف و اخلاق کے نکتے حکایتوں میں ڈھال دیئے گئے ہیں۔ سعدی کے کہاں فن نے اس خشک موضوع کو ایسی رنگینی بخشی اور آپ بیتی کو اس طرح جگ بیتی بنا کر پیش کیا، کہ مشرق و مغرب کے ادب میں آج بھی ان دونوں کتابوں کو مقبول ترین زندہ کتب کا درجہ حاصل ہے۔

گلستان — اپنی انفرادیت اور فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے ترجمی مقام رکھتی ہے۔ اور دنیا بھر کی زبانوں میں اس کے سینکڑوں ترجمے ہو چکے ہیں۔

سرائیکی زبان میں گلستان کے ترجمے کی اولیت کا شرف جناب بشیر احمد ظاتی کو حاصل ہو رہا ہے۔ سعدی آکھنیا.....!

گلستان کا تحت لفظ ترجمہ نہیں بلکہ آزاد ترجمہ ہے۔ مترجم نے شیخ سعدی کی ایک سو ایک حکایات منتخب کیں۔ اور ان کا آسان سرائیکی میں

ترجمہ کر کے اس زبان کے لاکھوں قارئین کے لئے حکمت و دانش اور پسند و نصیحت کے لعل و جواہر سے استفادے کا سامان فراہم کر دیا ہے۔

ترجمے میں اصل تخلیق کی رُوح اور فصاحت و بلاغت منتقل کرنا کسی طرح ممکن نہیں ہوتا تاہم جناب طاہمی کے ترجمے میں سادگی اور برجستگی کی جھلکیاں نمایاں نظر آتی ہیں۔

جناب بشیر احمد طاہمی السنہ شرقیہ کے کہنہ مشوق اساتذہ میں سے ہیں۔ انھوں نے سرایتی زبان کی گرامر، لغت اور شعر و ادب سے متعلق جو ابتدائی تحقیقی کام کئے ہیں۔ اور اس سلسلے میں کتابوں کی اشاعت کا جو اہم سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے پیش نظر انھیں سرایتی ادب کی تاریخ میں کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ ریڈیو پاکستان ملتان کی سرایتی نشریات کے نگران کی حیثیت سے بھی آپ نے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں اس دوران دوسری ریڈیائی نگارشات کے علاوہ آپ نے بچوں کے لئے سرایتی نغمے، گیت اور نظموں کی تخلیق کیں۔ جو ایک الگ

مجموعے کی صورت میں منظر عام پر آ چکی ہیں۔
 شیخ سعدی کی ایک سو ایک حکایتوں کا زیر نظر انتخاب بھی اسی سلسلے
 کی ایک کڑی ہے۔ جسے سر ایلی ادب میں گرانقدر اضافے سے
 تعبیر کیا جا سکتا ہے۔
 مجھے یقین ہے کہ فاطمی صاحب کی نئی کوششیں نظر استخوان
 دیکھی جائیں گی۔ اور سر ایلی زبان میں عالمی ادب کی بتدریج
 منتقلی کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گی۔

۲۹ اکتوبر ۱۹۶۳ء

پیکھوں پیکھوں

از

محمد بشیر احمد ظامی بہاولپوری مرکز سرایتیکی زبان کے ادب جیب کاٹنی بہاولپور
ماڈل ٹاؤن کے

سرائیکی زبان جمقدر قدیم ہے۔ موجودہ دور میں اسی قدر تحریری مواد سے ہی دامن ہے
ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کے برصغیر پاک و ہند میں وارد ہونے سے قبل کسی طرح کے رسم
الخط میں اس زبان کے شایان شان کوئی تحریری مواد موجود ہو جس سے میں واقف نہیں
لیکن مسلمانوں کے وارد ہونے کے بعد بھی — نسخ اور نستعلیق کے رسم الخطوں کے ذریعہ
اس طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔

مذہبی اور فقہی مسائل پر مشتمل کچھ منظومات — ابتداً نسخ اور پھر نستعلیق
میں لکھی ہوئی ملتی ہیں۔ لیکن حصہ نثر اس سے تاہنوز خالی ہے۔ آج کل کے دور میں سرائیکی
زبان کے دامن کو تحریری مواد سے بھرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ زبان و ادب پر کتابیں
ملنے لگی ہیں تخلیقی مواد اور تراجم بھی دستیاب ہو رہے ہیں۔ لیکن علم اخلاق پر خالصتہً ابھی
تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ یا کم سے کم میری نظر سے نہیں گذری۔

میں نے اس علاقہ کے اساتذہ کو درسِ نظامیہ کے مدارس میں عربی و فارسی کی کتابیں
سرائیکی زبان میں پڑھاتے دیکھا ہے اور خود بھی نو عمری میں یہ کتابیں ان بزرگوں سے
سرائیکی زبان میں پڑھی اور بعد فراغت دوسروں کو پڑھائی ہیں۔ ان میں فارسی کی نظم و نثر میں
شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی اخلاق آموز کتب گلستان اور بوستان کو ہمیشہ اولیت کا اعزاز حاصل
رہا ہے لیکن افسوس کہ سرائیکی زبان میں پڑھائے جانے کے باوجود بھی ان کتب کو سرائیکی میں
منتقل کرنے کی طرف کسی نے توجہ نہیں دی۔

ریڈیو سٹیشنوں پر انادیسروں کو کہانیاں کہتے سہوئے سنا ہے۔ لیکن بالعموم ان کو شیخ
سعدی علیہ الرحمۃ کی حکایات کی طرح سبق آموز نہیں پایا۔ کہانی کہانی میں اخلاقی تربیت حضرت
شیخ کا مخصوص انداز ہے۔ لیکن یہ لوگ جو کہانی کہتے ہیں مارل (اخلاقی سبق) کو اس کہانی کے
ساتھ اس طرح چپکاتے ہیں۔ گویا کہانی اور مارل زمین گول ہونے کے اس ثبوت کی طرح کہ
چاول سفید ہے اس واسطے زمین گول ہے۔ کی شکل کے معلوم ہوتے ہیں۔

میں نے سرائیکی علاقہ کے گھروں میں بچوں کو سنانے کے لئے معلم اخلاق حضرت شیخ کی
کتاب گلستان کی ایک ایک حکایات اور آٹھویں باب کی کچھ حکم و نصائح کا (سعدی دے
تکتے کے نام سے) سرائیکی زبان میں آزاد ترجمہ پیش کیا ہے۔ اور اس کا نام "سعدی دے
باغ دے پھل" رکھا ہے۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے یہ ترجمہ با محاورہ، مطلب خیر اور آزاد سرائیکی زبان میں اس غرض سے پیش کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والے کو یہ کہانیاں سمجھنے اور سمجھانے میں کوئی وقت محسوس نہ ہو۔ اور کم سواد لوگ تحت اللفظ ترجمے کی الجھنوں سے آزاد رہ کر کہانیوں سے کما حقہ استفادہ کر سکیں۔

اس ترجمے میں میں نے گلستان کے پانچویں باب کی حکایات شامل نہیں کیں تاکہ سعدی آکیا کی کہانیاں سنانے والا گھر میں بیٹھ کر بال بچوں کو یہ کہانیاں سنانے میں کسی طرح کی عار یا شرم محسوس نہ کرے۔

بعض لوگ کسی کتاب کے آزاد ترجمے کو پسند نہیں کرتے، اور ایسے ترجمے کو مصنف کے تخیل میں، مترجم کا ایک طرح کا تصرف خیال کرتے ہیں۔ بیشک مذہبی اور دینی کتب مثلاً قرآن مجید اور احادیث رسول اکرم میں ترجمے کا یہ انداز قدرے نامناسب ہے اور وہاں لازماً ترجمہ تحت اللفظ ہونا چاہیے۔ لیکن دیگر کتب میں تحت اللفظ ترجمہ پڑھنے اور سننے والوں کو ملار موزی کی گلابی اردو معلوم ہوتا ہے اور وہ مناسب استفادہ کرنے کی بجائے اُسے کسی اجبار کا مزا جیہ یا تفریحی کالم سمجھنے لگتا ہے۔

میں نے حضرت شیخ کی تمام کتاب گُلستاں کا ترجمہ پیش نہیں کیا۔ اور اس میں سے صرف ایسی سہل، آسان اور سادہ حکایات کو منتخب کیا ہے کہ جن کے پڑھنے اور سمجھنے میں سرائیکی علاقہ کے عائدہ الناس کو کسی قسم کی کوئی وقت محسوس نہ ہو۔ ان کا ترجمہ علاقائی کہانیوں کے

مقابلہ و مثال ہو اور ان سے اخلاقی سبق اور سبق آموز نتیجہ آسانی سے اخذ کیا جاسکے۔

میں نے ایسی حکایات کا ترجمہ بھی پیش نہیں کیا، کہ جس میں استعمال ہونے والی تشبیہات و استعارات اور اشارات و کنایات وغیرہ زیادہ پیچیدہ و متعلق تھیں، یا ان کا تعلق علاقہ ایران کے مقامات سے تھا، سرائیکی علاقہ کے مقامات سے نہیں تھا۔

نیز — وہ اشعار بھی اپنے ترجمہ میں میں نے شامل نہیں کئے، جو بہت ہی مغلق اور باریک نکات پر مشتمل تھے اور ان کا سمجھنا عام لوگوں کے اذمان کے لئے بہت مشکل تھا۔

اس کوشش کے باوجود — بھی مجھے یہ تسلیم ہے کہ میرے ترجمے میں بعض فقرات اور کچھ اشعار ایسے بھی شامل ہو گئے ہیں جو کتب الصد مشکلات کو متضمن ہیں، در نظر مانوں کے بعد بھی میں انکی ثقالت کو دور نہیں کر سکا۔

— اپنی ماہری زبان سرائیکی کی ترقی و بہبود کے سلسلہ میں سعی آکھیا...

میری کوششوں کی گیارھویں کمری بنے ۱۲

سوائیکی زبان دے جوڑ والے خاص حروف

حرف	استعمال	حرف	استعمال
ب	باں - بچے	گ	گاں - گاڑی
ج	جال - جنگھ	گ	گنگ - رنگ
چ	چنچ - چنچ	ن	من - تھن
ڈ	ڈانگ - ڈالھ	ئی	تھائیاں - کائیاں

(یعنی الصوت)

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از دست زبان کہ بر آید کز عہدہ شکرش پدرا آید

ہتھ تے زبان کنوں جو قول تے فعل سرزد تھیوے، مناسب اے جو او خداوند پاک شکر و سبب میں فریاد نہیں پورا کرے

شَفِيعُ مَطَاعِ نَبِيِّ كَرِيمٍ
قَسِيمٌ حَسِيمٌ نَسِيمٌ وَسِيمٌ

شفاعت کرن والا لائق اطاعت تے نبی کریم اے۔ تقسیم کرن والا بزرگ کھلتی شکل والا تے خوبصورت

خدا تہا کون نیکی ڈیوے میں انہاں پھلاں کے انجوانج گلہ سے بناؤتے تے پھریں باب دے گلہ سے
کون ایتھاں شامل کرن مناسب تے موزوں نہیں سمجھا۔ باقی دے ست گلہ سے اے ہن جو حاضر
خدمت ان۔

پہلا گلہ سنہ

— (۱) —

سکندر بادشاہ کنوں پھونپھونیں جو تئیں اُبھردی انہدی دے سارے ملک تھوڑی جہیں مدت
اپہ کینویں فتح کر گدھے۔ تے اُنھوں دی رعایا ولوں بجانوں اتنی جلدی تیڈی کینویں فرما ہزار
ہن گئی۔

جذ کہ پہلے وقتاں دے بادشاہاں کنیں تیں کنوں خزانے وی ڈھیر سہن۔ مال ملک تے نو جا
دی نہوں سہن۔ مگر اوتیں جتی کامیابیاں حاصل نہ کر سکئے

سکندر بادشاہ نے جواب تے تے ٹھیک اے پر میڈی کامیابی دی سب کنوں پہلے تاں وڈی گالھ اے ہے
جو خداوند پاک نے ایس کم وچ اپنی مہربانی نال میڈی بہوں مدد کیتی اے تیں ہوندی امداد تے
مہربانی نال اپنیں انہاں کوششاں وچ کامیاب تھیاں۔

ڈو جھالے جو جیڑھے ملک کون میں فتح کیتے۔ اوندی رعایا کوں بالکل نہہیں دکھایا۔

ترجیحاً کم میں اے کیتے۔ جو پہلے بادشاہاں نے عام لوکاں دی بھلائی واسطے، جھنیکوں جو کچھ

ڈٹا ہویا لاؤں کنوں اوتہیں کھسیا۔ تے بیا خلق خدا نال بھلائی کرن واپنیں انہیں بادشاہیں
واناں ہر مجلس وچ ہمیشہ وڈی عزت تے ادب نال گھنڈا رہیاں۔ کیوں جو بیانی اے کھئے۔

دنیاتے او شخص وڈا آدمی نہیں سڈیج سکدا۔ جیڑھا جو وڈی کہیں داناں عزت

نال نہیں گھنڈا، تے انھاں داد لوں، بچاؤں ادب نہیں کریندا۔

اگر توں چاہندیں جو تیڈا ناواں دنیاتے حی قائم تے روشن رہے تے لوک ہمیشہ تیڈے

نال وی عزت کرن۔ تاں چنگیں لوک جیڑھے جو پہلے تھی گدرن، توں انہاں داناں عزت نال گھن۔

تے اپنیاں محفلاں وچ انھاں دے گناں کوں گن گن تے ولا ولا سنا۔

پرائس وقتاں دی گالہ اے۔

مصر دے ملک جڈاں نہوں آباد، دولت مند تے طاقتور ہا۔ اُتھاں ہک بادشاہ حکومت کریندا ہا، جیندا لقب فرعون ہا۔ اپنے ملک دی دولت، مال، خزانے تے لبیاں چڑیاں فوجاں کوں ڈیکھتے او نہوں مغرور تھی گیتے خدائی دعویٰ کر ڈیش۔

پر پچھتے جیتی خداوند پاک کوں اوندی اے گالہ نہ بھائیں تے کوڑے دعوے دار کوں آخر کار اوں دریائے نیل وچ عسرق کر ڈوتا۔

ہوں ملک مصر دی گالہ اے۔ جو فرعون دے غرق تھیون کنوں کئی صدیاں بعد۔ جڈاں او ملک مسلماناں دے ہک بادشاہ خلیفہ ہارون الرشید دے قبضے وچ آیا۔ تاں اوں کوں

دھن دولت تے مال خزانیں تے مغرور تھیون والے فرعون دے خدائی دعوے دی گالہ یاد آگئی۔ او فرعون دی ایس بیوقوفی تے کھلیا تے اکھیں، وُنیا دے جاہ و جلال تے

مال، خزانیں سبھی فریب، کوڑ تے نظر دا دکھا ان۔ تے جیڑھا شخص ایس دوکھے وچ آتے ہمیش واسطے وُنیا دی رہنے کوں اپنا سمجھ گھندے تے مغرور تھی ویندے۔ او ڈوڈا بیوقوف تے احمق اے۔

یہیں ہن فرعون کوں بیوقوف تے پاگل بناون والا اے ملک ہک ایہیں احمق تے کوں غلام

کوں ڈیاں، جیڑھا جو بیوقوفان دا ڈوڈا بیوقوف ہوسی۔

چنانچہ خلیفہ نے مصر والی خصیب نامی اپنے ہک ابھیں حبشی غلام کوں بناتے بیٹھا جینکوں
عقلندی دی ذرہ دی ہوانہ لگئی ہئی:

آہن او حبشی غلام عقل والی جہاں کہتو تا — جو ہک واری مصر دے رٹھ و او لوکاں نے
اونکوں دھاں آڈتی، جو دریائے نیل دے کنارے اسان وار رادھے پوہن، بے موسمیاں میںنہ پٹھا
تے کپاہ ساری خراب کر گیا۔ ساکوں ہن ٹھیکہ تے آبیانہ معاف کر ڈیو، تے نیاد تے لغاوی فرسے
دی ڈیر۔ اوں جواب ڈنا جیکر تساں کپاہ دی جاتے ان رٹھو تا۔ تاں میںنہ وچ خراب نہ
تھیوے تا۔

ہک دانا حبشی غلام دی لے گالھ سن تے کھل پیا تے اکھیس۔ اگر روزی عقلندیں کو ڈھیر ملدی
ہو وے تا تاں دنیا وچ بے عقل لوک روزی کنوں ڈا دھے تنگ تے ہلاک ہوون تا۔
پر خداوند پاک بیوقوفان کو اچھیں طریقے تے اچھیں ڈھنگ نال روزی ڈیندے جو
دانا اوں کوں ڈیکھ تے حیران تے ونگ رہ ویندے۔



ایران کے ایک بادشاہ دی گالھ کر نیدن۔ جو اوندے دربار وچ کچھ بیانے کئے تھے بیٹھے ہن
تے کہیں ضروری کم دے بارے وچ صلاح مشورہ پے کر نیدن۔

بزرگمہر جو اوں وقت دا بہوں وڈا دانا نا، تے انہاں سیانیاں واسر دار نا، او وی اتھا پیر
 نا پر چپ بیٹھا نا، داناویں آکھیا، سیئیں! تساں وی ساکوں کوئی صلاح مشورہ ڈیر۔

بزرگمہر آکھیا۔ دربار دے وزیر تے مشیر طبیبان تے جیکماں می شمال ہوندن جیکم لوک بیمار کوں اوں
 ویلے تیں ووا نہیں ڈیندے، جے تو تریں جو اندی ضرورت

نہیں سمجھدے۔ ہیں طرح نال وزیر تے مشیر وی اوں ویلے تیں مشورہ نہیں ڈیندے جے تو تریں جو
 انہاں دے مشوریاں وی ضرورت محسوس نہیں تھیندی۔

جڈین ڈہاں جو تہا ڈی رائے درست لے، تاں بے فائدہ الاون تے دخل ڈیون کوں
 مناسب نہیں سمجھا۔

جڈ میوں نظروں جو میڈے دخل ڈتے بغیر ای کم چل سکدے۔ تاں خواہ مخواہ دخل ڈیون
 گناہ سمجھاں۔

تے جیکریں ڈیکھاں جو کوئی اندھا دیندا پیئے، تے اوندے اکوں کھولے، ڈیکھتے چپ
 کرناہاں تاں ول میڈا قصر لے۔

————— (۴) —————

سعدی آہدے، ہک واری میں کچھ وڈیں آدمیئیں نال پیڑی وچ بیٹھا ہوا میسا ڈے بچوں

ہک بٹی پیڑی وی آندی پی ہیسی۔ کرناں خدا واسے تھیا جو اوسا ڈے ڈہیں ڈہیں دریا

دسے گھان وچ بھیس گئی۔ تے ول فوراً بڈ گئی۔

اوندے وچوں ڈوں سکے بھرا دریا وچ وٹج پئے۔ تے گوتے کھاؤن لگے۔ میڈے نال
 بیٹھے ہوئے ہک امیر نے ملاح کوں آکھیا، جیکر توں انہاں ڈو مائیں کوں بچا گھنیں۔ تاں ہک
 ہک دسے بدلے میں تیکوں پنجاہ پنجاہ روپے ڈسیاں۔

اے گالھ سن تے ملاح تے ٹپ چا ماریا، تے انہاں وچوں ہک کں پکڑ گدھس۔ پر ڈو جھا
 بڈ مو۔

میں آکھیا۔ اوں شو دے دی حیاتی دے ڈینہہ پورے تھے کھڑے ہن، میں واسطے ملاح
 اوں تیں نہ پہنچ سکیا۔

ملاح میڈی اے گالھ سن تے کھل پیا۔ تے آکھنیں۔ تیڈی اے گالھ دی ٹھیک اے پر
 اصل وچ ایندے بچاؤن تے اوندے نہ بچاؤن دی وجہ نہیں ہے۔ میں پچھا، او کیا تاں اوں
 جواب ڈتا۔ جیکوں میں بچا گدھے۔ اوند اقصہ اے ہے جو ہک ڈو بہاڑے میں جنگل
 بیابان وچ پیدل ٹریا ویندا ہم تے نہوں تھک گیا ہم۔ اے شخص اٹھ تے سوار اٹھا ہوں
 گذریا، تے میڈے نالوں لنگھیا، میڈے اُتے ترس کھاتے میکوں اپنے رتے اٹھ تے
 چڑھا گدھس تے اوندی این مہربانی نال میڈی سہی نکل گئی۔

تے بیابان وچ چڑھا چڑھا موئے۔

ہاگ ڈیہاڑے میں ہک امیر دے دروازے کنوں پیا ننگھدا ہم۔ اے شاید اوں امیر دے
پیادیں وچ نوکر نا۔ اللہ جانیں کیا سمجھتے میکوں ناحق ہک بیت مار گدھا سہس۔

ہیں واسطے میں ایندے بچاون دی کوئی کوشش نہیں کیتی۔ سعدی آہدے، اے گالھ سن تے
میں آکھیا، خداوند پاک نے اپنے کلام پاک وچ سچ فرمائے۔

جیں چنگاں کم کیتے او اوڈے فادے واسطے اے۔ اتے جیں منڈاکم کیتے

او اوڈے نقصان پچاون واسطے نہیں کافی اے۔ وانا ویں دا قول ہے۔

جے تیں تھی سگھی کہیں نال بُرائی نہ کر، کیوں جو بُرائی دے راہ وچ کھنڈے کھنڈے پن۔

کہیں مسکین فقیر داکم کر چھوڑ۔ کیوں جو تیکوں وی نہراں کم پونوشیں ہن۔

— (۵) —

نوشیرداں عادل کوں کہیں مبارک ونج ڈتی، تے آکھیس جو سیتیں، سنئے کہ خداوند پاک
تے تیڈے فلائے دشمن کوں ایں جہان توں اٹھا گدھے۔

نوشیروان تے آکھیا۔ اے تاں ٹھیک اے۔ پر اے وی سُنی، جیں اوکھن اٹھا گدھے۔

کیا۔ میکوں او چھوڑ ڈیسی۔

دشمن اگر مر گئے، تاں ایں گالھ تے خوش نہ تھی۔ کیوں جو تیڈی حیاتی وی سدا
رہن والی کے نی۔



کہیں جاتے ڈوں سکے بھرا ہندے ہن بہک باوشناہ کنیں نوکرہاتے بیہ محنت
مزدوری کرتے روزی کماندا مار دو لہتمند بھرانے مزدور بھرا کوں آکھیا، توں نوکری کیوں نیوی کر گھنڈا
ناں جو محنت دی تکلیف کنوں پنج و پنجیں — مزدور بھرانے آکھیا، توں محنت مزدوری کیوں نیوی ہی
کریندا جو نوکری تے غلامی دی ذلالت کنوں چھٹ پوویں۔ کیوں جو واناویں آکھئے ہر۔

سنہری کر بند بڈھ کر اپیں ہر وقت باوشناہ دے اگوں کھڑے رہن کنوں — جو ہی دی روٹی
کھا دن تے آزادی نال زمین تے بے فکری دی بندر کرن چنگاں اے — ٹاگر کہتے کہیں امیر
دے ورانے تے ہتھ بڈھتے کھڑا رہن ایجہاں چنگاں کے نی ججہاں جو مزدوری کرتے اپنے
ہتھ نال پھیکا تھپ گھنن چنگاں اے۔

ساڈی ساری عمر ہیں فکر اچ لنگھ گئی جو ہنہا لے کوں کیا کھاسوں تے یا لے کوں کیا پیسوں
اے عقل دے اندھے تے پیٹ دے بندے! رکھی سکی روٹی کھاتے شکرانہ پڑھتاں
جو تیکوں کہیں امیر دے سامنے روٹی سانگے کہاں سدھا نہ تھینو ناں پورے۔



بک ڈہاڑے خلیفہ ہارون الرشید داپتر وڈی کا وڑناں پیو دے کولہ آیاتے آتے آکھیں
جو میکوں نڈانے کو تو ال ڈے پتر نے مندے کدھین.

خلیفہ ہارون الرشید نے سلطنت دے وزیریں مشیریں کوں جمع کیتا تے پچھس جو اچھیں شخص
کوں کیا سزا ڈتی ونجے۔

بک آکھیا — سیں! اوں کوں پھاسی چاڑھ ڈتا ونجے۔ نیئے آکھیا سوہناں۔ ایندی کلپیں
دچوں زبان چھک گدھی ونجے۔ تریجھے آکھیا۔ جناب ایں چھوہرتے ہوں سارا چرمانہ کیتا ونجے۔
بادشاہ اے ساریاں تجو نیاں سُن تے چپ کر گیا۔ تے وڈے سوچ و چار دے بعد —
پتر کوں سڈتے آکھیں پتر! شرافت تے آدمیت ہی داناں ہے۔ جو توں اونکوں معاف
کر ڈیویں۔

تے جیکر اے نہ کر سگئیں، تاں توں وی اونکوں اوہو جیتی گالھیں کڈھ کھن۔ پر اے جیاں رکھیں
جو مندیں وچ اوں کنوں ودھ نہ ونجیں۔ نہ تاں توں دل ڈوڑیت ہو سیں تے او
نشریت۔

داناویں دے نزدیک اوہا در نہیں جیڑھا جو آپ کنوں ڈاڈھے مال کھڑا دے۔
بیشک صحیح معنی وچ بہادر اوہے جینکوں غصہ آدے پر مونہوں مندا نہ آلاوے۔

گالھ کریندن جو کہیں بادشاہ ایک وزیر حضرت ذوالنون مصری دی خدمت وچ آیاتے
عرض کیتس جو بادشاہ دی خدمت وچ میڈی ترقی دی سفارش کرد۔

میں رات ڈینہ بادشاہ دی خدمت وچ مصروف رہنداں تے اوندی خوشنودی تے
رضا مندی دا ہمیشہ خیال رکھینداں۔

توجہ ڈیواؤں جو بادشاہ سلامت میڈی وفاداری تے پورا پورا بھروسہ کرے تے میڈے
حال تے مہر دی بھال بھالے۔

حضرت ذوالنون نے اے گالھ سنی۔ رو پیار تے اکھیس جینوین توں اپنے بادشاہ کنوں
ڈرویں۔ تے دلوں بجاؤں اوندی خدمت کریندیں، اینویں میں وی اپنے خدا عزوجل دی عبادت
کراں تاں تے اوں کنوں ڈراں تاں اوندے پیار میں بندیں وچ شمار تھیواں تاں ثواب
تے عذاب دی امید دے بغیر اگر درویش خدا دی عبادت کرے تاں مراتبے پچ فوراً
آسمان دینیں بلندیں تیں پچ دے۔

کوئی وزیر اگر بادشاہ جتنی خدا کنوں ڈرے تاں بادشاہ دے
درجے کنوں ترقی کرتے فرشتیں دے مراتبے تیں و نچ پئے ہا۔

(۹)

آبدن جو ہک تنگ منگا فقیر کہیں جنگل دے کنارے رہندا ما۔ کہیں بادشاہ دا اتھا ہوں
گذر تھیا۔ فقیر لوک جتے خود تناعت دے ملک دے بادشاہ ہوندا، ہیں واسطے اوں بادشاہ فقیر
دُنیا دے پچھوں بھجن والے بادشاہ دی کوئی پرواہ نہ کیتی۔

بادشاہ اپنے مال دولت تے نشان و شوکت تے گھمند وچ آتے فقیر مال ناراض تھی پیا۔
تے آکھیں۔

اے گندی پوش لوک ڈھانڈھیں دی شمال ہوندا چنگیں پونے دی سجان نہیں رکھ
اوں بادشاہ دا وزیر فقیر ڈو آیا۔ تے آکھیں بھولا! اے کیا کیتی؟ منہ زمین دا بادشاہ
بیدے کولہ آیا۔ تے توں اوں ڈو ڈھٹھو وی نہ چاتے نہ اھی تے سلام ای کیتو۔
فقیر نے جواب دتا، بادشاہ کوں آکھ سلا میں دی اُمید توں اوں کنوں رکھ، جیڑھا جیڑھا
کنوں کچھ گھنن تے منگن دی اُمید رکھے۔

تے نبی گالھ اے آکھ جو بادشاہ رعایا دی نگہبانی تے حفاظت واسطے ہوندا، نہ کہ رعایا
بادشاہیں دے سلا میں واسطے ہوندا اے۔

بادشاہ فقیر دا محافظ اے، بھانویں جو اوکے جیڑا بادشاہ ای کیوں نہ ہو دے۔
بکہریاں آجڑی دی حفاظت واسطے نہیں ہوندا، بلکہ آجڑی بکہریاں دی ٹہل تو اضع تے حفاظت

واسطے ہونے۔

جڈوں اجل آندے تاں ول بادشاہ تے فقیر وچ منق نہیں رہندا۔
کئی ڈیہاڑیں دے بعد — اگر انہاں ڈوٹاں دیاں قبریں وچ پٹیں تاں فقیر تے امیر
وچ منق کے نہ کر سگئیں۔

بادشاہ کون فقیر دی اے گالھ پسند آئی تے اکھیں واہ واہ جو کجھ منگدیں منگ۔ فقیر آکھیا۔ میں
تیں کنوں ایہو کجھ منگداں جو نبی واری اینویں ول میوں تنگ نہ کریں۔
بادشاہ آکھیا۔ اچھا بھلا! میوں کئی نصیحت تاں کر۔ فقیر نے جواب ڈتا۔
تیدے ہتھ اچ ہن دولت ہے۔ ایس کنوں پہلے جو اے کہیں بنے دے ہتھ وچے۔ ایس کنوں
خوب فائدہ اٹھارتے اینکوں نیکی دے راہ تے حشر چ کر۔

— ۱ —

ہک شخص دی گالھ کر نیدن جو او کستی لڑن دے فن وچ مینا ہو یا استاد ما ترے سو سٹھ واہ
پیچ جائدا ما۔ جہاں میں ہر روز کھاڑے وچ از میندا تے انہاں دی نمائش کریندا ما۔
اوں دے کئی شاگرد ہن، پو انہاں وچوں ہک ڈاڈھا سو ہناں گجھر جوان تے اوند اپیار شاگرد
ما۔ ترے سو آنا سٹھ واہ اونکوں سکھا ڈتوئیں۔ پر ہک واہ اونکوں نہ ڈیس۔

شاگرد جیڑھے ویلے اوں پیچ دے سکھاون و اتقا صا کرے ما تاں استاد اونکوں

نال ڈیندا ما۔

شاگرد نے ایندی کوئی پرواہ نہ کیتی، تے جوانی وے زور تے ایس فن وچ بہوں ہیشیا رتے
 طاق تھی گیا۔ اوں وقت وے مشہور مشہور پہلواناں نال لڑن تے مقابلہ کرن لگت پیا جتھ ویندا ما
 آپ کنوں ڈاڈھے پہلواناں کوں ڈاتے ولدا ما۔ ہیں طرح نال اوندی جرات تے ہمت وے حد
 پنجیں ستیں پہلواناں کوں ڈاتے استاد تے چہیڈاں تے مشکریاں کرن لگت پیا۔ ہولی مسی دی
 پیداوار جو ما۔ نہ جتر سکیا۔ تے اوں وقت وے بادشاہ کنیں ہج تے بھریے دربار وچ وچ
 آکھیس۔ جو استاد کوں میڈے اتے صرف ایں واسطے وڈائی تے بزرگی حاصل لے جو او میڈا
 استاد لے۔ تے یں اوں کنوں کشتی لڑن و افن سکھئے۔ پرہن او میڈے مقابلے وچ کجھ نہیں
 استاد وے درختی ہک شاگرد کنوں لے گالھ سن تے بادشاہ کوں پہلے ناں وڈا اسنوس
 تھیانے ول حیرانی وی تھی۔ پر وینا دے ایں طرح نال بے حیا بن و نجن تے او کمر ای کیا سکدا
 شاگرد کنوں چھیس۔ اچھا بھتی لے ڈس جوہن توں استاد نال لڑیں؟
 شاگرد آکھیا۔ ما سیں لڑساں۔

بادشاہ نے اوندے استاد کوں سدیا تے آکھیس جو تیرا شاگرد تیرا مقابلہ کرن چاہندے
 کیا توں ایندے نال لڑن واسطے تیار ہیں؟

استاد وڈھلیا ہویا جوان ما۔ پر شاگرد وی لے جیاٹی کوں وی نظر انداز نہ کر سکدا ما۔ حامی بھر

گدھس۔ تے ول یک ڈیہاڑے ڈوہاڑے اکھاڑے وچ آگئے۔ استاد دے کولہ یک
خفیہ واہ ماپیا۔ شاگرد اپنی جوانی دے زور، تے طاقت دے گھمنڈ وچ مست ماہتھ گڈا تے
استاد نے اُہوداہ ماریا، شاگرد چٹے دا چٹا۔

ڈھٹے وخنن دے بعد شاگرد نے اکھیں جھکیاں چاکیاں۔ لوکیں ڈاڑھی ماچھ ماچھ کینتی۔ پر
اگرں اکھ ہروے ما، تاں جیا ہوے ما۔

استاد نے ہتھ بندھ تے بادشاہ دی خدمت وچ عرض کینا جو دنیاں دینیں اینہا میں گاہیں
کوں ڈیکھ تے میں خیال کریداں :-

جویا تاں دنیا وچ وفادار بیج کئے نی اتے جیکر ہے تاں ول کہیں اے رڑھ راوھی کئے نی۔
ایجہاں کوئی شخص نہیں کہ جیکر میں تیر چلاون دا علم سکھایا ہووے۔ تے ول اول ہوں
تیر ناں میکوں نہ چٹیا ہووے۔

—(۱۱)—

یک ظالم دو لقمند دی گال کر یڈن۔ جو لکڑی و اٹال کھویا ہو یا ہس۔ او غریب لکڑا رہیں
کنوں زورے ناں سستیاں لکڑیں گھن گھندا ما۔ تے ول شہر و الیتیں کوں نہنگیاں کرتے وچیندا ما۔
یک بیانے نے اے حال ڈٹھاتے آکھیں۔

توں نانگ آئیں۔ جو جینکوں ڈہاڑیں ڈنگیندیں۔ یا اٹوں آئیں جو جتھ نہنیں۔ ہوں

جاکوں دیران کریندیں۔

تیزدار آسماں غریباں تے تاں چل سگدے۔ پر غیب دا حال جاننن ولے خدا تے
نہیں چل سگدا۔

زمین تے رہن والیاں غریباں تے ظلم نہ کر تاں جو انہاں دی آہ آسماناں تے نہ پہنچ ونجے
ظالم نے اے گالھ سنی تاں ناراض تھی گیا۔ اوندی نصیحت سنی ان سنی کر ڈتس۔ تے حتی پچ
دمی گالھ تے کوئی توجہ نہ ڈتس۔

آہن ہک رات باورچی خانے کنوں بھاؤ ڈتے لکڑیں دے ٹال وپح وینج پئی۔ سارے ٹال
کوں ساڑتے سو کر ڈتس تے اوں ظالم دا لکھ نہ رکھیس۔

اتفاقاً ہوں ڈبھاڑے اوہودانا اٹھا ہوں لنگھیا سنیس جو او ظالم یاراں کوں بیٹھا کھیندا
ما۔ پتہ نہیں جو اے بھاٹال وپح آئی کیڈوں اے۔ تے اے لگی کینویں اے۔ اے گالھ سنی تے
اوں سیانے جواب ڈتا

”غریباں دی آہ دے دھویں کنوں۔“

کہیں غریب دا دل نہ ڈکھا۔ ڈکھے ہوئے دل دی آہ پرے تیتیں ویندی اے۔ بے
تیتیں تھی سگئی، کہیں کوں ڈکھ نہ ڈے۔ کیوں جو ڈکھیا ہویا دل جہان کوں الٹ تے رکھ ڈیندے۔

سعدی آہے جو ایران دے شہنشاہ کینجرو دے محل دے دروازے تے اے گالھ لکھی ہوئی ڈکھی۔

سالہا سال گذر دین کہ خلقت ساڈے بعد وی آسی اتھے اینویں زمین تے آباد تھی
تے ول دفن تھی ویسی۔

جینویں جو ساکوں سلطنت ہتھ پڑ تھی ملی اے۔ انھیں کوں وی اینویں ہتھ پڑ تھی ملدی رہی۔

— (۱۲) —

عمر و بیٹ بادشاہ دا اک غلام ماہو پکاری میٹھی کھنسا گیا۔ لوکیں اوندے پچھوں و نچ تے اُونکوں
پتہ آندا۔ بادشاہ دے ہک وزیر کوں اوندے نال کاوڑ ہئی۔ اُونکوں قتل کر ڈیون و امشورہ کوس
تے آکھیں سیں اس طرح نال بنھیں نوکراں کوں وی کن تھی وین۔

غلام تے بادشاہ کوں جھک تے سلام کیتا، تے آکھیں، سیں میڈا تیدے حکم نل جو کجھ میڈے
سرتے ہنسی۔ میں سہہ و سیاں۔ لیکن چونکہ میں سیں دے درتے پلایاں۔ اے میں نہیں چا بندا۔
جو قیامت آ لے ڈیہاڑے میڈے خون دے بدلے سیں کوں پکڑ پھار تھیوے۔

ماں — اجازت ڈیو جو میں اس وزیر کوں مارٹاں ایندے بدلے میڈے قتل
کراون وچ تیاں حق بجانب ہو سو۔ بادشاہ اے گالھ سن تے کھل پیا۔ تے وزیر کوں آکھیں۔
ہن ڈس تیدی کیا صلاح اے۔

وزیر نے عرض کیتا۔ سیں جیوے! ہن سب دی خیر چنائی ہی گالھ وچ اے، جو اپنے
سروا صدقہ اینکوں چھوڑ ڈیو، تاں جو اے میڈے برے نہ چڑھے۔

سبائیں سچ آکھئے۔

جڈوں جو نہیں پتھر مارن والیں نال لڑائی شروع کر ڈیتی ہے، تاں ایس بے وقوفی دی وجہ کنوں
توں اپنے سرکوں وی بھنا سمجھ۔ جڈتیں دشمن تے پیر اندازی دا آغاز کیتے، تاں سمجھ گھن جو
توں خود وی تیراں دی زد پوچ آئیں۔

— (۱۳) —

ہک ظالم امیر ہا، اوں ہک فقیر دے سر تے پتھر چھک ماریا۔ فقیر بدلہ گھنن جو گانہ ما۔ اوں
ہوں پتھر کوں لکائی رکھیا۔

ہک واری اٹھوں دا بادشاہ اوں امیر تے ناراض تھی گیا۔ حکم ڈتس۔ جو اوں کوں کہیں اندے
کھوہ پوچ پٹھا لڑکا کھڑا ون۔ بادشاہ دے حکم دی تعمیل کیتی گئی۔

اوہو فقیر اے خبر سن تے اٹھا ہوں لٹکھیا تے اوہو پتھر اوندے سر تے چھک مارئیں۔

ظالم پچھا۔ جو توں کون آئیں۔ تے اے پتھر میڈے سر پوچ کیوں مارئی۔

فقیر نے آکھیا۔ میں فلاں شخص آں۔ تے پتھر اوہو اے جہڑھا جو تیں فلاں ڈیہاڑے میں

سراچ ماریا ما۔ اوں آکھیا تے اتنی مدت کتھاں رہیں۔

فقیر نے آکھیا۔ ہن تیں میں میڈے رتبے تے عہدے کنوں ڈریا رہیاں۔ اچ جو تیکوں کھوہ

اچ ڈٹھم، موقعے کوں غنیمت جاتم۔

کینے کوں جڈاں سرداری یا کہیں مہدے تے ڈہن۔ سیانے لوک اوندی سرداری کوں
اوں ویلے تسلیم کر گھنن۔

تیکوں جے توں نہین جو مقابلہ کرن دی طاقت نہ ہووے، آپ کتوں ڈاڈھے نال لڑاٹی
دی جرات نہ کر۔

جئیں آپ کتوں ڈاڈھے نال کھڑا یا۔ اوں اپنے نازک تے لوک ہتھ کوں زخمی کیتا۔
عقلمند! او تئیں انتظار کر۔ جو زمانہ دشمن دے ہتھ بندھ ڈیوے۔ ول بندھے ہوئے دشمن
تے جینویں وار چلاویں چلا۔

۱۴

آہن۔ جو نوشیرواں عادل کوں شکاکہ وچ شکار بھنن دی ضرورت پیش آئی۔ پر لون کیناں
مار تو کر کوں ہک جٹ ڈوں بھجورئیں۔ جو لون گھن آوے۔

پرنوشیرواں عادل نے اکھیا۔ جو لون قیمت نال گھنا ہے مُسنت نہ گھنا ہے تاں جو لے انصافی
دارواج نہ پئے وئے۔

تو کریں عرض کیتا۔ میں تھوڑے جہیں لون نال کیا فرق پدے۔ تے کہیں بے انصافی تھیتی
لے۔ باو شاہ نے اکھیا ظلم دی بنیاد پہلے پہل تھوڑی تے بے ڈکھی ہوندی لے۔ ول جیڑھا آدے
اوو وھیتا ویندے۔

سیانیں آکھینے۔

رعایا دے باغ وا اگر بادشاہ یک سیب پٹ تے کھا ونجے تاں اوندے نوکر
درختاں کوں ای منڈھوں پیٹی اوسن۔

بادشاہ اگر رعایا تے لکڑا دے اوسے آنے و اظلم جائز سمجھے تاں اوندے نوکر ہزاراں
لکڑیاں بھن تے کھاویسن۔



کہیں شہزادے دی گالھ کریندن جو پیو دے ترکے وچوں اوندکوں کافی مال، متاع ہتھ لگایا
سحابت تے فیاضی دے دروازے کول ڈٹوئیس، ٹڈی ہلاون چلاون لگ پیار تے پیار تے
رعایا کوں دھن دولت و نڈ و نڈا تے رجائوئیس، سیانیں آکھینے جو
عود وی لکڑی کنوں نک کوں او توڑیں خوشبو نہیں امدی جے توڑیں جو اوندکوں بھادا
سیک نہ ڈٹا و جے۔

ناں نمودی ضرورت ائی تاں سحابت اختیار کر جے توڑیں رنج نہ چھپیں رڑھ نہ خمیا
خوشامدیاں برآمدیاں وچوں یک نے شہزادے کوں نصیحت کرن شروع کر ڈتی تے آکھن
لگا۔ پہلے بادشاہاں نے اے دولت و وڈی محنت تے مشقت ناں کھی کیتا اے تے ڈوگھے سکھے
ویلے کیتے رکھ چھوڑی ایے نہیں توں ایسکوں فضول ادا پڈا نہ، آخر تیکوں وی مشکلاں پیش

آزیزیں۔ دشمن تارو پوج بیٹھن لے نہ ہووے جو آپڑ گھٹ اٹوں آپوون۔ تے دل توں

ادکھا یا تھیویں۔

ہر کہیں تے جے اینویں توں دولت لٹاؤن پئے گبیوں تاں اتنی وڈے ملک دے ہر شخص کوں جو

جو جتی حصہ اوسی۔

پراتوں ملک دے ہر شخص کمن پک پک جو جتنی محصول کیوں نی وی گھندا۔ تاں جو ہر ڈہاڑے

دولت ناں تیزے کئی خزانے بھرتیج و بجن۔

بادشاہ کوں مصاحب وی اے نصیحت پسند نہ آئی۔ ناراض تھی تے اونکوں ڈانٹیس تے اکھس

خداوند پاک نے میکوں ایں سلطنت ہالک بنائے تاں جو میں خود کھاواں تے بنھیں کوں وی کھوواں۔

نہ جو چوکیدار بن تے اونہرے اتے پرہ بیٹھا ڈیواروں کوں اونڈے چالھی خزانیں نے تباہ تے

ریا دکھو تا۔ لیکن نو مشرواں نہ مواتے چنباں ناں دُنیا تے چھوڑ گیا۔

— (۱۶) —

سعدی آہرے جو فقیریں و ایک گروہ میڈے کوٹھ ٹکینا سو یا مار۔ جیرھے جو نہیوں نیک تے پرہیزگار

ہن۔ وقت دے امیراں و چوں پک امیراں و انہوں معتقد مار۔ انہاں کئی ڈاڈھا چنباں سمجھا

لاتے ہر طرح تے انہاں دی امداد کریندا مار۔

پک واری کہیں فقیر نے کوئی اچھلی حرکت کیتی۔ جو فقیراں دے شان دے لائق نہ ہیتی۔

امیر انہاں کنوں بدگمان تھی گیا۔ تے انہاں کوں امداد ڈیون پنڈ کر ڈٹس۔ اے ڈیکھ تے
 میڈے دل وچ خیال پیدا تھیا جو کہیں طرح یاریں دے روز پانی دا اول بند و بست تھیوے نا۔
 چنانچہ ایس کار خیر کیتے امیر نال ملاقات کرن واسطے روانہ تھی بیٹھم۔ پر امتحاں دربان میگوں جھل
 گدھا، اندرنہ و نجن ڈٹس۔ تے نال امی کجھ سخت سست وی آکھیں۔

جے توں کہیں بادشاہ، امیر یا وزیر دے دروازے تے و نجنیں۔ تاں کہیں وسیلے نال و نجنیں
 کتاتے دربان جڈ تیکوں ان سو نہاں ڈیکھسن۔ تاں اے تیدا اگر بیان پکڑ گھنسی۔ تے
 اوتیڈی جنگھ۔

پر امیر دے بعض درباریہیں کوں جڈ میڈا علم تھیا تاں باہر نکل آئے۔ میگوں اندر گھن گے
 تے وڈی عزت نال پک چٹیا تے اچی کرسی تے و نجن بلہوئیں۔ پیر میں اوں کنوں تلے لہے تے
 پک معمولی تے عام لوکاں دی جاتے تھی بیٹھم، تے آکھیم۔

چھوڑو، سیں! میں پک معمولی جیہاں آدمی آں۔ تہاڈے نوکراں دی صفت اچ بیٹھا چکا
 لگداں۔ امیر آکھیا۔ اللہ اللہ! اے کیا گالھ پے کریندو۔ سیں۔ تہاں اگر ساڈے سر کہیں
 تے نہو، تاں وی ایندے حقدار او۔ اساں تہا کوں سر منتھے تے جاڈیون کوں حاضر ہیں
 آخر کار میں ہوں کرسی تے تھی بیٹھا۔ تے ایڈوں اوڈوں دیاں گالھیں کرن لگت پیاؤں
 یاریں دی غلطی دا ذکر چھیرو تم۔ جیڑھی جو انہاں کنوں سرزد تھئی ہئی۔ آکھیم۔

سختی تے دریا دل امیر نے اچھیں کیا غلطی ڈھکی۔ جو خادم اپنی نظراں وچ اجاں تیں تیار
 حوصلہ تے سرداری خداوند پاک دی ذات کوں چکدین۔ چڑھا جو عیب ڈہدے۔ تے
 روزی ڈوین وچ گھٹکی نہیں کریندا۔

امیر کوں میڈی اے گالہ ڈا دھی جانشیں، فقیراں دے روز بینیں ول جاری کر ڈتونس بلکہ
 پھیلے رکے ہوئے وظیفے دی ادا کر ڈتونس۔
 میں امیر دی مہربانی دا شکریہ ادا کیئا۔ اپنی وڈی جرأت دی معافی منگیم۔ تے رخصتی سلام
 کریندیں سو میں اکھیم۔

لوکیں دیاں مرادواں پوریاں کرن والا کعبہ چونکہ نہوں پرے ہے۔ ہیں واسطے لوک اونڈے
 دیدار واسطے سے کوہیں دے سفر کرتے دیندن۔
 یسے تیکوں وی ساڈے بارچاؤن دا حوصلہ رکھنا چاہیدا اے۔ کیوں جو ان پھیلے درخت
 کوں وٹے کوئی نہیں مریندا۔

کہیں علاقے دے گورنر دے منتقلی آمدین۔ جو رعایا کوں لٹ کھا دھاسیں۔ پر بادشاہ دے
 خزانے کوں پُر کیئا ہو یا نہیں۔

لیکن ایں گالہ کنوں بے خبریا۔ جو سیانیں آکھی اے۔ کہ خالق کوں ناراض کرتے

خلقت کو خوش کرن والا شخص خلقت کو کڈاہن خوش نہیں رکھ سکا۔ بلکہ خدا اور
خلقت کو اوندے مخالف بنا ڈیندے۔ تاں جو شخص ہیں دنیا جہان وچ ہی ذلیل تھی ونجے
بلدی بھاہ ایہو جتنی جلدی بہرل دے دانے کوں نہیں دکھیندی تے سڑیندی جتنی جو مظلوم دے
دل واہو آں، ظالم دے ماں کوں سار ڈیندے۔

—(۱۸)—

دوستاں وچوں ہک تے اپنے ڈکھے ویلے تے اوکھی گزاران دی میڈے کوہ شکایت
کیتی تے اکھیں جو آمدنی تھوڑی لے۔ تے کھاوون والا پٹر نہیں لے۔ بکھ بہداشت نی کر
سکا۔ کئی واری خیال آئے۔ جو کہیں بے ملک اپر نکل ونجاں تے اوکھیں سوکھیں
گزارہ باہر وچ کران۔ میڈے بھلے بڑے دی اتھ کہیں کوں خبر نہ ہوسی۔ تے نہوت
انہیں لوکاں دینیں نظراں وچ ذلیل تے خوار تھیاں۔ سیانیں آکھئے۔

پر دیس وچ ڈیہر سارے پر دیسی مچھے سمجھ پن تے کہیں کوں پتہ نہیں لگا۔ جو اوکون ان
تے ہیں حال وچ کئی وت مرگن تے انہاں دے مرن تے کہیں ارمان نہیں کیتا۔
پر سمہائیں دی ملامت کنوں ڈرداں جو میڈے پچھوں کئی تے کئی گالھیں کہ سین بیوں نہیں
بالیں دے درحتی بے مرڈت سمجھن تے اکھیں۔

اوں بے غیرت ڈوتاں ڈیکھو (خدا کرے جو اوکھائیں کا یا بای دا منہ نہ ڈیکھے کہ آپ

تاں ونج تے کہیں بئے ملک اپج سکھ چین دا جھٹ پیا گزریں دے۔ پر بالیں کوں ایں
مصیبت وچ سٹ گئے۔

حساب کتاب دی گن منج وچ جینویں جو تہا کوں معلوم اے کچھ واقفیت رکھداں۔ اگر
تہا ڈی سفارش نال کچھ کم مل ونجے۔ تاں روزی دے اندیشے کنوں فارغ تھی کر ایں۔ ساری
عمر تہا ڈا شکر گزار رہساں۔

آکھیم بھراوا! بادشاہیں دے کم دوفلے تے ڈوں رنھے ہونداں۔ روٹی وی اُمید وی نپوی
اے۔ تے چند داحرف وی۔ پروٹی وی اُمید تے رہن اے اپنی پیاری جند کوں موت دے منہ وچ
ڈیون عقلمندی تے دانائی نہیں۔

درویش دے گھر کوئی نہیں امداد جو آکھے آریں تے باغ دا محصول ڈے۔

یا ہمیشہ دا جھورا جھورا رہ۔ یاؤل اپنے جگر دے ٹکڑے کاویں دے اگوں سنن تے پیار تھی ونج
— آکھیں۔ میڈے سوال دا جواب، میڈی حالت ڈیکھ تے نی وی ڈوتا۔ سٹیا کے نیوی نیامین
آکھئے جبرہا شخص امانت اپج جانت نہیں کریندا۔ اوندہ ہتھ حساب ڈیون ویلے نہیں کنیدا
سچائی خدا دی رضا دا سوب اے، میں نہیں ڈٹھا جو سدھے راہ تے کوئی بھلی پئے گیا ہووے
آہن چار شخص چوں شخصیں کنوں ڈاڈھے ڈردن دالیر بادشاہ کنوں ۱۲، چور کو تو ال کنوں
۱۳، بدکار چنخور کنوں، ۱۴، ڈھکڑا کپڑ چھپا کر کن والے کنوں۔

اپنے کم و پچ حد کنوں نہ دودھ تاں جو حساب گھنن ویلے دشمن کوئی اعتراض نہ کرے۔

توں آپ صاف رہ تے کہیں شخص دی پرواہ نہ کر۔ کیوں جو میلے کپڑے کوں ای چڑھوئے

پھرتے چھیندن۔

آکھیم۔ اوں لونیڑی وی گالہ نیو ہی سنی۔ جیڑھی جو بالکل تیڈے حسب حال اے۔

اکھیں اوں کوں ڈٹھا۔ جو بھجی دی ویندی ہئی۔ ڈھندی لونیڑی تے بھہکدی ہوکدی۔

کہیں بچھا جو کیا بلا آئی۔ کہیاں تے کیندا ڈرکھا دھی ویندی۔ آکھیں بسنیم جو اٹھاں کوں

وٹکار کیتے وڈے ڈھیندن۔

آکھیم پوڑوں! اٹھ کوں تیڈے نال کیا مناسبت اے تے تیکوں اوندے نال کہیں مناسبت!

آکھیں۔ چپ اے گالہ نہ کر۔ اگر دشمن، دشمنی دی بنیاوت تے اے آکھ ڈیون۔ چو اے وی

اٹھ دا بچہ اے۔ تاں دل میکوں کون چھڑیسی تے میڈے چھڑاؤن دا کون خیال کرسی۔

پسچی کوری آکھن والا بے تونڑیں جو کتھا ہوں آوے۔ میڈا تاں پیرا ناس تھی ویسی جیویں

جو سیائیں آکھئے۔

جے تونڑیں جو عراق دے ملک اچوں تریاتی ادا آوے۔ او تونڑیں نانگ دا ڈنگیامرگ ویسی

— آکھیم تیں وچ جو اتنی علم تے قابلیت اے۔ تے اتنی دیانتداری میڈی گالہ کیوں نی وہی

سمجھا جو دشمن تاڑ وچ ان۔ تے مخالف موقع دئی تلاش وچ جیویں جوڑن چنچاں

ایں بادشاہ کوں ایندے خلاف وُسخ آکھن۔ اَتے نینڈے خلاف دُتخ تے واوھی کھائی
لاون۔ تاں اوں دیلے کیس کوں سچ کوڑ آکھن وی مجال ہوسی۔

بس چنگی گالھ اے ہے جو اپنے حال تے قناعت کر تے نوکری دا خیال منوں وِسار ڈے۔

اگرچہ دریاواں وِچ رہن دے فائدے نہوں ہن، پر میں کنوں بچھیں تاں امن تے سلامتی کناے
تے رہن وِچ لے۔

میڈا دوست میڈی اے گالھ سُن تے ناراض تھی گیا تے میں کنوں مُنہ پھیر تے رُسیاں کالھیں
کرن شروع کر ڈتوںس۔ آکھن لگا۔ اے کیا عقل تے دانائی وی گالھ کیتی ائی۔ تے کیرھے فہم تے
نکر دا ثبوت ڈتئی۔ داناویں شاید ہیں موقع کیتے آکھئے جو۔۔

دوست ہمیشہ مصیبت وِچ کم آمدن، ورنہ دسترخوان تے تاں دوست تے دشمن ہجو جہیں نظر
اونکوں دوست سمجھ۔ جیڑھا جو کھاؤن پیون ویلے دوستی ویاں بڑاں مارے۔ اصل وِچ دوست
اوہے جیڑھا جو غریبی تے پریشان حالی وِچ دوست دی مدد کرے۔

میں ڈٹھا جو اوکا ڈر کنوں لال پیلا تھیندو ایندے تے میڈی نصیحت کوں میڈی خود غرضی پیا سمجھدے۔
وزیر دی خدمت وِچ گیم تے پرانی سونہر تے جیڑھی جو اوندے تے میڈے درمیان ہئی۔
یار دی حالت ڈسایم تے اوندی قابلیت تے لیاقت دا ذکر کیتم۔ وزیر تے اونکوں یک معمولی
الہدی سامی تے لاگدھا۔ کچھ عرصے بعد اوندی قابلیت دے جوہر کھلن لگ پئے۔

اوندی کارکردگی کوں بہوں پسندیتا گیا۔ دل انکوں ترقی دے ڈتی گئی۔ تے اعلیٰ عہدے تے تعینات کر ڈتا گیا۔

خوش نصیبی تے چنگی قسمت نے اونداسا تھہ ڈتا۔ تے او اینویں ترقی کریندیں کریندیں بادشاہ داقرب تے اونداسا خاص اعتباری بن گیا۔ یں اوندی خوش نصیبی تے ترقی ڈیکھتے ڈاڈھا خوش تھیم۔ تے آکھیم :-

رکئے ہوئے کم تے فکر مند نہ تھی۔ تے دل بھنی نہ کر کیوں جو ابدن آجیات دا چشمہ وی اندھارے غاریں وچ لبھدے۔

زمانے دے گرداب کنوں غلگین تھی تے نہ بہیہ۔ صبر گہرے کوڑا لے۔ پر اونداسا پھل مٹھائے۔
سعدی ابدے، انہاں ہیں ڈیہاڑیں ہک قافلے نال میوں نکلے مدینے داسفر کرناں پیا۔
چ پڑھتے جڈ واپس ولیم، تاں میڈے ہوں یار نے ڈوں منزل لاں اکوں تے تھی تے میڈا استقبال
کیتا۔ یں اوندی ظاہری حالت کوں ڈکھا۔ ہوں اڈھی ہوئی تے ڈاڈھی ویران تھی ہوئی جیران تھی
تے پچھم۔ اے کیا حال اے۔ آکھن لگا۔ جویں جوتیں آکھیا نا۔ امیریں وزیریں دایک گروہ میڈے
نال حسد کرن لگت پیا۔ میڈے اُتے امانت اچ خیانت کرن دی تہمت لیونئیں۔ بادشاہ سلامت
نے حقیقت حال معلوم کرن وچ کوئی خاص توجہ نہ کیتی۔ پرانے تے پکے یار حتی داکلمہ آکھن کنوں
خاموش رہیہ۔ تے پرانی دوستی داسحق بھلا ڈتوئیں۔

جیویں جو تیکوں معلوم اے شان و شوکت والے امیر دے سامنے لوک اوندیاں تعریفیاں کرنین
تے ناہاں بدھتے اٹھے ویلھے اوندے اکوٹ کھڑے رہن دن۔ جے زمانہ اوں کنوں حکومت
تے امارت کھس گھنے۔ تاں سارے لوک اوندے ہرتے تئاں مارن پئے ویندن۔

قصہ کوتاہ میکوں ہی کوڑے مقدمے وچ ڈھک ڈیوتوئیں۔ تے قسمو قسم دیاں سزاواں
تے عذاب ڈیون گن پئے۔ ایں ہفتے جو حاجیں دی سلامتی مال واپسی دی اطلاع آئی اے۔
میکوں بھاری قید کنوں خلاصی مل گئی اے تے اوہا پرانی غریبی ول میڈے گل گھت ڈتی انیں۔
آکھیم تیں اوں ویلھے میڈنی گالھ نہ منئی سہی۔ آکھیا نہ ہم باوٹا ہیں واسلوک دیریا دے سفر دی
طرح ہے خطرناک وی۔ تے فائدہ مند وی۔

اینڈے وچ وچ تے بندہ یا تاں خزانہ لہجہ آمدے یا ول پڑ مرے۔
ملامت کرتے فقیر دے دل کوں زیادہ دکھاوون میں مناسب نہ سمجھا۔ تے اوندے زخماں
تے لوں برکن درست خیال نہ کیتا۔ انہیں ڈوں لفظاں تے گالھ مکا ڈتے آکھیم۔
اوں ویلھے نصیحت نہ سنیو تے اے خیال نہ کیتو۔ جو ملازمت کرتے توں کہیں مصیبت
پاچ وی گر قمار تھی سکدیں۔

جڈ توں ڈنگ کھاوون دی طاقت نیوہی رکھداتاں ول وٹھو نہیں دی کھڈ وچ انگل

کیوں پیادڑیندیں۔

ہک وزیر کو بادشاہ نے نوکری کنوں ہٹا ڈتا۔ او اللہ والیں دی مجلس اچ آر لیا۔ انہاں
 دی نیک صحبت دا اثر اوندے اُتے پئے گیا۔ تے مٹھن تھی تے اوں اللہ دی یاد شروع کر ڈتی۔
 کچھ عرصہ بعد بادشاہ کوں اُوں وزیر دی یاد آئی۔ نوکری کیتے اوں کوں سدا بھنجیس۔ پر وزیر
 نہ مینیا۔ تے آکھیس، بحال تھیون کنوں علیحدہ رہن ای میڈے کیتے ڈاڈھا چنگاں اے۔
 اولوک جیڑھے جو امن تے آرام دی جاوچ نہہ رہندین۔ او پین والے کتے وے ڈند
 تے کھلے کرن والے لوکاں دامنہ پدھ ڈیندین۔

اولوک جیڑھے جو کاغذ پھاڑ ستین تے قلم جن گھنندین۔ او اعتراض کرن والیں وے
 ہتھ تے زبان کنوں چھٹ پدین۔

بادشاہ نے آکھیا میکوں تاں ہک دانشمند وزیر دی بہوں ضرورت اے۔ جیڑھا جہ سلطنت
 وے کماں کوں چنگی طرح انجیام ڈے سکے۔

وزیر نے جواب ڈتا۔ ووا عقلمند او ہے جیڑھا جو اچھیں کمیں وچ ہتھ نہ گھتے۔

ہاں کوں بنھیں پھیں تے ہیں واسطے بزرگی تے فضیلت حاصل اے جو او ہڈیاں کھدے
 تے جانوریوں کوں ڈکھ نہیں ڈیندا۔

سیاہ گوش کوں اکیٹوئیس جو توں شینہ کولھ نوکری کیوں کر گدھی آئی۔ آکھیس ہک تاں

اوند بچا ہو یا شکار کھانداں تے بیا اوندے رعب داب دی پناہ وچ رہ تے دشمنیں دے
شرکنوں بچا رہنداں۔

اکھینوں جڈ کہ سہن توں اوندی حمایت وچ آگئیں تے اوندیں بخشیں ہوئیں نعمتاں دوی
اقرار کریندیں تاں ول توں اوندے نیرے کیوں پوہی آندا تاں جوتیکوں اپنے خاص باریں وچ شامل
کر گھتے تے اپنے وفادار خاد میں وچ شمار کرن لگ پوے۔ آکھئیں اوندی پکڑ کتوں ڈرداں۔
آتش پرست اگر سو سال مجھادی پو جا کر بندے پر پک پل وی اوندے نیرے نہیں دیندا۔
تاں جو اوساڑ نہ گھتے۔

کڈا ہیں انیویں وی تھیندے جو بادشاہ مصاحب کوں سونائے ریا انعام ڈے بندے تے کڈا ہیں
ایجھاں وقت وی آویندے جو مصاحب سر کڈا تھندے۔

داناویں آکھئے بادشاہیں دی جلدی بدل وخن والی طبیعت کون چاچا سیدائے کیوں جو اڈا کڈا ہیں سلام کرن مال
ناراض تھیندین تے کڈا ہیں مندے کڈ صن تے انعام ڈیون پئے ویندن بادشاہیں دے کو لھ
بامین والیئیں داکم کھلنا ہنٹاے لیکن عقلمندی دے نزدیک اے کھل مذاق نہوں وڈا عیب اے۔

— (۲۰) —

ہک بادشاہ دے بارے وچ میں سنیا جورات ڈوینہ عیش عشرت وچ مصروف ما۔ تے
مستی دی حالت وچ اہدا ما۔ ساکوں جہان وچ آج دی خوش گھڑی کنوں بیٹی کوئی چنگی گھڑی

کے نہیں کیوں جو اساکوں میں وقت چنیں پرنے دی کرتے کہیں رتے ڈاڈھے داغم کے نہیں۔

یک ننگ دھڑنگ فقیراؤں سیالے دی رات وچ باہروں سٹاپیا نا۔ اوں سینا تے آکھیا

بادشاہ! میں فیشداں جو دنیا وچ تیڈے تحت تے اقبال جیہاں بیٹے کہیں! اجنت کے نہیں پرتکیوں اپنا
غم جوکے نہیں تاں کیا ساڈا وی غم کے نہیں

بادشاہ دے دل وچ فقیر والے فقرہ کھب گیا۔ ہزار دینار دی ہک تھیلی چاتے باری وچ

رکھیس۔ تے آکھیس گھن پو جھل۔ فقیر نے آکھیا۔ پلو کتھوں آناں۔ میڈے کوٹھ تاں تھجوں کپڑا ای

کے نی۔ بادشاہ کوں اوندی غریبی تے خستہ حالی تے بہارحم آیا۔ تے تھیلی نال پوشاک وی بھنجس

فقیر اور دولت تھوڑے عرصے وچ اوڈا پڈا تے ول آیا۔ سیانیں آکھئے۔ آزاد لوکاں دے ہتھ

وچ مال اینویں نہیں ہکدا جیویں جو عاشق دے دل وچ صبر تے پروں وچ پانی نہیں ٹھہر سکدا۔

ایچہیں حالت وچ جو بادشاہ کوں اوندی کوئی پرواہ کے نہ ہستی۔ اوندہ حال بیان آکیتو نہیں

بادشاہ ناراض تھی گیا۔ ہیں واسطے بیانیں آکھئے۔ بادشاہیں دے رعب داب تے غصے کنوں مہینہ

پنج تے رہاں چا ہیداے۔ کیوں جو انہاں وی ڈھیر توجہ سلطنت دے وڈے وڈے کہیں وچ

گن ہوئی ہوندی اے۔ تے عام لوکاں دی بھیڑ بھاڑ کوں برداشت نہیں کر سکدے۔

اوں شخص تے بادشاہ داڈتا ہو یا مال حرام اے، جیڑھا جو اوٹو مناسب طریق تے خرچ نہیں کریندا۔

جدا کہیں کے سامنے گالھ کرن دی ہمت نہ ہوئی تاں خواہ مخواہ گالھ کرتے اپنی قدر نہ دجا۔

بادشاہ آکھیا۔ ایس بے جیا فضول خرچ کوں جیس اتنی وڈی دولت تھوڑی مدت وچ

اڈا پڈا دتی اے۔ ایتھوں بھجھا ڈیو۔ کیوں جو بیت المال و اخزانہ مسکینیں تے غریبیں وی

روزی واسطے اے۔ نہ کہ فضول خرچ شیطان دے بھراویں واسطے۔

اوہی وقت جو دینہ کوں ڈیوے بال بندے۔ ڈیکھیں! جو نہوں جلد اوندے ڈیوے

کیتے رات کوں تیل کے نہ ہوسی۔

ہک نصیحت کرن والے وزیر نے اکھنیا سیں! بہتر طریقہ تاں اے ہے جو ابھیں رکیں واسطے
وظیفہ مقرر کر دتا ونجے۔ تاں جو خرچ کرن وچ فضول خرچی نہ کرن۔ لیکن جیڑھی جوتساں ڈانٹ
ڈپٹ فرمائی اے۔ اے ہمت والے سخی لوکاں واسطے مناسب نہیں۔

ہک واری کہیں کوں مہربانی نال سرفراز فرمادے تے جے واری ول اوکوں لا اُمید کرن۔

طرح کرن والیں واسطے ہک واری دروازہ کھولن۔ تے ول وڈی سختی نال اوکوں
بند کر ڈیون ٹھیک نہیں۔

وانا نویں آکھئے۔ پلئے کوں ہلانہ تے پلئے دی ٹنگ و نجانہ۔ جیسرھی جا جوہر مٹھے پانی
دراچشمہ ہوندے۔ آدمی پچھی تے کوئلیاں اُتھاہیں ضرور کٹھیاں تھی ویندن۔

— (۲) —

ہک بادشاہ بے انصافی وچ نہوں مشہور ہا۔ اوہک ڈنھاڑے ہک اشدوالے درویش کو لھ آیا۔ تے
اوں کنوں پچھیس، جو چنگیس عبادت کیرھی اے۔ جیندے وچ میں مصروف رماں۔

اوں آکھیا۔ تیدے واسطے چنگیں عبادت ڈو پہرین دنی تندرے۔ تاں جوتوں اوں
 گھری خلقت نہ تداویں۔ تے خلعت تیدے ظلم کنوں اوہو جھٹ محقو فار ہے
 میں کہیں ظالم کوں ڈو پہرین ویلے سا ڈٹھا۔ اکھیم اے فتنہ ستا ای چنگاں اے۔
 کیوں جو اوند اسمھن جاگن کنوں چنگاں لے تے ایجہاں بد کردار (ظالم) مواد ستا ای چنگاں اے

آبدن، ہک فقیر جیندی ہر دعا خداوی درگاہ وچ قبول تھی ویندی ہئی۔ بعدد وچ آیا۔
 حجاج بن یوسف کوں پتہ لگا۔ اوں فقیر کوں سڈا یا تے آکھیس جو میڈے واسطے دعا تیر منگ
 فقیر آکھیا۔ خدا یا ایسکوں موت ڈے۔ حجاج آکھیا۔ خدا واناں من۔ اے کجھیں دعا پامنگدین
 فقیر آکھیا۔ اے دعا تیدے واسطے تے بھیں مسلماناں وے درحق ہوں چنگیں اے۔
 اے ہنیں کوں ڈکھ ڈیون والا ڈا ڈھا، تیدی زک زان کے تیں رہسی تے تیدی اے
 بادشاہی تیدے کجھیں کم اوسی۔ لوکیں وے ڈکھ ڈیون کنوں تاں تید امر و بھن ای چنگاں اے۔

سعدی اہدے۔ دمشق دی جامع مسجد وچ حضرت یحییٰ علیہ السلام دی قبر دی سراندی آلی
 پاسوں اعتکاف بیٹھا ہویا تھم۔ عبد واپک بادشاہ جیڑھا جو بے انصافی وچ ہوں مشہور ہا۔
 آیا۔ نماز پڑھیس۔ دعا منگیں۔ تے اپنے من دی مراد واسطے خدا پاک دی درگاہ

وچ زاری کرن لگ پیا۔ کیوں جو

ایرتے غریب دُور ہیں ایس دروازے دے محتاج ان، بلکہ جیڑھے جو ڈاڈھے امیران۔
او غریباں کنوں وی زیادہ محتاج ان۔

دل اُون میں دُور مٹھ کینا، تے آکھنیں! فقیر وڈی ہمت آے ہون دن تے اُنہاں واد رگاہ
خداوندی نال سچا تعلق ہون دے۔ ہیں واسطے تہا کوں میں اے درخواست کہ تینداں جو تئساں مینڈک
حال تے توجہ کرو۔ میں ہک ڈاڈھے دشمن کنوں سخت فکر ونداں۔ میں اونکوں آکھیا۔ ایندا
علاج اے ہے جو توں کمزور تے نہیں رعایا تے ہوں رحم کھا۔ تاں جو ڈاڈھے دشمن کنوں تیکوں
ڈکھ نہ پہنچے۔

طاقنور بازواں نال کہیں غریب مسکین دا چنبہ نہ مروڑ۔ کمزور کوں جیڑھا معاف نہیں کریندا
سمجھو او بُری سیت کنوں نہیں ڈردا۔ جیڑھی جو ہک نہ ہک ڈیہاڑے ضرور آٹوٹی اے۔ کیوں
جواوں گھڑی وچ کوئی کہیں دی مدد نہ کر لیسے تے نہ کوئی کہیں دا ہمدرد ہو سی۔

جیڑھے شخص نے یرائی دا رنج رادھا، تے چنگیں پھل دی اُمید رکھی، سمجھو اوں نہوں غلط سوچا
تے وڈی بے ہودہ آس لائی۔

کناں وچوں کیاہ دا بُڑواں کڈھ سٹ۔ تے لوکاں دی فریاد سن۔ جے توں انصاف نہ
کر لیبیں، تاں دل انصاف آے ڈیہاڑے اگوں تیکوں خدا بچھسی۔

آدم دی اولاد بہت نئے دے اُنک سَنگ ان۔ کیوں جو جادون لادے ہکے مہی کنوں پیدا تھین
پس ہن ہونناں دی اینویں چاہیے جو اگر ہک لنگ کون درو تھیوے۔ تاں یے لنگ
نورابے چین تھی وِجَن۔



ایران دے بادشاہ ہر مزکون اکھنویں جو بیڑے وزیریں وِچ کیا خطا ڈٹھو۔ جو سار تہیں
ہکے واری ڈھک ڈتو۔ آکھنیں اُنہا وِچ کوئی خطا نہ سہی۔ پر میکوں اے یقین تھی گیا تا جو انہاں دے
دلاں وِچ میڈا خوف ہوں بیٹھا ہوئے۔ جیڑھا جو میڈے یقین ڈیوان نال وی دُور نہیں تھیندا
ڈریم جو میڈے خوف کنوں کتھایت میکوں رک نہ چچا ڈیوان۔ ایس سلسلے وِچ داناویں دے قول
تے عمل کیتم جو انہاں آکھئے۔

اے سیاناں۔ جیرھایتیں کنوں ڈرے۔ توں اوں کنوں ڈاڈھا ڈر۔ ورنہ تیکوں اوندے نال
ہوں سخت مقابلہ کرناں پوسی۔

ہیں واسطے نانگ آجڑی دے پیرتے پہلوں ڈنگ مارن دی کوشش کریندے۔ تاں جواوں
کنوں پہلے آجڑی اونداسر پتھر نال نہ پھو ڈیوے۔
فی وہی ڈٹھا۔ جو بلی جڈاں مقابلہ کرن کنوں عاجز آویندی اے۔ تاں آخر کار چنبہ مار
کراہیں تے پھلتے دی اکھ کڈھ گھندی اے۔

(۲۵)

عجم دے ہک بادشاہ دی گالہ کریدن جو او ضعیفی دی حالت وچ ڈاڈھا بیمار ما۔ تے بچن
 دی ارنکوں کوئی امید نہ ہئی۔ پیس حالت اچ ہک سوار اندر آیا تے آکھیس خوشخبری تے
 مبارک ہوے بادشاہ سلامت کوں۔ جو اوندے اقبال نال اتاں فلانے قلعے کوں فتح کر گدھے۔
 دشمنوں کو قید کرتے گھن آئے سے تے اُنھوں دی رعایا تے سپاہ ساری سپیں دی فرما بر وار تھی
 گئی اے۔

بادشاہ نے ٹھڈا ساہ بھرنیا تے آکھیس اے خوشخبری میوں نہیں میڈے دشمنیں کوں یعنی سلطنت
 دے وار نہیں کوں اے۔

انوس کہ زندگی ہیں امید اچ ختم تھی گئی کہ خدا میڈے من دی مراد پوری کرے۔
 وڈیں شکلیں دے بعد جڈا مراد پوری تھی تاں کیا فائدہ رہے توڑیں جو گزری ہوئی زندگانی
 واپس نہ ول آوے۔

موت نے کوچ وانغارہ و جاؤتار اے اکھینو! سرکوں الوداع آکھ گھنؤ۔
 دشمن دی مراد پوری تھی گئی۔ پر اے دستو! ہن تاں میں کئے ہوئے تے فاتحہ پڑھن آؤ۔
 میڈا ویلہا تے وخت سارا پوتو فیسی وچ گذر گئے۔ تے یں غلطیں کنوں نہیں بچ سکیا۔ پر
 خبردار جو تہاں ایچھیں کم نہ کر اے۔

۲۶

ہک بادشاہ عجی غلام نال بیڑی وچ بیٹھا ہو یا لا۔ غلام تے بیڑی کڈا ہیں نہ ڈٹھی ہی اتے دریا
تے بیڑی دے چکراں نال کڈا ہیں واسطہ نہ پیا، بس۔

بیڑی تے بھرتے ہائے کھن تے روون پین شروع کر ڈٹس۔ تے تھڑکن کین گت
پیا۔ بادشاہ دے آرام وچ خلل آیا تے نازک طبیعت ایجھیں شور شرابے دی متحمل نہ تھی سگی۔
پر انہاں کینیں ایسدا کوئی علاج دی نہ مارا۔

ہک دانا اوں بیڑی وچ بیٹھا ہو یا لا۔ اوں آکھیا اجازت ہو دے تاں اینکوں میں کہیں
طریقے نال چپ کراواں۔ بادشاہ تے آکھیا۔ وڈی مہربانی ہو سی۔

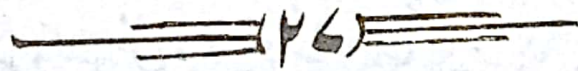
حکم ڈٹس جو غلام کوں دریا وچ سٹ گھٹن تعمیل کیتی گئی کجھ گرتنیاں کھدھونس۔ پروالیں
کنوں پھرتے ملاح ول اونکوں بیڑی ڈوگھن آسے تے اونڈے ڈوہیں ہتھ بیڑی دے سکان
اچ گھتا۔ کہہیں اونکوں لڑکا کھڑوینیں۔ تھوڑی دیر دے بعد — او آپے بیڑی تے چڑھ آیا۔
تے ہک پاسے تھی تے آرام نال بھر رہا۔ بادشاہ کوں ایں گالھ تے وڈا تعجب تھیا۔ تے
چھپس جو ایندے وچ کیا حکمت ہئی۔

وانا تے آکھیا۔ پہلے اے بڈن دی تکلیف کنوں واقف کئے نہ مارے بیڑی وچ من
تے سلامتی نال باہن دی قدر نہ جاندا مارا۔ ہن انہیں سارنیں تجربنیں تھیون دے بعد

آرام کر گئے، تے امن نال نہیہ تھئے۔

پس ہن طرح نال آرام تے سلامتی دی قدر ادر ہو جانڈے جیڑھا جو پریشانی تے
بے آرامی وچ کڈا ہن پھسیا ہووے۔

اے رجا ہو یا تیکوں چڑی دی روٹی چکائیں نہیں لگدی۔ پر میڈاتاں او معشوق اے۔
جیڑھا جو تیدے نزدیک کو جھا اے بہشت دے حوریں کوں اعراف دہشت تے دوزخ
دے ادھ والی جا وی دوزخ دے برابرے۔ پر دوزخیں کنوں بچے جو انہاں واسطے
ناں اعراف دی بہشت اے۔



عجم دے بادشاہیں وچوں ہک وی گالھ کریندن۔ جو وڈے ظلم نال رعایا کوں لٹن شروع
کیتا ہو یا ہس۔ تے ہر کہیں کوں ڈکھ ڈیون تے چوتہ بدھا ہو یا ہس۔ اتنے تیں جو لوک اڈے
ظلم کنوں تنگ آتے ملک چھوڑ گئے۔ تے بنھیں ملکیں وچ دیرے ورنج لیونیں۔ جڈ رعایا
گھٹ گئی۔ ملک دی آبادی تھولی تھی گئی تے خزانہ خالی رہن لگت پیارتاں دشمنان نار گدھا۔
تے ملک کھسن کیتے آمادہ تھی گئے۔

جو شخص مصیبت اچ کہیں دی ادا ودا خواہشمند اے، اوتکوں اکھو۔ اپنے آرام تے آسائش
دے دیہاڑ میں وچ لوکاں نال بھلائی کرن دی بہوں کوشش کرے۔

مل خرید غلام مال اگر توں مہربانی نہ کریس تاں بھج ویسی۔ حد کموں زیادہ مہربانی تے
سخاوت داسلوک کر۔ جو بیگانہ وی تہیڈا اپناں زر خرید غلام بن ونجے۔

ہک داری اوں بادشاہ دی مجلس وچ فردوسی طوسی دی کتاب شاہنامہ پڑھی جا رہی
ہئی۔ اوندے وچ فریدوں دی کامیابی تے ضحاک دی حکومت دے زوال دا ذکر آیا۔

ہک وزیر نے دڈے ادب ناں بادشاہ کموں پچھا، جو سئیں! تنہا کون پتہ ہے جو فریدوں
کو لھتاں نہ مال ملک مار نہ دھن دولت ہئی۔ ول اڈنکوں حکومت کینویں مل گئی۔

بادشاہ نے آکھیا۔ جو پچھیں جو تئیں سنیا سوہسی پہلے بادشاہ مال و گمری ہوئی رعایا فریدوں
دے گرد کھٹی تھی گئی۔ اوندی مدد کیتوئیں۔ او بادشاہ بن گیا۔

وزیر نے آکھیا۔ بادشاہ سلامت۔ جڈر رعایا دا اکٹھا تھیون ای بادشاہ بناون داسبب
ہندے۔ تاں ول توں رعایا کوں کیوں پریشان کریندیں۔ کیا بادشاہی کرن دا خیال کئے پنوی
چنگاٹی ہیں وچ اے۔ جو سپاہی کوں توں اپنی جان کنوں وی زیادہ عزیز رکھیں۔ کیوں جو بادشاہ
سپاہی مال ای سرداری کر گڈے۔

بادشاہ نے پچھا۔ سپاہ تے رعایا دے کٹھے کرن دا کیا طریقہ اے۔ وزیر نے آکھیا۔ بادشاہ
کوں سخی تے مہربان ہون ناں چاہیدا اے۔ تاں جو لوک اوندے گرد جمع تھی وٹھن۔ تے اوندے
ساتے تلے بے فکری مال وخت گزار گئیں۔

ظلم کے طریقے والا کڈا ہیں حکومت نہیں کر سگدا۔ کیوں جو نہر کڈا ہیں بکیر وال نہیں بن سگدا
 ابادشاہ، جیڑھا ظلم دامنڈھ بدھیندے۔ گویا اور اپنے ملک کی کندھ کے ابرے کوں پٹیندے
 بادشاہ کوں وزیر دی نصیحت پسند نہ آئی۔ اوندی گالھ سُن تے منہ پھیر گدھس۔
 تے ناں ای اُنکوں قید کر ڈتس۔

زیادہ عرصہ نہ گذریا کہ بادشاہ کے چاچے دے پتریں جھیڑا لا ڈتا۔ مقابلے کیتے لشکر
 کٹھا کر آئے۔ تے پیو ڈاڈے دی جائیداد واد مطالبہ کرن گت پیئے۔

لوک تاں اوں بادشاہ کنوں پہلے ای تنگ آئے ہوئے۔ تے برباد تھئے ہوئے ہن
 بادشاہ کے سوتراں ناں ملی گئے۔ تے انہاں دے امدادی تھی گئے۔ ملک اوندے قبضے وچ رہا
 بیچ گیا۔ تے اوندے سوتراں دے قبضے وچ آ گیا۔

جیڑھا جو بادشاہ نہیں تے ظلم کرن جائز سمجھدے۔ او دشمنیں کوں حملہ آور ہون دی
 خود بخود دعوت ڈیندے۔

اپنی رعایا ناں صلح کر تے دشمن دی جنگ کنوں بے فکر تھی تے ہیشہ۔ کیوں جو عادل بادشاہ
 دی رعایا ای فوج ہندی اے۔

کمزور لوکیں دی ضرورت غنچواری تے بھاری کر۔ دل دینا دے واڈھ پینیں دی کوئی پرواہ
 نہ کر۔

— (۲۸) —

بک شہزادے دی گالھ کر بیندن۔ جو چھوٹے قد والے کو جھجھاتا۔ تے اوندے بے بھرا لے
اچھے قد والے تے سو نہیں ہن۔ بک واری پیونے چھوٹے قد والے پتر ڈو، دڈی حقارت
دی نظر نال ڈٹھا۔ پر نینگرا اپنی عقلمندی تے دانائی نال تار گیتا تے پیو کوں اکھیس۔

ابا سیں! چھوٹے قد والا دانا، لمبے قد والے بیوقوف کنوں چنگاں لے۔ جیڑھا
شخص قد دے لحاظ نال چھوٹا تے کمتر ہے۔ او قیمت دے اعتبار نال چنگاں تے بہتر
لے۔ نی وے ڈٹھا۔ جو چھوٹے قد والی بکری حلال اے تے وڈے قد والا یا تھی حرام
اے۔ پہاڑیں وچوں سب کنوں چھوٹا پہاڑ طور اے۔ لیکن خدا دے نزدیک ریتے دے اعتبار
نال سب کنوں وڈا اے۔ تیس لے نہیں مٹیا۔ جو ڈیلے پتلے دانانے بک موٹے تازے
بیوقوف کوں اکھیا۔

عربی گھوڑا بھانویں جو کمزور تے دُپلا پتلا اے۔ پر او، تھان تے بندھے ہوئے موٹے
تازے گڈا کنوں چنگاں اے۔

اے گالھ سن تے پیو کھل پیا۔ امیراں وزیراں نے ہوں پسند کیتا۔ پر اوندے بھرا
ڈاڈھے لال پیلے تھئے۔

آدمی جے تو نرٹیں جو گالھ نہ کرے۔ اوندے عیب تے ہنر سارے لکیتے رہندن۔

پر جنگ وچ اے جیال نہ کر جو خالی اے۔ ہو سکدے جو اوندے وچ کتھاں چیتا

کتا ہویا ہو دے۔

سینم جو انہاں میں ڈیہاڑ میں بادشاہ کوں یک طاقتور دشمن نال لڑتا پئے گیا۔ پہلا شخص جو
مقابلے کیتے میدان وچ نکھتا، او، چھوٹے قدر والا شہزادہ لا۔ آکھیں۔

میں او نہیں جو جنگ آئے ڈیہاڑے کڈڈے تے بھج و تجاں بلکہ میں او ماں جو لڑائی دے
میدان وچ سردھڑدی بازی لا ڈیندا ہونداں۔

او شخص جو دل نال لڑائی لڑ دے، او اپنے خون نال کھیڈ دے، تے جیرھا شخص میدان چھوڑ
اتے بھج ویندے او ساری فوج کوں شکست ڈیویندے۔ تے انہاں دے خون نال کھیڈ دے۔
دبلا گھوڑا امی لڑائی دے میدان اچ کم اندے۔ موٹا تازہ ڈانڈ کم نہیں امدا۔

ابن جو دشمن دی فوج ڈھیر ہئی۔ تے اے تھوڑے فوج وچوں ہک گروہ نے بھج و تجن
ڈا اراوہ کیتا۔ پر نوجوان نے نعرہ ماریا، تے اگیا۔ بہادر و بہت کر و۔ تے زالین وانگوں
لڑدی نہ ڈیکھاؤ۔ اوندے آکھن ما۔ تے سواری وچ جرات پیدا تھی گئی۔ رل تے
صلہ کر ڈیویندے ہوں ہوں ڈیہاڑے دشمن تے فتح حاصل تھی گئی۔ پیو نے اوندے سر تے
کھیں تے پیار ڈتا۔ گلکڑی پائس، تے ہر گھڑی اوں ڈوچو کھی تو جہ کرن گن پیا۔ اتنے تین
جو اونگوں اپنا ولی عہد بنا ڈتس۔

اوندے بھرا حسد کرن لگ پئے تے اوندی روٹی وچ زہر لگا ڈتوئیں بھین نے اے
 نظارہ ڈیکھ تے درسی جلدی نال بند کر ڈتی۔ پر شہزادہ سمجھ گیا۔ کھانے کنوں ہتھ چھک گھس
 تے آکھیں اے حال اے۔ جو ہنر مند مردنجن، تے بے ہنرا نہاں دی ہا سنبھال گھنن۔

کوئی شخص اُتوں دے سائے تلے آون پسند نہیں کریندا، جھانویں جو ہما دُنیا توں گمراہی
 کیوں نہ تھی وُتجے۔ پیوکوں ایس حال دا پتہ لگا۔ اوندے بھراواں کوں سڈئیں۔ تے خوب
 ڈانٹیں، دل ہریک کوں تلک دے علاقے وند ڈیتوئیں، جھکڑا چک گیا۔ تے فتنہ تک گیا
 سیانیں آکھئے، جو ڈاہ فقیر ہک گندی وچ سمٹھ پدن۔ پر ڈوں بادشاہ ہک ولایت وچ
 نہیں سما سگدے۔

ہک فقیر اگر ادھی روٹی کھاندے، تاں بیوی ادھی بنھیں فقیراں دے حوالے کر ڈیندے۔
 بادشاہ اگر ست ولایتاں فتح کر گھندے تاں ہی ہک بیوی ولایت دے فتح کرن دی ہوس
 دل وچ اونویں گدھی دوار بندے۔



انگلمش بادشاہ دے محل دے دروازے تے میں ہک کوٹوال دے پتر کوں ڈٹھا جو ڈاڈھا
 عقلمند تے سمجھدار لا۔ بلپن وچ ای اوندے متھے تے بزرگی تے دانائی دیاں نشانیاں جھلکیاں
 بن تے دانشمندی دانور اوندی پیشانی وچ چکدا لا۔

اوندے ہر تے فہم تے فراست ہی وجہ کنوں کامیابی تے ترقی داتارہ ہر وقت روشن نظر دا نا۔

چونکہ ادھاہری تے باطنی خوبئیں کنوں آراستہ ناہیں واسطے بادشاہ کوں ادبھا گیا۔

جیویں جو دانایں آکھئے — دو لہندی زیادے مال و بھجہ کنوں نہیں جا پدی۔ دل دے

لہندی تے رچے ہوئے ہون نال سنبھا پدی اے۔ تے بزرگی عمر دے زیادہ ہون نال نہیں

ہندی۔ عقل تے سمجھ دے زیادہ ہون نال نظر امدی اے۔

نال دے امیر تے مشیر اوندے نال حمد کرن گت پئے۔ اوندے اتے سرکاری مال

دیج جیات وا الزام لاڈ تو نہیں تے اوندے قتل کرا ڈیون وی بے فائدہ کوشش کیتو نہیں

پر۔ جے دوست مہربان ہووے تاں دشمن کیا کر سگدے۔

بادشاہ نے کوٹوال زاوے کنوں

پچھا۔ اے لوک ایہو جیتی تیدے دشمن کیوں ان اوں جواب ڈتا۔ جو تیدے بخت دے سائے

تے رہ تے میں ہر کہیں کوں راضی رکھن دی کوشش کیتی اے۔ مگر اے حاسد لوک میری تباہی

تے بربادی دے سوانہی کہیں گال تے خوش تے راضی نہیں تھیندے۔

میں اے تاں کیسگداں جو کہیں دا دل نہ ڈکھاواں۔ پر حاسد اکیا کراں جو حمد دی وجہ

کنوں ای اوہک عجیب بیماری دیج مبتلا اے۔

حاسدا، توں مر۔ تاں جو حمد دی بیماری کنوں تیکوں نجات بلے، موت دے پیغیر

تو ایں مصیبت کنوں کہیں طرح دی نجات فی دی پاسگدا۔

بدفطرت تے برے لوک اے دلوں چاہدن۔ جو چنگیں لوکیں دا وقار کھسیج و نچے۔

چام چھہ اگر ڈہینہ کوں نہیں ڈیکھ سگدا۔ تاں ایندے وچ سمجھ دا کیا قصور اے۔

سچ پچھیں تاں چام چھہ جیہاں ہزاراں اکھیں اندھیاں

چھنگاں ایں۔ ایندی بجائے

جو سمجھ دی روشنی تک و نچے۔

دُوجھا گلڈتہ

— (۳۰) —

بیک نیک آدمی کنوں پچھو نے جو فلانے غا بدے متعلق تینڈی کیارائے اے لوک تاں اوندے
متعلق کجھ دا کجھ آبدن۔ اوں جواب ڈتا۔

ظاہراً اوندے وچ کوئی عیب کئے نی۔ تے اوندے باطن دا اندر دے متعلق میں
غیب نہیں جاندنا۔

حیرے شخص کوں توں نیک لوکیں والا لباس پاتا ہو یا ڈیکھیں، اونکوں نیک جان تے

نیک آدمی خیال کرے۔ جے اے توں نیوہی کر سگدا تاں تیکوں کیا پتہ جو اوندے

اندر کیا ہے۔

— (۳۱) —

میں پک نیک آدمی کوں ڈٹھا جو او اپناں سر خانے کجھے دی چو کاٹھڑتے پیا رگڑیندا ہا۔
تے رو روتے پیا آہدا ہا۔ اے غفور اے رحیم !! توں جانڈیں جو پک بے عقل تے بوز
انسان کنوں بھلا کیا تھی سگدے۔

میں گناہیں دی بخشش واسطے تیڈے دروازے تے اے درخواست گھن آیاں۔
تیکوں اپنی عبادت دا واسطے ڈیوین نہیہیں آیا۔

گنہگار لوک گناہیں کنوں توبہ کریندن۔ پر اللہ والے لوک اپنی عبادت دے غرور کنوں
معافی منگدن۔

عبادت گزار لوک اپنی عبادت دا بدلہ منگدن تے سوہ اگر لوک اپنے سامان دا مل۔
میں ناہنہاں تیڈے دروازے تے محض بخشش منگن آیاں۔ تجارت کرن نہیہیں آیا۔
نرا ڈیوین یا بخشش ڈیوین اے تیڈی مرضی اے۔ پر میں تیڈے دروازے تے آ گیاں۔
ناہنہیں کوں حکم ڈے۔ جو حکم ڈیسیں میں اوتدی تمہیں تے زمانہ براری کر لیاں۔

کجھے دے دروازے تے میں پک ساں کوں ڈٹھا جو رو روتے پیا آہدا ہا۔

میں اے نہیہیں آہدا جو میڈی عبادت منظور کر گھن۔ بس معافی ڈے تے میڈے

گناہیں تے بیکا پھیر ڈے۔

حضرت عبدالقادر جیلانی کوں لوکیں دُٹھا جو حرم کعبہ دینیں لکریں تے مستحار کھتے پئے اہدے
ہن۔ خدایا میکوں بخش! اتے جیکہ میں عذاب دے لالٹی آں۔ تاں قیامت آئے دُہیاڑے
میکوں اندھا کرتے اٹھا۔ تاں جو نیک لوکاں دے سامنے نثر مسار نہ تھیواں۔

جیرھے ویلے ٹھڈی ٹھڈی سوا گھلڈی لے۔ میں اپنا منہ عاجزی دی خاک تے مل تے اہداں
اے اوزات کہ جینکوں میں کڈا ہی نہیں و ساریا، کیا اوتکوں دی لے باہنہاں کڈا ہی یا داہے

رات دے وقت ہک چور ہک فقیر دے گھر آ وڑیا، ہوں ڈھونڈھیں۔ ہوں تلاش
کیش۔ پر کئی تے نہ لہس۔ دُوا پریشان تھیا، فقیر کوں پتہ لگا۔ جیرھی گندی وچ اوستاپا یا
فقیر دے راہ تے آن سنئیں۔ تاں جو دچارہ خالی ہتھ نہ وئے۔

میں سنئے جو سڈھے راہ چلن والے نیک مرویں دشمن دا دل وی کڈا ہی نہیں ڈکھایا۔
تیکوں اے مقام کیڈوں حاصل تھیبی۔ جو توں تاں دوستیں نال وی ہر وقت لڑائی ستری رہی
نیک لوکیں دی دوستی کیا منہ سامنے کیا کنڈ پچھوں۔ ہر وقت اوتکوں جہیں رہی لے۔

انہاں وچ اے گلاہ کے نہیں کہ کنڈ پچھوں گلہ کرتے تے سامنے آتے صدقے صدقے تھیں

سامنے آتے بھیدے لیے دی طرح شریف تے مسکین بن و نخن تے کند پچھوں بند میں
کوں کھا و نخن والے نہر مہرون۔

جیرہا شخص جو ڈو جہیں دے عیب تہڈے سامنے آتے پھول ہندے یقین جان جواد
تہڈے عیب ہی پنھیں کوں و فح سنویندا ہوسی۔

————— (۳۴) —————

نیک لوکیں دا پاک گوہ سفر تے تیار ہا، میڈے دل وچ موج آئی جو انہاں دے
سہراہ و نخاں، پر انہاں نے میڈی ایں درخواست کوں قبول نہ کیتا، تے میڈوں اپنے سہراہ گھن
و نخن کنوں انکاری تھی گئے، آکھیم فقیریں کو اے نہیں ٹھندی، جو ہک آپ ستویں فقیر دی
سنگت کنوں منہ موڑن۔ تے اونکوں فیض پچاؤن کنوں محروم رکھن۔ میں اپنے آپ کوں ایں
قابل سمجھاں، جو اللہ والیہیں دے سہراہ تھی تے انہاں دی خدمت کراں۔ تے ڈکھ سکھ وچ
انہاں دے کم آداں۔

انہاں وچوں ہک بولیا، جو کجھ آکھیسے۔ یار ایں تے ناراض تہ تھیویں تھو لے عرصے دی گاہ
لے، جو فقیراں دے لباس اچ ہک چر آیتا تے ساڈے سہراہ تھی پیا کہیں کوں کیا پتہ جو ایں ظاہری
لباس وچ کیا ہے۔ تے اے کون اے۔

لکھن والا جانڈے جو ایں کا غذا چ کیا لکھیا ہوئے

ایں خیال نال جو فقیراں داکم سبھ کوں چنگاں سمجھن تے نیک تصور کرن لے۔ اسان اوتھوں

اپنا ہمارا ہی بنا گدھا۔

فقیر لوکاں دا ظاہری لباس گندی لے تے ایہو نہیں چنگاں لے جو لوکاں کوں پسند لے

اصل پرچ فقیر کوں ضروری ہے جو اوندے چنگیں عمل ہوون تے کپڑے جہیں مرضی آدنیس پاوے

بھانوس تاج بہرتے رکھ رکھتے، تے بھانویں نو جہیں وانگوں مونڈھے تے جھنڈا چاگھتے۔

مرد بیشک کچے ریشم دا لباس پارگھتے، پر پھیرے کوں اپنے بدن تے جنگ دے ہتھیار بھانویں

دا کوئی فائدہ نہیں۔

ہک ڈینہہ تے رات پوے رُوے ریہو سے، بئے ڈیہاڑے پھر رات ماریتے ہک قلعے دے

قریب وچ ستنو سے۔ چور بد کردار نے ساڈے ہک سنگتی دا لوٹا چاتا تے وضو دے ہانے چاتے

ٹر پیا۔ کہیں کینے نے جڈ فقیریں دا لباس پاگدھا تاں سمجھو جو کینے اغلاں گداوی چل بن گیا۔

جیزے ویلے او فقیر نظراں کنوں او ڈھرتھی گیا تے قلعے دے ہک برج تے چڑھتے اٹھوں

ہک دبلا وچ چڑھس۔ اتے تہیں جو ڈینہہ تھی گیا۔ تے او کالے منہ والا ہوں پرتے نکل گیا۔

میدے بے گناہ سنگتی اچاں تہیں ستے پئے ہن۔ فجر کوں ہمارے قلعے وچ پکڑیج گئے سے قلعے

والیہیں نے ساکوں ناریا کٹیا۔ تے دل ڈھک ڈوتا۔

ہوں ڈیہاڑے کنوں اسان توبہ چاگدھی لے سے جو کہیں کوں اپنا سنگتی نہ بنیسوں۔ تے

تے کلھے راہن ورج بھلا سمجھسوں ۔

کہیں قوم اچوں جڈ ہاک نے نالائق کیتی اے تاں ول نہ چھوٹے دی عزت رہندی اے تے
نہ وڑتے دی ۔

ہنی وہی ڈٹھا ۔ جو کوئی گاں جڈ رڑھ وچ و تچ پو وے تاں دھنواں ول ساریں ڈھانڈھیں
کوں بوجیاں کٹیدے ۔

میں آکھیا خدائے بزرگ تے بزر نے وڈا احسان کیتے جو فقیریں دی صحبت و میں برکتیں
کنوں محروم نہیں رہیا ۔ اگرچہ میں اُنھیں دی سنگت کنوں وانجا رہیاں ۔ چیرھی گاں تہاں میکوں سُٹائی
اے ۔ ایں کنوں چنگی طرح سبق سکھیم تے اے میکوں ساری عمر کم آندی رہی ۔

ہک نالائق مجلس اچ آتے کئی داناویں وے ول دکھا ویندے جینویں جو گلاب دے خطر
کنوں اگر ہک حوض بھریا ہو یا ہوئے تے اوندے وچ کتا و تچ پو وے ۔ تاں اوسارے
داسارہ پلپیت تھی ویندے ۔

— (۳۵) —

ہک زاہدی گالھ کرنین جو او کہیں بادشاہ و امہان و تچ تھیا ۔ جڈ دسترخوان و تچھا ۔
تاں بادشاہ تے زاہدزل تے کھاؤن بیٹھے ۔ پر زاہد تے نہوں تھولا کھاوا ۔ نماز پڑھن
گئے تاں اوں نہوں زیادہ نماز پڑھی ۔ تاں جو اوندے حق وچ بادشاہ و اعتقاد زیادہ

حجم و بچے۔

میں ڈرداں لے اعرابی، جو توں کعبے پہنچ سگئیں۔ کیوں جو چیرھا راہ توں گدھی دیندیں
لے ترکستان ڈو دیندے۔

چڈزا ہدا پٹے گھر آیا۔ تاں کھاناں منگوائیں۔ تے رنج تے ول کھا دھس۔

اوندیا ہک پتر لا۔ ڈاڈھا سیاناں۔ اوں آکھیا۔ ابا، بادشاہ دی دعوت اچ کھاناں کیوں
ہیو ہی کھا دھا۔ آکھئیں میں انھاں دے سامنے کئی شے نیمہیں کھا دھی۔ تاں جو میڈے
بادشاہ دا اعتقاد زیادہ تھیوے۔ پتر آکھیا، ابا سیئیں۔ تاں نمازاں وی ول پڑھو۔
کیوں جو او وی کئی شے نی وہی پڑھی۔

اے شخص ابا اپنیاں ساریاں خوبیاں تلی تے رکھیاں ہوئے نی۔ تے اپنے عیب کچھیں
وچ نکائے ہوئے نی۔

پترے تاں ڈس۔ جو قیامت آ لے ڈیہاڑے انہاں کھوئیں سیکئیں نال کیا خبر پد کرئیں۔



میکوں یاد اے۔ جو پلپن وچ میں نہوں عبادت گزار ہم۔ راتیں کوں جاگدا ہم تے ساری
ساری رات عبادت اچ لگا رہندا ہم۔ ہک رات میں اپنے پو بہشتی نال بیٹھا ہوا ہم
ساری رات عبادت اچ گزار ڈتی ہئی۔ قرآن کریم میڈی کچھ وچ لا جینکوں میں

پڑھاریہا ہم۔

لیکن ہک جماعت ساڈے آسوں پاسوں سستی ہوئی ہئی۔ میں پیو کوں آکھیا۔ اس جماعت
دوڑن کہیں دی سر نہیں چا چاتا۔ جو توڑ میں ڈور کھتاں نماز ای پڑھ گھنے لایہ تندر وچ اچھیں
کوئی پین۔ معلوم تھیندے جو موٹے پین۔

یکوں میڈے پیو نے آکھیا۔ پتر! کنڈ پچھوں کہیں دے رکھتے کہن کنوں چنگاں لا جو توں
دی سمجھ پوویں لا۔

عبادت داد عویدار اپنے آپ کنوں بنے کہیں کوں چنگاں نہیں سمجھا۔ کیوں جو اوڈے
دل تے غرور واپر وہ پیا ہو یا بھوندے۔

اگر خدا تیکوں ڈیکھن والی اکھ عطا کرے تاں توں اپنے ہوا بنے کہیں کوں عاجز تے
نکارہ نہ ڈیکھ۔!



ہک بزرگ کہیں مجلس اچ بنیٹا ہو یا لا۔ لوک اوڈیاں نہوں ساریاں تعریفیاں کہن لگت پئے۔
اڈیاں چنگیں صفتیں دے بارے وچ ودھ ودھ تے گالھیں کرن شروع کر ڈتوئیں۔
اڈیاں بزرگ سرچا تے لوکیں ڈو ڈٹھاتے آکھنیں۔ میں اپنے آپ کوں چنگی طرح جانداں۔
لوکاں دے نزدیک میڈا ظاہر نہوں جو بصورت اے۔ لیکن اپنے اندر وی بُرائی کنوں

میڈا سر شرمساری کنوں جھکا اے۔

لوک مورے کھنچیں دی خو بصورتی کوں ڈیکھ تے خوش تھیندن تے انہاں دی تعریف
کریندن۔ لیکن او اپنے پیریں وی بد صورتی کوں ڈیکھ تے بہوں شرمسار تے ٹنگین تھی ویندے۔

(۳۸)

ہک وڈے عالم کنوں لوکین پچھا جو وقف دا مال کھاوَن بارے تہا ڈی کیا رائے ہے
اوں آکھیا۔ اگر وقف دے مال وچوں روٹی ایس طرح کھا دی وٹھے جو فقیر روزی کنوں
بے فکر تھی تے اللہ دی یاد وچ مصروف رہ سکے۔ تاں او حلال اے۔ تے جیکر صرف روٹی
کھاوَن کیتے کچھ نیکتیں لوک جمع تھی وٹجن۔ تاں او حرام اے۔

وقف دی روٹی عبادت وچ اطمینان نال باہن واسطے حاصل کیتی ویندی اے۔ نیک
لوک ہک گوشے وچ ایس واسطے جمع نہیں تھی باہن دے جو محض مفت دیاں روٹیاں تر رہیندن۔

(۳۹)

ہک فقیر کہیں اچھیں جاتے گیا۔ چتھوں داسر وار وڈا شریف ماہِ علم تے کماں والے لوک
اوندی مجلس وچ ہر وقت جمع رہندے ہن۔ تے زندہ دلی تے لطیفہ گوئی وچ مجلس کوں
ہر وقت آباوتے شاہد رکھدے ہن۔

فقیر دُور دراز دے سفر کنوں کئی جنگل بیابان طے کرتے آیا نا۔ تھکا ماندہ تے بکھارتا ہا

بقیہ مذاق و بوج و سُرارے و ستاں و چوں ہک نے آکھیا: توں وی کوئی لطیفہ سُناتے نہ دی وی کالہ
 کہ اوں جو بڑا پنہاں دانگوں نہ میگوں علم تے ادب تے عبور حاصل اے۔ تے نہ ای میں کچھ زیادہ
 پڑھیا ہویا۔ ہا میگوں ہک بیت یاد اے جبکہ ہوں کوں کافی سمجھ گھتو تاں میں عرض کراں۔ ساریں
 وڈے شوق نال آکھیا۔ واہ واہ ہوں اچھا سُننا۔ اوں آکھیا۔

میں بکھا روٹی دے کدورے دے سامنے ایوں بیٹھا ہویا ہاں جیویں جو کوئی دند منڈ
 مردار ایوں دے حمام دے سامنے بیٹھا ہویا ہووے۔

یاریں نے اوندی خستہ حالی تے بکھ کوں معلوم کر گدھاتے جلدی جلدی اوندے اگوس
 دسترخوان وچھوئیں۔ صاحب دعوت نے آکھیا۔ دوست! ذرا صبر کر۔ نوکر کو فتنے تیار
 پلے کریندن ذرا او وی گھن آون۔ او، ا توں تے مٹہ کمر تے کھیا تے آکھیس۔ میڈے
 دسترخوان تے کہیں کو فتنے وی ضرورت نہیں۔ کیوں جو بکھ دے ماریے کوں دکھی روٹی ای
 کو فتنے اے۔

— (۴۰) —

ہک نیک دل فقیر نے اپنے پیر کوں شکایت کیتی، جو میں لوکاں دی ڈھیر آمد رفت کمزوں
 ڈاڈھا تنگ آں۔ ڈھیر سارے لوک کھٹے تھی تے میڈی زیارت واسطے آویندن تے انہاں
 دے آونج کتوں میڈا ہوں سارا وقت پریشانی وچ ضائع تھی ویندے۔

پیر نے آکھیا میں تیکوں ایذا علاج ڈوتاں بہ تے اولے ہنے کہ جیرھے تاں انہاں
 وچوں فقیر ہوون انہاں کوں قرض ڈٹے تے جیرھے امیر ہوون انہاں کنوں سچھوں کئی شے
 منگ۔ تاں جوول اے لوک تیڈے نیڑے نہ ڈھکن۔

— (۴۱) —

ہک رات میں جنگل بیابان وچ پیدل چلدیں چلدیں نہوں تھک گیا ہم۔ تے ساری رات
 دے جگارے کنوں ہک قدم وی اگوں تے نہ ونج گدا ہم۔
 میں راہ تے سمھ پیم۔ تے جتوال کوں آکھیم، کا کا! پیدل ٹرن والا بیچارہ کے تیں پیریں
 اتھاں تان سختی اٹھ وی بار چاون کنوں عاجز آویڈے۔

موٹا تازہ جسم دُبلاتھی گئے۔ تے دُبل پتلا جسم سفر دی سختی کنوں تنگ آتے مر گئے۔
 اٹھوال آکھیا، بھراوا، حرم کھی اگوں نزدیک اے، تے لیڑے حرامی پچھوں گئے ہون اگر
 ٹرنا جلسیں تاں بیچ ویسین، تے جو سمھ پیوں تاں مارنا ویسین۔ نی وہی سنیا جو سیانیں آکھئے۔
 جنگل تے بیابان سفر وچ لگراں دی ٹھڈی ٹھڈی چھاں تے سمھن ڈاڈھا بھدے پزول
 کہیں ویلے جان کنوں وی ہمتہ دھوٹ نہیں پدن۔

— (۴۲) —

ہک اللہ والے کوں میں ڈٹھا جو دریا دے کنارے رہندا اے۔ تے چیتے دا زخم رکھدا اے۔

پر زخم کہیں ذوا ناں نہ چھدا مار ڈھیر مدت او شووا ہیں تکلیف وچ مبتلا رہیا۔ پر اللہ
تبارک و تعالیٰ دا ہمیشہ شکر تے الحمد پڑھدا مار لو کہیں چچا اے شکر انہ کہہاں ادا کر سیدیں اکھنیں
شکر انہ ایں گالھ دا، جو مصیبت اچ گرفتار آں۔ گناہ وچ نیمہیں۔

اگر او یا عزیز میگوں خوار کر کرتے مارناں چاہے۔ تاں اے نہ سمجھیں جو میگوں اپنی جان
دا غم ہو سی۔ بلکہ اوں ویلے ہتھوں میگوں اے خیال ہو سی جو چچاں میں مسکین باہنیں کنوں کیا
خطا تھی اے جو سبیں ناراض ہیں

ہاں اے سچ اے جو خدا دے نیک بندے گناہ وچ پھٹن کنوں کہیں مصیبت وچ مبتلا
تھیون کون بہوں چنگاں سمجھن۔ حضرت یوسف علیہ السلام واقصہ نی وے پڑھیا جہیں آکھیا
مار اے خدا و۔ چیرے پاسے مصر دیاں زائیں میگوں سٹریڈن۔ اوں کنوں میگوں قید وچ
رہن اری زیادہ پسند اے۔

— (۴۳) —

بک بادشاہ نے کہیں نیک صفت فقیر کنوں چچا جو کڈا ہیں تیں ساکوں وی یا دیکتے فقیر
نے آکھیا، مار جڈاں میں خدا کوں وسار نہنداں۔ تیکوں یا دکر پیداں۔
او شخص ہر پاسے پھیرے جینگوں خدا اپنے دروازے کنوں بھجا ڈیندے۔ تے جینگوں
او اپنے دروازے تے منڈ گھنے، ول اونکوں کہیں بے دروازے تے نہیں وچن ڈیندا۔

— (۴۴) —

ہک درویش نے ہک بادشاہ کوں خراب وچ ڈٹھا۔ جو ادبہشت اچ مارتے پارسانفتر
 کوں ڈٹھس۔ جو او دوزخ اچ ما۔ پھپس جو او ندے بلند رتے حاصل کرن واسبب کیا ہے
 تے ایندے دوزخ وچ سرن دی وجہ کیا، میں تاں ایندے خلاف سمجھی وداہم۔ غیب
 کنوں آدازائی جو اے بادشاہ فقیریں نال محبت تے پیار رکھدا نا، میں واسطے بہشت وچ لے
 تے اے پارسا زیادہ بادشاہیں نال اٹھن بہن پسند کریندا نا۔ میں واسطے دوزخ وچ اے
 گندی تہیج تے فقیراں لباس تیدے کہیں کم دے۔ توں تاں بڑے کیس کنوں بچن تے
 صحیح معنی وچ نیک بنن دی کوشش کر۔

تیکوں فقیرن تے مسکینیں والی ٹوپی پاون دی ضرورت نہیں۔ فقیریں والیاں عادتاں اختیار کر
 تے دل بے شک بھانویں بادشاہیں والی ٹوپی پاتی وڈارہ۔

— (۴۵) —

ہک فقیر سروں ننگا تے پیروں رانا کونخے وچوں نکل تے مدینے وچن والے قافلے نال ٹر
 پیاتے ساوا ننگتی بن گیا۔ میں ڈٹھا جو او ندے پلے کوئی پیسا پاکے نہ ما۔ پر وڈے فخر نال
 ٹر دا مارتے اہدا نا

نہ تاں میں اٹھدا سوار آں تے نہ اٹھدا ننگوں بارچاتا ہویم۔ نہ رعیت دابادشاہ ماں

تے نہ کہیں بادشاہ دا غلام آں۔

میکوں کہیں سامان دی لوڑ کئے نہیں۔ جے میڈے کول کچھ نہیں۔ تاں اوندی غم کئے نہیں
 میں کھلی ہوا وچ وڈی آزادی نال جینداں۔ تے وڈی آسانی نال زندگی گزارینداں۔

کہیں اٹھ دے سوار اونکوں آکھیا۔ فقیر اکیڈے پایا ویندیں بچھوں تے ول وینج۔ متاں
 سفر دے تکلیفیں نال مرونجیں۔ فقیر نے اوندی کئی گالہ نہ منی۔ تے جنگل ڈو منہ کرتے رُپیا۔
 بڈاں اتاں محمود دے نخلستان کولہ پہوں تو سے۔ تاں اٹھ والا دولت مند مر گیا۔ فقیر اوندی
 سرائی کنوں آیا۔ تے آکھیں۔

اتاں سفر دے تکلیفیں وچ نیسے موٹے۔ پرتوں اپنے ساز و سامان دینیں ہوندیں ہوئیں
 دی مر گئیں۔

ہک شخص بیمار دی سرائی کنوں اوندی تکلیف تے ساری رات رونا رہیا۔ جڈے ڈیہنہ
 تھیا۔ تاں تیمار دار مر گیا تے بیمار اٹھی بیٹا۔

— (۴۶) —

ہک عابد کوں بادشاہ نے سڈیا۔ اوں سوچا۔ جے کوئی دوا کھاواں چا۔ کمزور تھی ویساں۔
 بادشاہ میکیوں زیادہ عبادت دی وجہ کنوں دُبل پتلا سمجھسی۔ تے وڈی عقیدت نال
 پیش اوسی۔

اُہدن جیرھا دو اکھا دس اوز ہر قافلہ بیسی اوتکوں کھانڈا گباتے ہوں ہوں ویلے مر گیا
 اے شخص آ، میں تاں تیکوں سارے واسارا مغز سمجھرا ہم، پرتوں تاں وصل وانگوں
 محض چھلڑا ای چھلڑا رکھدیں۔

اے دے پارسا تاں محض مخلوق دے منہ ڈو ڈو ہدن، تے کھے ڈو کند کرتے غاڑ پھرن
 یعنی مخلوق دے دکھاوے واسطے عبادت کریندن۔ تے خدا دی رضا واسطے عمل نہیں کریندے
 جڈتوں اپنے کوں خدا دا بندہ سڈھیندیں تاں ول مناسب اے جو توں خدا دے سوا
 بنے کہیں کوں نہ پکار۔

————— (۴۶) —————

یونان دی سر زمین تے چوراں تے ہک قافلے کوں لٹ گدھا۔ تے ہوں ساری دولت
 چھک گئے۔ سو داگر شو دے ڈھیر رٹیں پیٹے۔ خدا رسول دے واسطے ڈیو تیں، پر کوئی
 فائدہ نہ پایا۔ کالے دل والے چور جڈ کا میاب تھی دیندن تاں ول انہاں کوں قافلے دے لین
 دے روون پٹن دی کوئی پرواہ نہیں ہوندی۔

لقمان حکیم اوں قافلے وچ مار قافلے والیوں اوتکوں اکھیا۔ جو انہاں کوں کوئی نصیحت کرد
 توڑا کچھ تاں مال ولا ڈیون۔ ڈاڈھا افسوس تھیسے۔ جو اتنی دولت محض مفت صنائع تھی
 ونجے۔ لقمان اکھیا ایندا افسوس تھیسے تے ایندا افسوس کیوں تھیسے جو انانی دیاں گالیں انہاں کوں اکھیاں ونجن۔

تے اوبے اثر رہن۔

جیرے لوہے کوں ڈاڈھی کٹ چڑھ ونجے صیقل کرن نال وی او نہیں دیندی۔
کالے دل ولے کوں نصیحت کرن دا کوئی فائدہ نہیں۔ کیوں جو لوہے دی منج پتھر

وچ نہیں ننگھدی۔

اپنے عیش تے سلامتی دے ڈیہاڑیں وچ ڈکھیں دلیں نال بھلائی کر۔ کیوں جو مسکین دے
بھتے ہوئے دل کوں جوڑنا ای بلا ٹلیندے۔ جد کوئی سائل نیاز مندی نال کچھ منگدے تاں تڈے
تڈے۔ ورنہ ظالم زورے نال کھس گھنیا۔

— (۲۸) —

لقمان حکیم کنوں لوکیں سچھا، اوب کیوں کنوں سکھئی۔ اکھنیں لے او باں کنوں۔ کیوں جو جیرھی
گلاہ انہاں دی میگوں پسند نہ آئی۔ اوں کنوں پرہیز کریندا رہیاں۔

نال کھیڈ کھیڈاچ ایجاں گالھیں کر دین جو او دانا کوں نصیحت تھی لگدین۔
حکمت تے دانائی دیاں ہزار گالھیں جو تڑوں نادان کوں سٹاویں تاں او انہاں کوں سن
تے بیکارتے پالیں دی کھیڈا ہی خیال کر لسی۔

— (۲۹) —

بک عابد رات کوں ڈاہ سیر تو لوں اناج کھاندا مار تے فجر تھیون تیں رات کوں

سارا قرآن شریف ختم کر لیا۔ ایک دانے اے گالھ سنی تے آکھیا۔ عابد اگر ادھی

روٹی کھاوے ما۔ تے ساری رات سمجھے ما۔ تاں اے گالھ اوندے واسطے نہیں

چنگی ہئی۔

اپنے پیٹ کوں طعام کنوں خالی رکھ تاں جو خداوند پاک دی سُجّان دی روشنی ڈیکھیں۔

توں اپنے رب دی سُجّان کنوں اپنی واسطے بے نصیب ایں جو تہیڈا پیٹ طعام نال

نک تیں بھر یا ہوئے۔



خداوند پاک نے اپنی مہربانی نال ہر شخص کوں اپنی سُجّان دتی۔ تے اپنے لور دی روشنی

نال سدھاراہ دکھایا۔ اونیک لوکیں وچ رہ تے نیک بن گیا تے فقیریں دی صحبت تے

شگت دے اثر نال اوندیاں بریاں عادتیاں ختم تھی گیاں۔ تے نیک خصلتاں اختیار کر

گدھیاں۔ مگر طعنے ڈیون تے بولیاں مارن والین دی زبان اوندے خلاف اویں چل دی

رہی۔ آکھن اے سارا ایہدا نکر تے فریب اے۔ اے اجاں تیں اپنے بریں عادتیں کنوں

باز نہیں آیا۔

معافی منگن تے توبہ کرن نال بندہ خداوے عذاب کنوں تان چھٹ سکدے۔ پر لوکاں

دی زبان کنوں نہیں چھٹ سکدا۔

اد لوکیں دے طعنے برداشت نہ کر گیا۔ مرشد کو لہ آتے ایں گالھ و اشکوہ
کیٹس تے آکھئیں۔

لوکیں دی طعنے زنی کنوں میں سخت تنگ آیا ہویاں۔ تے بہوں پریشان آں۔
مرشد نے آکھیا۔ توں خدا دی ڈٹی ہوئی ایں نعمت و اشکر کر۔ کہ جینویں جوک تیکوں
سمجھدن۔ توں اوں کنوں چنگاں ایں۔

ہن اے گالھ و اشکر آکھیں جوک میڈا گالھ کر نیند تے میڈے دشمن تے حامد ان۔
کڈا ہیں تاں میڈے قتل کرن کیتے تیار تھی ویندن۔ تے کڈا ہیں میڈے نقصان پچاؤن
واسطے تجویزاں سوچیندن۔

توں نیک ہوویں تے خلعت تیکوں بڑا آکھے۔ اے، ایں گالھوں چنگاں اے۔ جو توں بڑا
ہوئیں۔ تے لوک تیکوں نیک سڈن۔

میکوں ڈیکھ۔ جو میڈے درحق لوکیں دا ڈاڈھا سوہناں اعتقاد تے عقیدہ اے پر میں
اوتوں نیمہیں، جینویں جو او سمجھی و دین۔ اصل اچ ایہا گالھ امی جھورے جھرن تے جھکھن
دے لائق اے۔

اے شخص آ۔ لوکاں دینیں نظراں کنوں توں اپنے آپ کوں ککائی و دویں۔ تاں جو تہڈے عیب
انہاں کوں معلوم نہ تھی و نہن۔

دروازہ بند کرتے باہن دایا فائدہ۔ جڈ کہ عیب و احوال جانن والا خدا تیدے
اندرتے باہر دے حال ڈہا کھڑے۔

— ۵۱ —

میں ہک بزرگ دے سامنے گلہ کیتا جو فلاں س تے میڈے خلاف کوڑی گواہی ڈتی
لے۔ اوں آکھیا۔ اوندے نال احسان تے نیکی کرتے ای اونکوں شرمندہ کر۔
توں نیکی کرتے مروت داراہ گھن۔ تاں جو تیدا دشمن تیدے عیب تے نقص لوکاں دے
اگوں بیان کرن جو گانہ رہے۔

جڈ تہنورے دی آواز درست ہو سی تاں میرا تئی اوندے کن کے نہ مڑ لسی۔

— ۵۲ —

یاد امدے جو ہک رات قافلے نال ساری رات رُدا رہیا ہم۔ فجر دے ویلے جنگل
دے کنارے سمجھ پیم۔ ہک اللہ والا مجذوب فقیر سفر وچ ساڈے نال ما صبح دے ویلے
نعرہ مارئیں تے جنگل ڈونکل گیا۔

جڈ ڈینہہ کھیا تاں میں پچھا۔ جو تیدی اوں ویلے او کیا حالت ہئی۔ آکھئیں۔ بلبلیں کوں ڈٹھم
جو درختاں تے اٹھ دی یاد وچ نغے پیاں گاندیاں ہن۔ بدکاں پہاڑ وچ، ڈیڈر پانی وچ۔
تے جنگلی جانور جنگل وچ، خدا دی یاد وچ مشغول ہن جیال کیتم۔ اے مناسب

نہیں۔ جو نبی ساری مخلوق خدا دی یاد و پرچ مصروف ہوئے۔ تے میں غفلت دی بندر
ستا ہو یا ہو واں۔

رات دانتا ہو یا کچھی فجر کون خدا دی یاد و پرچ ہو لیا۔ جیندی آواز سن تے میندا عقل،
صبر تے ہوش ویندے رہیے۔

جڈ مینڈے یک دوست دے کن و پرچ اللہ اللہ کرن دی آواز گئی۔ تاں اکھیں۔ مکیوں
یقین نہ ادا ہا۔ جو یک کچھی دی آواز تیکوں اتنی مست تے مدہوش کر ڈیسی۔ اکھیں اے آدمیت
نہیں۔ جو کچھی خدا کوں یاد کرن تے میں ستا پیار ہاں۔

— (۵۳) —

عبد دے یک بادشاہ دی زندگی دے ڈینہہ پورے تھی گئے۔ تاج تے تخت وادارث
کوئی نہ ہنس۔ وصیت کینس، جو کل صبح سویلے چیرھا شخص پہلے پہل شہر دے دروازے تے
آدے۔ شاہی تاج اوندے بہرتے رکھ ڈیو اے۔ اتفاق دی گالھ پہلا شخص چیرھا جو سویلے
سویلے شہر و پرچ داخل تھیا۔ او پن کھا و ناں فقیر ہا۔ ساری عمر ٹکڑے منگ تے کھاندا رہیا۔
تے لوکاں دے لٹھے پرانے کپڑے پندار رہیا ہا۔

امیریں مشیریں بادشاہ دی وصیت پوری کیتی۔ قلعیں تے خزانیں دیاں گنجیاں اوندے سپرد
کر ڈیونیں۔ کچھ عرصہ او حکومت کریندا رہیا۔ پر کئی ڈیہاڑیں دے بعد کچھ امیر اوندے

مخالف تھی گئے۔ ایڈوں اوڈوں دے بادشاہیں خواہ مخواہ دی چھیڑ خوانی شروع کر
 دتی۔ تے لڑن بھڑن واسطے تیار تھی پے۔ قصہ کوتاہ — سپاہ تے رعایا وگڑ بیٹھی۔
 ملک دے کئی شہر قبضے وچوں نکل گئے۔ فقیراں واقعے کنوں نہوں پریشان ما۔ کہ ہک اوڈے
 پڑانے دوستیں وچوں جبرھا جو فقیری دے زمانے وچ اوڈے نال ما۔ تے اوڈا ڈاڈھا
 گھاٹا یا ر ما۔ سفر کنوں واپس دلیا۔ تے اونکوں اچھیں مرتبے تے پہنٹا ہویا ڈیکھ تے خوش
 تھیا۔ تے آکھنیں۔

خدائے بزرگ تے بند و احسان اے۔ جو تیڈی تقدیر چمک پی اے۔ تیڈی قسمت دا پھل
 میگوں مل گئے۔ تیڈے بخت نے تیڈی رہبری کیتی اے، تے تیڈا نصیبہ جاگ اٹھئے۔ بیشک
 اوکھاٹی نال سوکھاٹی اے۔

کلی کڈا ہیں تہڑی ہوئی ہوندی اے تے کڈا ہیں بند۔ درخت کڈا ہیں ننگا ہونڈے تے کڈا ہیں
 پتہیں نال کچا ہویا۔ بادشاہ تے آکھیا۔ اے دوست! اے مبارک باد دا وقت نہیں۔ افسوس کن
 دا وقت اے۔ کیوں جو اگے میگوں روٹی دا فکر ما۔ ہن میگوں ملک دے سہقوں نکل وخن دا ڈرا ہے
 اگر ساڈے کوٹھ دُنیا نہ ہووے تاں ڈکھے ہیں اگر ہووے تاں اوندی محبت پرچ مبتلا
 تے پریشان ہیں۔

رہیں دُنیا جہیں بی ڈکھ دی جا کئی کے نہیں۔ کیوں جو اگر کجھ ہے تاں ڈکھے ہیں۔

تے جیکر کچھ نہیں تاں ای اوکھے ہیں۔

اگر دھن دولت چاہندیں تاں خدا کنوں تداعت دے سوا کچھ نہ منگ! کیوں جو اے
سب کنوں وڈی چنگی دولت ہئی۔

اگر کہیں دولت مند امیر کوں ڈیکھیں جو او دوہا میں ہتھیں نال دھن دولت وڈا لٹویندے
تاں اُنکوں چنگاں نہ سمجھ۔ کیوں جو بزرگیں کنوں اے گالھ نہوں واری سنی اے سے جو درویش
دا اپنی غریبی تے صبر کرن کہیں دولت مند دے سونا لٹواون کنوں ہزار درجے چنگاں اے۔



دشوق دے یاریں کنوں بہک داری میکرں پریشانی لاحق تھئی۔ میں اُتھوں اُٹھی تے قدس دے
بنگل ڈومنے چاکیم۔ اُتھ و نچ تے جنگلی جانوراں نال رل بل گیم۔ تے اُہاں نال بانوس تھی تے
لکھے گزارن لگ پیم۔

کچھ عرصہ گذریا۔ فرنگیاں نے اُتھوں میکوں پکڑ تے قید کر ڈتا۔ تے دل طرابلس دے
بک قلعے دی خندق کھنن واسطے پہونڈییں نال گل گارے دے کم تے لا ڈتوئیں۔
حلب دا بہک سو د اگر جہنڈے نال میں پہلے واقف ہم۔ میڈے نالوں لنگیا۔ میکوں سجان
کرہس تے آکھیں اے کیا حالت اے جیرھی جرتیڈی ویرانی دا باعث بنی ہوئی اے۔
اکھیم آدمیئیں کنوں تنگ تھی تے جنگل پہاڑ وڈو بھجیاں تے اِتھاں آتے اپنے آپ کوں

خدا دے سپرد کر ڈیتم۔ پرفرنگی اٹھوں پکڑتے راتھ گھن آئین۔ تے اٹھ بھائیں
وچ ڈھانڈھیں نال گزارنا پئے گئے۔

باغ وچ غیراں نال رہن کنوں دوستان دے اکوٹ قید اچ رہن چنگاں اے اونکوں میڈے
اٹے رحم آگیا۔ ڈاہیں روپیہ وچ اٹھوں میکوں خرید گھس۔ تے اپنے نال گھر گھن آیا۔ ہک دی
ہس۔ اونڈے نال میڈا نکاح کر ڈتس۔ تے میں کنوں ڈوں سو روپے سہی مہر وچ لکھا گھن
کجھ عرصہ چنگی پئی گزری۔ پر پچھے رن بد کلامی کرن لگ پئی۔ گاھیں منڈیں تے آگئی تے
میکوں ڈاڈھا بد مزہ کیتس۔

چنگیں مرد واسطے پوری عورت ہیں جہان تے دوزخ اے۔

نچ، برے سنگتی کنوں بالکل بچ، اتے ہمیشہ آکھ! اے خداوا میکوں دوزخ دی بھاکنوں بچا۔
ہک داری آکھن لگی۔ توں اوہو نیوی، جنیکوں میڈے پوڈا ہ روپے ڈے تے فرنگیں
دی قید کنوں چھڑایا یاہیں آکھیا۔ یاہیں ہوماں۔ فرنگیں دی قید کنوں ڈاہیں روپیہ وچ خرید تے
تیدے ہتھ حتی مہر وچ ڈوں سو روپے بدلے وچ ڈتس
میں سینے جو ہک شخص نے ہک بکری کوں نہر دے چک وچوں چھڑایا۔ تے ول رات دے
وقت اونڈی گردن تے چھری پھیرن لگ پیا۔ بکری اے دیکھ تے روپیہ تے آکھیں۔
میکوں نہر دے چک وچوں چھڑائی۔ پر میں غور نال ڈٹھے تاں دراصل ڈوانہروں خود ہنیں۔

(۵۵)

سنیہم جو یک بادشاہ نے کہیں عابد کمون، جنید انہوں وڈا اٹبر یا پچھا کہ فقیر سین
 کینویں پی گزروی اے اوں اکھیا جو ساری رات اللہ اللہ کریندی گزریںداں۔ فجر کوں یا
 تانی الحاجات دا وظیفہ پڑھداں۔ تے دل سارا ڈینہہ گھرے خرچ خیال دی فکر اچ رہنداں۔
 بادشاہ کوں عابد و اشارہ معلوم تھی گیا۔ حکم وٹس جو اوندے گزارے واسطے وظیفہ
 مقرر کر ڈیون۔ تاں جو بال بچپن دے گزارے دا بار اوندے سرتوں لبہ و بچے۔
 اے شخص آ، توں جو بال بچپن دی روزی دی فکر اچ بڈھا ہوئی۔ آزادی دا دل وچ
 کڑاہن خیال وی نہ آن۔

بالیں دے روٹی کپڑے دا فکر، اسماناں دی سیر کنوں وی نیگہا تے لہا آسی۔
 سارا ڈینہہ اے سوچنیدی گذر گیا۔ جو رات کوں فوراً خدا دی یاد وچ مصروف تھی
 ویساں۔ پر رات کوں چیرھے ویلے نماز دی نیت بدھم۔ تاں نماز اچ ای سوچن شروع کہ
 ڈم۔ جو سویلے میڈا پتر کیا کھوسی۔

(۵۶)

یک بادشاہ کوں کوئی مشکل پیش آئی۔ آکھن لگا۔ اگر خداوند تعالیٰ میڈی اے مشکل حسب
 نشان آسان کر ڈیوے تاں میں ملک دے زابداں دی خدمت وچ بک بہر روپے

(۵۵)

سُنیا ہم جو یک بادشاہ نے کہیں عابد کنوں، جیندا نہوں وڈا اٹبر یا پچھا کہ فقیر سیس
 کینویں پی گزروی لے اوں آکھیا جو ساری رات اللہ اللہ کہیندی گزریںداں۔ فجر کوں یا
 قاضی الحاجات دا وظیفہ پڑھداں۔ تے ول سارا ڈینہ گھر دے خرچ خیال دی فکر اپر سنداں۔
 بادشاہ کوں عابد دا اشارہ معلوم تھی گیا حکم دتس جو اوندے گزارے واسطے وظیفہ
 مقرر کر ڈیون۔ تاں جو بال بچپن دے گزارے دا بار اوندے سر توں اہہ و بچے۔
 اے شخص آ، توں جو بال بچپن دی روزی دی فکر اپر بدھا ہوئیں۔ آزادی دا دل وچ
 کڑا ہی خیال وی نہ آن۔

بالیں دے روٹی کپڑے دا فکر، اسماناں دی سیر کنوں وی تیکوں تے لہا آسی۔
 سارا ڈینہ لے سوچیندی گزر گیا۔ جو رات کوں فوراً خدا دی یاد وچ مصروف تھی
 ویساں۔ پر رات کوں چیرھے ویلے نماز دی نیت بندھم۔ تاں نماز اپر ای سوچن شروع کہ
 دُغم۔ جو سویلے میڈا پتر کیا کھوسی۔

(۵۶)

یک بادشاہ کوں کوئی مشکل پیش آئی۔ آکھن لگا۔ اگر خداوند تعالیٰ میڈی لے مشکل حسب
 نشانہ آسان کر ڈیوے تاں میں ملک دے زابداں وی خدمت وچ بک بہر روپے

دی تھیلی پیش کریناں .

جڈ اوندی مراد پوری تھی گئی، تاں اونکوں خیال پایا جو حسب وعدہ میکوں زاہد تے
عابد لوکاں کوں نقدی دی تھیلی پیش کرنی چا سیدی اے .

چنانچہ اوں اپنے ہک نوکر کوں روپیاں دی تھیلی فٹے تے زاہداں تے عابداں وچ تقسیم
کرن واسطے بھیجا .

آہدن جو اونکر نہوں عقلمند تے ہوشیار نا، سارا ڈینہہ پھر دار بہا . رات کوں ول آیا پیس
وی تھیلی چم تے بادشاہ دے اکوٹ رکھیں تے آکھیں .

سینیں ! میں زاہداں دی تلاش وچ سارا ڈینہہ پھر دار بہاں . پر میکوں کوئی زاہد تے عابد
نہیں ٹکریا .

بادشاہ آکھیا . وے اے کیا پایا آہدیں میکوں تاں خود معلوم اے جو میڈے این شہر وچ
ہک نہ ڈوں پورے چار سو زاہد موجوداں . نوکر تے آکھیا سینیں ! بیشک تھا ڈوا فرمان درست اے
پر جیرھے جو زاہداں . او پیسے ہنیں گھندے تے جیرھے پیسے گھندن ، او زاہد کئے نی .
بادشاہ کھل پاتے آکھیں جتنی جو میکوں فقیریں تے اللہ والیں نال محبت تے عقیدت اے اتنی ہی این بے شرم
کوں انہاں نال دشمنی تے ڈیر اے . پر کہیں حد تک اے اہداوی ٹھیک اے .

کیوں جو جیرھے زاہد نے روپیہ پیسہ گھنن شروع کر ڈتا . یقین من . جو او صحیح معنی وچ

زاد کے فی:

————— (۵۶) —————

گالھ کر بندن، جو بک شخص راہ تے تٹا ہویا مار تے بے ہوش تھیا ہویا۔ بک عابد
اُتھا ہوں گذریا۔ تے اول مست فقیر کوں حقارت نال ڈٹھس۔ جوان مستی وی بندر کنوں جا گیا
تے اکھٹیس۔ خداوند پاک نے فرمائے، جڈ توں پئے لوکین دے نالوں گذریں۔ تاں وڈے
کریمانہ تے ریمانہ انداز نال گذر۔

اے پارسا تے نیک بخت آدمی! گنہگاراں کنوں منہ نہ پھیر۔ بلکہ انہاں وڈو وڈی مہربانی
نال ڈیکھ۔ اگر میں اپنے عملیں تے فعلیں میں وجہ کنوں جوان مرد تے شریف نہیں آں تاں توں
تاں جو امر دین۔ لہذا کرم دی گئے ہ نال میں وڈو ڈیکھ!

————— (۵۷) —————

بک واری دی گالھ اے۔ کہ بغداد وچ شاہی جھنڈے تے شاہی محل دے پردے نے آپس
وچ جھیڑا لا ڈتا۔ تے انہاں وچ بخت چھڑ گئی۔
جھنڈے نے راہ دی گرد کنوں اٹج تے اتے ہر وقت بادشاہ دے سہر کاب راسن کنوں
تھکتے پردے کوں اکھینا۔

لا توں تے میں اگر چہ بکو جہیں غلام ہیں۔ تے بکے بادشاہ دے دربار دے نوکر ہیں۔ پر میں

نوکری کنوں ہک پل وی وانڈا نہیں تھیندا۔ تے ہر وقت بے وقت سفر اچ وڈا
 رہندا۔ توں نہ تاں کوئی تکلیف اٹھیندیں۔ نہ لڑائی وچ شامل تھیندیں۔ اتے نہ جنگلاں وچ وچ
 تے گرو عبارے صدے سہنیں۔ میں واسطے آرام وچ آئیں۔

مید اقدم کوشش وچ ہر وقت اکوڑ تے اکوڑ تے بے پرمیکوں لے سمجھ نہیں آندا۔ جو ول تپدی عورت
 میں کنوں زیادہ کیوں لے۔

توں ہمیشہ چند روے منہ والینیں نوکر اینیں تے چھیلی دی خوشبو رکھن والینیں کیتریں نال رہنیں
 میں ہمیشہ نوکریں چاکریں لے ہتھ وچ قید تے سفر دینیں تکلیفیں وچ سرگرداں آں۔
 (۲) چھنڈے دیاں کساریاں گالھیں سُن تے پرے لے جواب ڈتا۔ میں ہمیشہ بادشاہ دے
 دروازے تے سر جھکا لی رہندا۔ تیں وانگوں ہر ویلے سر آسمان نال نہیں مکریندا۔
 جیرھا شخص بے جاتے فضول دڈاں کریندے۔ او ضرور اپنے آپ کوں گردن دے بھرتی تھیندا

— (۵۹) —

ہک دانانے ہک پہوان کوں ڈٹھا۔ کا وڈا نال بھیریا پیتا ہویا، تے منہ وچوں جھگ واسندی
 پوٹی۔ دانانے چچھا۔ کیوں بھئی۔ پہوان دالے کیا حال لے۔
 اکھیونین۔ فلاں آدمی نے اینکوں مندے کڈھین۔ اوں آکھیا۔ لے کینہ نہرار من پھرتاں اٹھا
 سگدے۔ تے کہیں دی ہک گالھ نہیں سہہ سگدا۔

طاقت تے بہادری دے دعوے چھوڑ! کمزور کمینہ کیا مروتے کیا عورت ڈونہیں بکوجہیں
ہیں۔ اگر تیں کنوں تھی سکے تاں کہیں دامنہ منٹھا کر۔ بہادری لے نہیں جو توں کہیں دے ممتہ تے
تھپڑ چھک ماریں۔



ہک بادشاہ نے فقیراں دے گروہ کوں دڈمی حقارت نال ڈٹھا۔ انہاں وچوں ہک فقیر اپنے
عقل تے دانائی نال لے گاں تاڑ گیا۔ تے اکھنیں لے بادشاہ! اتناں اپن دُنیو چ تیں کتوں
زیادہ آرام اراج آئیں۔ اگرچہ لشکر اراج تیں کنوں گھٹ آئیں۔ پر موت اراج تیدے برابر ہیں تے
قیامت آئے ڈیہاڑے تیں کتوں بہتر ہوسوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بادشاہ حکیم کا بیاب تے کامران لے تے فقیر روٹیں و احتجاج۔ پر موت دے وقت جڈ
ڈوہا میں کون سڈا پوسی۔ تاں ڈوہا میں کفن دے کپڑے دے سو اپنی کئی شے نال نہ گھن دسین۔
جیرھے ویلے توں اپنی سلطنت کتوں رخصت تھی تے اگلے جہان سدھاسیں۔ تاں اوں ویلے
فقیر تیں کنوں بہتر ہوسی۔

فقیریں و اظاہری لباس اگرچہ پُرانا لے، تے بسرُنیو پوٹے۔ لیکن انہاں دا دل زندہ لے۔
تے ضرور سٹا ہوئے۔

فقیریں و اطریقہ خدادی یاوے۔ تے الحمد پرُصن۔ خدمتِ خلق عبادت۔ قرُبانی

قانت التوحید تے یقین، توکل، تسلیم تے حوصلہ مند ہون اے ساریاں فقیریاں دیاں
صفتاں سن۔ اے صفتاں جیندے دچ موجوداں۔ اصلیت اچ اوہو فقیر اے۔ بھانویں اوٹا ہی
باس ای کیوں نہ پاتی ودا رہے۔

آوارہ گرد، بے نماز، دنیاوی خواہشاں دے پھچوں بھجن والا، رات ڈینہ شہوانی خیالات
اچ مست، خواب غفلت اچ ٹپڑا ہو یا، جائز و ناجائز کھاؤن والا۔ تے جو منہ وچ آوے
او پاک ڈیون والا بالکل بے دین اے تے لاندہ ہے۔ بھانویں او فقیریاں والا لباس ای کیوں
نہ پا گھنئے۔

تیزا دل اگر خدا دے خوف کنوں خالی اے۔ تاں لوکیں کوں ڈکھاؤن کیتے فقیریاں والا لباس
پاؤن دی کوشش نہ کرے۔

توں اگر فقیر اییں۔ تے فقیریاں والا ساز و سامان رکھدیں۔ تاں دنیا داری دے ساز
و سامان تے طور طریقے چھوڑوے۔

— (۶۱) —

کہیں دانا کنوں لوکیں پچھا۔ سخاوت تے بہادری دچوں کیری شے بہتر اے۔ اوں آکھیا۔
جیرہا شخص سخی اے۔ اوں کوں بہادری دی لوڑ نہیں۔
بہرام گوردی قبر تے اے لکھیا ہو یا تا۔

طاقتور بازو کمون سخادت والا ہتھ بہترے

مال دی زکوٰۃ ڈے۔ کیوں جو انگریزی ولہ کون جڈ مالہس چھانٹ سٹینڈے۔ تاں او پھل
زیادہ ڈیندی اے۔

(۶۲)

حضرت ابن سبریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دی خدمت پچ بر روز
مکرمی ڈیندے ہن۔ تے آپ دی زیارت کمون مشرف تھیندے ہن۔ رسول پاک صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابا سبریرہ روز ڈیہاڑی تے اٹھے ویلے میگوں ملن نہ آیا کر کہیں
میں ویلے آیا کر تاں جو کھانا واسطے زیادہ تھیرے جیویں جو دانا زور آکھئے۔
تمام خبریں تے خوبصورتی سے ہوندین ہوئی دی بھدا کوئی عاشق کے لی کیوں کہ ہر
سویلے سویلے اٹھتے آدیندے تے بیالے کون چونکہ لک ویندے تے اول
تے نکلدے، میں واسطے ہر کہیں کون مہرب نظر دے۔ تے پیارا لکدے۔
کہیں کون ملن واسطے کوٹھن کوئی بڑی گالہ نہیں۔ پر اتنا ونج ونج تے اوں کون نہ تھکاتے
تانا نہ کر جوں آکھے یار جن کماں مل ونج۔
جیکر توں اپنے آپ کون سمجھ گھن، تے پڑیں عادتیں کون روک گھنیں تاں اول
تیسوں تیا کوئی ملامت کے نہ کر گھنیں۔

طاقتور بازو کنوں سخاوت والا ہتھ بہتر اے

مال دی زکوٰۃ ڈے۔ کیوں جو انگوری ولہ کون جڈ ماہی چھانٹ سٹیندے۔ تاں او پھل
زیادہ ڈیندی اے۔

————— (۶۲) —————

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دی خدمت پچ ہر روز
ماہری ڈیندے ہن۔ تے آپ دی زیارت کنوں مشرت تھیندے ہن۔ رسول پاک صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابی ہریرہ روز ڈیہاڑی تے اٹھے ویلے میگوں ملن نہ آیا کر کہیں
کہیں ویلے آیا کرتاں جو ملا تھا واسنق زیادہ تھپوے۔ جیویں جو دانانویں آکھئے۔

تمام خوبین تے خوبصورتی دے ہونڈینیں ہوئیں وی سچ دا کوئی عاشق کئے نی۔ کیوں کہ ہر
روز سویلے سویلے اٹھتے آدیندے تے بیالے کوں چونکہ لک ویندے تے اول
گن تے لنگھدے، ہن واسطے ہر کہیں کوں محبوب نظر دے۔ تے پیارا لگدے۔

کہیں کوں ملن واسطے دشمن کوئی بڑی گالہ نہیں۔ پر انا و سچ و سچ تے اوں کوں نہ تھکاتے
اتنا نہ کہ جو بول آکھے یار ہن تاں مل و سچ۔

جیکر توں اپنے آپ کوں سمجھا گھنیں، تے پڑینیں عادتیں کنوں روک گھنیں تاں ول
تیکوں بیا کوئی ملامت کئے نہ کر سگھسی۔

ترجما گلدستہ

(۶۳)

ہک مغربی گداگر وی گالھ کریندن جو حلب دے شہر وچ کپڑیئیں وچن و الیئیں دے بازار
 وچ اکھیندا وڈا لا۔
 اے امیر و! تہاڈے وچ اگر انصاف ہووے لا۔ تے ساڈے وچ قناعت۔ تاں منگن
 دار و اج دُنیا وچ بالکل نہ ہووے لا۔
 اے قناعت توں میکوں دولت مند بناڈے۔ کیوں جو تہاڈے مقابلے وچ دُنیا دی کوئی دوتی
 نعمت کئے نہیں۔

صبر کتن وانا توں واطریقہ اے۔ جیندے وچ صبر کئے نہیں۔ او وانا کئے نہیں۔

(۶۴)

مصر وچ ڈوں امیر زادے رہندے سن۔ ہک علم پڑھا لا۔ تے پیا دھن دولت کھٹی کریندا
 لا۔ انجام کار او وقت وا وڈا عالم بن گیا۔ تے اے مصر و اباد شاہ۔
 ہک ڈیپھاڑے دولت مند پھرانے عالم بھرا کوں وڈمی حقارت نال ڈٹھانے اکھیس پین
 بادشاہ بن گیاں۔ تے توں اچھا تہیں توں مسکین تے غریب اری وویئیں۔

عالم آکھیا۔ خدا بزرگ تے بلند دایں تئیں کنوں زیادہ شکر ادا کرینداں جہیں میگوں پھیراں
 دا ورثہ یعنی علم عطا کیتے۔ تے تیکوں فرعون تے ماناں دا ورثہ یعنی دھن دولت ڈتی اے۔
 میں کر پئی دی مثال آں، جانکیوں لوک اپنے پیر پتلے لٹریاں میں ڈیہنوں نہیں۔ کہ
 جیندے ڈنگ کنوں لوک روندن۔
 میں ایں نعمت دا شکر کمینوں ادا کران۔ جو میں لوکیں کوں دکھ ڈیون دی طاقت نیمہیں رکھدا۔

—(۶۵)—

میں ہک فقیر دے متعلق سُنیا۔ جو کچھ کنوں ڈاڈا ہا بے حال ہا۔ تے بھتھے پُرانے کپڑے پئی
 ڈا ہا۔ پر آپ کوں تسلی ڈیندیں ہو میں آہا ہا۔
 میں سکتی روٹی تے بھتھے پُرانے کپڑے تے گزارہ کر گھنساں۔ کیوں جو ڈو جھے دے احسان چاون
 کنوں آپ دکھ سہہ گھنن چنگاے۔
 کہیں آکھیا، کیوں چکا دویں۔ ایں شہراچ فلاناں شخص دوا سخی اے۔ سخاوت دا وسیع دسترخوان
 دھچایا ہونیس۔ وریش لوکیں دی خدمت واسطے کمر بندھی ہوئی اس تے لوکاں دیاں دتی
 مرادوں پوریاں پیا کریندے۔
 تینڈی ایں خستہ حالی دا جتیں ویلھے اونکوں تہ لگسی۔ تاں تینڈی خدمت کرن اپنے واسطے فخر سمجھسی۔
 فقیر آکھیا۔ اے گالہ نہ آکھ۔ کیوں جو بئے دے سامنے اپنی مراد چاؤنجن تے سہہ اون کنوں

میڈے واسطے بکھ مروجن چنگاں لے۔

پھاڑیئے ہوئے پرانے کپڑے پاؤن تے صیرناں باہن۔ امیریں دے دروازین
تے کپڑیں واسطے عرضی بھین کنوں چنگاں لے۔

ہمسائے دی ادا و نال بہشت اچ و نجن خدا دی قسم دوزخ دے عذاب کنوں وودھتے ہے

— (۶۶) —

عجم دے ہک بادشاہ نے ہک قابل حکیم کس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم دی خدمت وچ بھینجا
تاں جو صحابہ کرام و علاج کرے۔ پورے ہک سال نہیں او آپ دی خدمت وچ رہیا۔ اوں کنوں
کہیں دو انہ گدھاتے نہ کہیں علاج کراہا۔

ہک ڈیہاڑے حکیم رسول پاک دی خدمت وچ آیا۔ تے شکوہ کیشس چرمیکوں صحابہ کرام
علاج واسطے بھینجا گیا۔ پرہن میں میں ڈو کہیں توجہ نہیں کیتی۔ آپ نے فرمایا۔ میڈے صحابہ
ایہو جیہاں گروہ ہن۔ کہ جے توڑیں اتہاں کوں ڈا دھی بکھ نہیں گڈی۔ نہیں کھاندے۔ اتے اجنا
بکھ باقی ہوندی لے۔ کہ کھاندن کنوں ہتھ روک گھندن۔ حکیم آکھیا۔ سیئیں! تے ول اتہاں دے
تندرست راہن دی وجہ وی ایہا لے۔ ایجھیں لوکاں کوں کہیں طبیب تے حکیم وی لوڑ نہیں لے
آکھیں تے سلام کرتے واپس رخصت تھی گیا۔

دانا اوں وقت گالھ کر بندے تے گھراں بھین واسطے مہتھ چکیندے پیرھے ویلھے

جوڑیدے۔ کہ الائنے بغیر نقصان تھیندے۔ تے کھاوھے بغیر موت دا خطرہ اے۔
 تاں ول اوندا نولن واناٹی اے۔ اتے کھاوون تندرستی اے۔

— (۶۶) —

ڈوں خراسانی فقیر کٹھے وڈے سفر کریندے ہن۔ ہک کمزور لا۔ چیرھا جوڑوئے رکھیندا تا،
 تے ڈوں ڈیہاڑیں بعد افطار کریندا تا۔ نیا مضبوط ہٹا کتا لا۔ چیرھا جوڑوینہ وچ تھے ارمی کھاندا
 اتفاق وی گاھ اے۔ ہک ڈیہاڑے کہیں شہرے دروازے تے اٹھوئے لے لوکین نے
 غلطی نال انہاں کوں جاسوس سمجھا۔ گرفتار کر گدھے گئے تے قید خانے وچ بند کر ڈتے گئے۔ تے
 ول قید خانے وادروازہ گل گارے نال لب ڈتا گیا۔

ڈوں ہفتیں بعد معلوم ہٹیا جو بے گناہ ہن۔ موٹے نازے کوں ڈیہوئے۔ موٹا ہو پاتے
 کمزور، تندرست تے چنیدا جا گدا۔ لوکین کوں ایں گاھ واوڈا تعجب ٹھیا۔ ہک دانانے آکھیا
 اگر ایندے خلاف ہووے تا۔ تاں تعجب ہووے تا۔ کیوں جو اے بہوں کھانوں والا تا۔ بکھ پر دانت
 نہ کر گیا۔ تے مر گیا۔ تے اے ڈو جھاکثر روزے نال رہندا تا۔ اپنی عادت دے مطابق صبر
 کینس تے پنج گیا۔

گھٹ کھاوون وی جڈ کہیں وی طبیعت بن ویندی اے۔ اگر او کچھ عرصہ بکھاوی رہے تاں بکھ
 کوں آسانی نال برداشت کر گھندے۔ تے چیرھا جوڑوئے کھاوون واعادی ہووے تے ول

اونکوں بکھ چوڑھی پاوے تاں کڈا ہیں برواشت نہیں کر سگداتے مرن لگت پدے۔

— (۶۸) —

ہک دانا اپنے پتر کوں ڈھیر کھاؤن کنوں منع کریندا ما۔ تے آہا مار جو ڈھیر کھاؤن بندے
کوں بیمار کر ڈیندے۔ پتر نے جواب ڈتا۔ ابا! بکھ تاں بندے کوں مار سٹیری لے۔ تساں
شاید نہیں سٹیا۔ جو دانا توں آکھئے۔

بکھ دیس کر کوٹیں کنوں رنج کھاتے مرن چنگاں اے۔

پیونے آکھیا اچھا۔ ہر کھاؤن پیون دا ہک اندازہ رکھ۔ کیوں جو قرآن شریف اچ
اے۔ کھاؤ پیو، تے صنایع نہ کرو۔

نہ اتنی کھا جو منہ کنوں باہر نکل آوے تے نہ اتنی گھٹ کھا جو کمزوری کنوں جان نکل وے۔

— (۶۹) —

شہر واسط دیس سو فیس نے ہک دوکاندار دے کچر پیسے ڈیونیس ہن۔ او اٹھے و پلے
پیسے منگدا ہا تنگ کریندا ہا تے تنکھا منکھا تھیندا ہا۔ فقیر لوک اوندی این سختی تے سخت گیری
کنوں نہوں پریشان ہن۔ پر حوصلے دے سوا انہاں کو لھ بیا کوئی چارہ وی نہ ہا۔

روز والے تماشہ ڈیکھ تے ہک دانا اٹھا ہوں لنگھیا تے پو لیا۔ جو دوکاندار کوں دوکھا
ڈیون کنوں کھاؤن دے وقت اپنے آپ کوں دوکھا ڈیون آسان ہا۔

درباناں دے ظلم سہن کنوں کہیں امیر و احسان نہ چا دن آسان اے۔
قصائیں دی ولا ولا رقم منگن دی پریشانی کنوں گوشت دی آرزو وچ مردنجن نہوں چنچاں اے۔



ہک بیمار کنوں بچو نہیں۔ جو تیز دل کیا چاہندے۔ اوں آکھیا۔ ایہو کہ اوکجھ نہیں چاہندا۔
بعدہ جد بھرتج دے تے۔ تاں سپٹ وچ درد شروع تھی دیندے۔ تے ول کوئی دوا دارو
فائدہ نہیں ڈیندا۔



ہک شریف آدمی تاتار دی جنگ وچ زخمی تھی گیا۔ اونکوں کہیں آکھیا۔ فلاں سو اگر کہیں
ایذا داروں ہے۔ اگر توں وچ منگیں تاں دریغ نہ کر لسی۔ تے یقین اے جو او ڈے ڈیسی۔
مگر فی الحقیقت سو اگر دوا بخیل مشہور ہے۔

اگر اوندے کندورے وچ زوٹی دی بجائے سجھ و لھینا ہویا ہووے گا۔ تاں لوک سجھ
دائمہ قیامت تیں نہ ڈیکھ سگن ہا۔

اوں شریف آدمی نے آکھیا۔ پہلی گالھ تاں اے ہے۔ جو میں دوا منگن تاں وٹجاں۔ پر
اوڈیوے یا نہ ڈیوے۔ تے اگر اوڈے وی ڈیوے تاں ول اونکوں شفا تھیوے یا نہ تھیوے
لیکن میڈے واسطے اوں کنوں وچ تے منگن ای زہر قاتل اے۔

کہیں کنوں وینچ تے کسی شے منگن اپنے تن کوں سکھ پچاؤن تے رُوح کوں وڈکھ
ڈیون لے۔

آب حیات اگر عورت تے آبرو دے بدلے ویکے ہا۔ تاں وانا اونکوں کڈا ہن نہ خرید کرے ہا۔
ذیل زندگانی دے جیون کنوں عورت دی موت مرد مخنی ڈاڈھا چنگاں لے۔

اچھی خصلت والے آدمی دے ہتھوں کوڑتا کھاؤن، برمی طبیعت والے شخص دے ہتھوں
بٹھائی کھاؤن کنوں نہوں چنگاں لے۔

— (۶۲) —

ہک درویش کوں کوئی ضرورت پیش آئی۔ کہیں آکھیا، فلاں شخص وڈا امیر لے۔ تے
ڈاڈھا سخی تے شریف لے! توں اوڈے کوٹھ کیوں نہیو ہی پیا ویندا۔ جڈاں اونکوں تینڈا
حال معلوم تھیسے، تاں اوڈے پورے کرن اچ اوکڈا ہن دیر نہ کر لسی۔

فقیر آکھیا۔ میڈا او سو نہاں کے نی۔ اوں آکھیا۔ تینڈی رہبری میں کر لیاں تے اوڈے کوٹھ
میں گھن جلساں۔ تے ول او فقیر دا ہتھ پکڑ تے اوں شخص دی ڈیڈھی تے گھن گیا۔ فقیر نے
آتے ہک شخص کوں ڈٹھا۔ جو اوڈا ہک تھوڑا نہوں نلے لڑکیا ہو یا ہا۔ تے گندا منہ کرتے
بٹھیا ہو یا۔ فقیر نے اوں کوں کئی گالھ نہ کہیتی۔ تے ڈیکھ تے واپس بچو ہاں ول آیا۔

کہیں پچھا۔ کیا کرا میں۔ جواب ڈنس میں اوڈی شکل ڈیکھ تے اوں کنوں کج منگن

گوارا نہیں کیتا۔ سینا نہیں آکھئے۔

جو کہیں بھیڑے منہ والے کنوں کئی شے نہ منگ۔ کیوں جو اوندی بُری خصمت کنوں توں
ہنوں پریشان تھیسیں۔

اگر کہیں کنوں کئی شے منگن و نجس۔ تاں اچھیں شخص کنوں منگ جینکوں ڈیکھتے تیکوں ہوں
خوشی حاصل تھیوے۔

— (۷۳) —

حاتم طائی کنوں لوکیں چچا۔ آپ کتوں زیادہ ہمت والا شخص وی جہان وچ کہیں کوں ڈٹھئی
یا سنی۔ آکھیس ہا۔

ہک ڈیہاڑے میں چالھی اٹھ ذبح کیتے ہوئے ہم۔ تاں جو توب دے امیریں وی دعوت
کراں۔ ہیں اتنا وچ کہیں کم واسطے میکوں جنگل وچ و نجن دا اتفاق تھیا۔ اتھاں میں ہک لکڑھار
کوں ڈٹھا۔ جنیں کٹریں دا ہک گندھڑ بندھا ہویا ہا۔ آکھیم۔

حاتم طائی وا مہمان کیوں نیوہی و نج مقبندہ۔ اوں چالھی اٹھ حلال کیتا ہوئے تے ہک
خلقت اوندے دسترخوان تے کٹھی تھئی بیٹھی اے۔ اوں جواب ڈتا۔

جیرھا شخص خود کما تے روٹی کھا سکدے۔ اوں کوں حاتم طائی دے احسان چا دن دی کہیں اوڑ
لے۔ دل وچ آکھیم۔ جوئے شخص میں کنوں وی زیادہ جوان مرو تے ہمت والا اے۔

کیوں جو اے اپنی ہمت تے بھر دسہ کر بندے۔ تے جئے و ا احسان چا ون پسند نہیں کریندا۔

(۷۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہک فقیر کوں ڈٹھا۔ جو اصلوں الف ننگا مار تے ننگے ہون دی وجہ کنوں چیل نہیں ریت اچ پڑیا ہو یا ما۔ حضرت موسیٰ کوں ڈیکھ تے آکھیں۔ اے موسیٰ دعا کر جو اللہ تعالیٰ میکوں روزی فراخ ڈیوے۔ میں روزی کنوں ڈاڈھا ننگ آں حضرت موسیٰ نے دعا کیتی تے چلے گئے۔

کئی ڈیہاڑیں بعد طور پہاڑ توں تھی تے ولے امدے ہن جو راہ وچ سوں شخص کوں ڈٹھوین۔ گرفتار تھیا ہو یا ماتے ہوں مخلوق اوندے گرد جمع تھی ہوئی نہی۔ اوں شخص نے شراب پیتی ہوئی نہی۔ بکس پئے تے کہیں شخص کوں قتل کیتا ہو یا بس ہن اچے بدلے وچ ہیں کوں قتل کرن گدھی دیندے ہن۔

میکین صورت بتی دے اگر کھنچھ ہو ون ماتاں دنیا جہاں تے چڑھن دا بیج نہ رہے ما۔ اگر ڈاندو انگوں گڈا دے دی سنگ ہو ون ماتاں اپنے نال کہیں ہن بشر کوں نہ آون پسا۔

(۷۵)

میں ہک وستی دے رہن والے عربی شخص کوں ڈٹھا جو لیرے وچ شہر دے صرافیں کوں بیاتکے کہ ہک ڈیہاڑے میں جنگل اچ مچلی پئے گیا ہم۔ کھا ون پیون دی ہر شے میں کنے مگ گئی نہی۔

چیرھے ویلے میڈی جان لباں تے آئی تاں اچا چیت میگوں ہک تھیلی لدھی جو قیمتی
 رہتی ناں بھری ہوئی نہی اے خیال کرتے میں ڈاوا خوش تھا۔ جو بھتے ہوئے وانے ہن مگر
 سنوس کہ او موتی ہن چیرھے جو بکھ وچ اوں ویلے میڈے کہیں کم نہ آسکدے ہن۔
 او بے سرو سامان آدمی چیرھا جو جنگل وچ راہ بھل وُجھے۔ او ندے کھیسے وچ سونا تے ٹھیکریا
 ڈوہیں پکو جیہاں بے فائدہ ان۔

— (۷۹) —

ہک فقیر نہوں وڈے جنگل وچ راہ بھل گیا۔ او ندے کو لھ کھا ون پیون دی کٹی شے نہ رہی۔
 البتہ کچھ پیسے ہانس۔ راہ وی تلاش کیتے۔ نہوں بھتاں دھر کیا، پر راہ نہ لدھس۔ آخر تھک ہار
 تے بکھ تے ترہیہ دے عذاب مر گیا۔

ہک قافلہ اٹھا سوں گذریا۔ اوں کوں ڈٹھوئیں۔ پیسے او ندے سامنے پے ہن تے زمین
 دی ہلکی ریتلی مٹی تے اے قطعہ لکھیا ہویا ہا۔

اگر کہیں شخص دے کو لھ کچھ کھرا سونا ای کیوں نہ ہو دے مگر کھا ون پیون دے سامان دے
 بغیر او ہک قدم وی اگوں تے نہیں وُجھ سگدا۔

جنگل دے وچ ہک مرن آے فقیر دے کو لھ خالص چاندی دی پچائے اگر ہک
 بھتا ہویا گو گلوں ہووے تاں او زیادہ فائدے مند اس۔

————— (۶۷) —————

میں زمانے دینیں پریشانیں کنوں کڈا ہیں موٹھا نہ تھیا ہم۔ تے وقت دی چھک چھیر
 کنوں کڈا ہیں نہ گھبرایا ہم۔ پر پک واری جڈ کہ میں پیروں ننگا ہم۔ تے جیتی مک گھنن جو
 پیسے دی کئے نہ ہن۔ کوفے شہر دی جامع مسجد وچ آیم۔ ڈاڈھا نمکین ہم۔ پر اٹھاں آئے
 پک شخص کوں ڈٹھم۔ جیتی تاں جیتی دی جارہی۔ تھجوں اوڈے مہتھ پیرای کئے نہ ہن۔ اپنے
 ہتھاں پیراں دی سلامتی تے خدا پاک دانسکرانہ ادا کینم۔ تے جیتی دے بغیر جینون تے
 صیرتے شکر کنوں کم گدھم۔
 بھٹا ہویا کتھ کہیں رنجے ہوئے دے دسترخوان تے ساگ دے پتر کنوں دی نہیں
 گھٹ قیمت رکھدے۔

تے جیندے کو لھ کئی شے کئے نہیں۔ اوڈے واسطے بھٹا ہویا گو گلوں وی بھٹے ہن
 گوشت کنوں ودھتے اے۔

————— (۶۸) —————

پک بادشاہ شکر تے گیتے شہر دی آبادی کنوں نہیں دور نکل گیا کچھ نو کریں چاکریں سمیت رات اڈوں
 پک دستا وچ وچ پئی کہیں جٹ دے گھر ٹکرن دا ارادہ کیتوئیں۔ پر پک وزیر نے اکھیا۔ دقت دے
 بادشاہ کوں اے گالھ نہیں ٹھہندی جو پک معمولی جٹ کوں رات دے رہن واسطے درخواست کرے۔

کیوں نہ اُتتاں ایتھا ہیں تَنبولا ڈیوں تے طعام دے پکاؤن واسطے بھاجا باوں

چنانچہ وزیر دی صلاح تے عمل کینا گیا۔

پر چیرھے ویلھے جٹ کون پتہ لگا۔ تاں جو کچھ سدا ما۔ تیار کر ایس، تے اوکون تھانویں

وچ پاتے بادشاہ دی خدمت اچ گھن آیا۔ ادب نال سلام کرتے پیش کیش تے آکھیں۔

جٹ دے کولھ آون تے مکتن وچ بادشاہ وار تہ گھٹ نہ ونجے ما۔ پر سبیں نے اس گالھ

کوں پسند نہ کیتا۔ جو تہا ڈے قدم ڈیون نال جٹ وار تہ دوسے تے درجہ بلند تھیوسے۔

بادشاہ کوں لے گالھ ڈاڈھی پسند آئی۔ رات کوں اوڈے مکان تے اکھئی گیا۔ فجر کوں

جٹ کوں خلعت تے انعام عطا کیش سٹیوں سے جو روانگی دے وقت جٹ کچھ قدم بادشاہ دے

بہر کا ب گیا۔ تے آکھیں۔

جٹ دے مکان تے آون وچ بادشاہ دی شان و شوکت تے رتے وچ کئی گھنکی بہیں

تھئی۔ پر جٹ وار تہ اسمان تیں اچا تھی گئے۔ کیوں جو تیں جیہیں بادشاہ نے اوڈے سرتے

اپنا مبارک سایہ سٹیے۔

۷۹

بک ڈاڈھے پٹریں فقیر دی گالھ کریدن۔ جیں جو کافی کچھ کتھا کیتا ہو یا لار بک بادشاہ

نے اونکوں آکھیا۔ تیڈے کوں نہوں سارا مال و زرہے تے میکوں بک ضرورت درپیش ہے

اگر تھوڑا جیہاں اوندے وچوں میکوں ڈے ڈیویں تاں جیرھے ویلے کم تھی ویسی
شکریے نال تیڈی دولت تیکوں واپس ولا ڈیاں۔

فقیر آکھیا۔ منہ زمین دے بادشاہ کوں اے گالھ تہیں ٹھہندی جو میں جیہیں پنڈ پڑیں فقیر
کنوں، جیئیں دانہ دانہ منگ تے کھٹا کینا ہوئے۔ کئی شے منگے۔ بادشاہ نے آکھیا۔ ایں گالھ
دی کوئی پرواہ نہیں۔ کیوں جو میں وی اے رقم بہک کافر کوں ڈیونی اے۔ سیائیں آکھئے۔
اگرچہ بہک عیسائی دا کھونا پاک اے۔ پر اوندے پانی نال بہک موئے ہوئے پہودی کوں
دھوانوں وچ کیا حرج اے۔

سُنیم۔ جو فقیر نے بادشاہ دا حکم منن کنوں انکار کر ڈتا۔ تے چلے بہانے کرن لگت پیا۔
بادشاہ نے حکم ڈتا۔ جو اینکوں ذرا ڈرا دھمکا، اتے ہکل سپور کر تے رقم گھن گھنوا۔
جڈ کوئی شخص نرمی نال کم نہیں کریندا۔ تاں اونکوں بے عزتی تے زور نال مجبور کیتا وچ سگدے۔
جو شخص اپنے آپ تے رحم نہیں کریندا۔ یقین اے جو اوندے اٹے ول کوئی وی رحم نہ کرے۔

— ۸۰ —

میں بہک سوڈاگر کوں ڈٹھا۔ جو بہک سو پنجاہ اٹھ ساڑو سامان نال لڈیا ہو یا رکھدا۔ تے
چاہی بانہیں خدمت گار۔ بہک رات کیش دے جزیرے وچ میکوں اپنے مکان تے گن گیا۔
ساری رات آپ وی نہ سٹاتے۔ بہو وہ گالھیں کر کرتے میکوں وی نہ سمن ڈٹس۔

آکھن لگا۔ سامان و افلا ناں انبار میڈا ترکستان اے تے فلانی مڈی ہندوستان و پچ
اے اے فلانی زمین واپٹہ اے۔ تے فلانی شے و افلا ناں صامن اے۔

کہیں ویلے آکھے۔ جو میں سکندریہ و پنجناں چاہنداں۔ انہن اُتھوں دی آب ہوا خوشگوار
اے۔ ول آکھے نہ بھئی۔ مغرب دے دریا دے ناں سینے۔ جو وڈا خطرناک اے۔

سعدیا۔ ہک بٹے سفر و ارادہ رکھداں۔ اگر اوکر گھنناں تاں ول کماٹے ہوئے مال تے عنت
کر باساں پچھم اوکیرھا سفر اے۔ آکھیں، گندھک، پارسی، چین گھن ویساں۔ کیوں جو سنیم۔
اٹھ اوڈا ڈو اٹل اے۔ تے چینی پیالے روم انیاں تے رومی ریشم ہندوستان تے ہندی
زلاد طلب تے حلبی شیشے میں، تے مینی چادران پارس۔ تے ول اوں کنوں پچھے سفر کرتاں پس
کر ویساں۔ تے ول دوکان تے بہہ مھنیاں۔

ایہو جیہاں بے ہو وہ گالہیں اتنی کیتونس۔ جو ایں کنوں اتوں تے الاون جو گانہ رہیا۔
آخر پچ میں ڈومنے کرتے آکھن لگا۔ سعدیا توں وی کئی سنا۔ جیرھی جو تیں ڈٹھی ہووے۔
یاستی ہووے۔
میں آکھیا۔

تیں او نہیں سنا جو غور دے جنگل و پچ تانے داسر دار کھوڑے توں ڈھیہہ پیا۔ تے آکھن
لگا۔ وینا داروی اکھ کوں یا تاں قناعت بھر سکدی اے۔ یاوت قبر دی مٹی۔

(۸۱)

ہک کمزور شکاری دے جال دپج طاقتور مچھی پھس گئی۔ اوں کوں قابو نہ کر سکیا۔ مچھی ڈاڑھی تھی گئی۔ تے جال اوندے مہتوں چھک تے بھج گئی۔ نوکر گیا۔ جو نہرتوں پانی بھر آوے۔ پر نہر دوا پانی آیا۔ تے تھجوں نوکر کوں ای لوڑھ تے گھن گیا۔

بہنہیں شکار نہیں اوندے نال افسوس کیتا۔ تے ملامت کریندیں ہوئیں آکھن لگے۔ ایجھاں توں شکار تیز دے ہتھ لگا۔ مگر افسوس کہ توں اونکوں قابو نہ کر سکیوں۔ آکھیں میں کتے روز نہ ہار تے اوندی جیاتی وچوں اجاں کئی روز باقی ہن۔

بگتہ۔ بے زور شکاری دجلے دریا وچوں مچھی نہیں پکڑ سکدا۔ مگر مچھی اپنی آئی بغیر کمار تے نہیں مر گدی۔

(۸۲)

ہک ہتھ تے پیر پکے ہوئے شخص نے ہزار پیروالی کنگول کوں مار سٹیا۔ ہک دانا اٹھا ہوں لنگھیا۔ تے آکھیں۔ سبحان اللہ۔ ہزار پیروالی و اجڑاں چل آیا۔ تاں اونے ہتھ پیر والے شخص کوں بھج نہ سکی۔

جڈ جان گھنن و الاد شمن کہیں شکار واپس چھا کریندے۔ تاں اجل بھج سگن والے اوندے ہتھ تے پیر بندھ دیندی لے۔

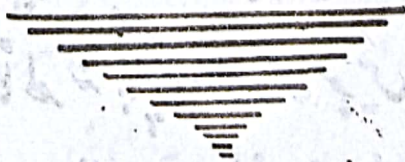
— (۸۳) —

میں ہک بیوقوف شخص کوں ڈٹھا۔ جو قیمتی پوشاک پاتی ہوئی ہس۔ بانختے دی ننگی سرتے
بڑھی ہوئی۔ تے عربی گھوڑے تے سوار ہا۔

کہیں آکھیا سعدی آ! اے چھیٹ این بیوقوف جانور کوں کیوں بگدی اے۔ میں آکھیا۔
اے آدمی اے پرگڈا دے مہنکل۔ یا سامری دا گا بہ اے، جنیدے جسم دی آواز اصلی
تے اپنی کئی سیانیں آکھئے۔
ہزار ریشمی لباس پاوون والے بیوقوف کنوں ہک ساواتے خورصورت شکل والا عقلمند
چنگاں اے۔

— (۸۴) —

ہک چور نے ہک فقیر کوں آکھیا۔ تیکوں شرم نہیں آڈا۔ جو ہک ہک پیسے کیتے ہر
بخیل دے اکوٹ نہتہ ودا اڈیندیں۔ اوں جواب ڈوتا۔ جو ڈھایں روپنیں دی چوری
ہلے نہتہ کپواون کنوں ہک ہک پیسے کیتے ہر کہیں دے اکوٹ نہتہ اڈن چنگاں اے۔



پوتھا گلستہ

— (۸۵) —

ہک سو داگر کون ہزار روپے داگھاٹا آیا۔ پتر کوں آکھیس جولے گالھ کہیں کوں نہ ڈسین
اوں آکھیا۔ ابا تیدا حکم سر اکھیں تے۔ نہ آکھیاں۔

پر اے تاں ڈوس جو ایندا فائدہ کیا ہے۔ تے ایں گالھ دے نکاؤن وچ چنگائی کہیں
پیونے جواب ڈتا، جو مصیبتاں ڈوں نہ تھی وچن۔ ہک پیسے و انقصان۔ ڈو جھا دشمنان
وچ بد نامی!

تیا نہیں آکھئے۔ اپنا غم دشمنان کوں نہ ڈوس! نہ تاں لاجوں پڑھیں ہوئی کھتاں کر لیں۔

— (۸۶) —

ہک دانا تو جوان دی گالھ کریندن۔ جو وڈی خوشی دا مالک تا۔ کلہا رہندا ہا وانا دل
دی محفل وچ جے کڈا ہیں ہن دی لا۔ تاں چپ کیتی بیٹھا رہندا ہا۔ ہک واری پیونے
اوں کوں آکھیا۔ پتر! جو کجھ جانڈیں۔ توں دی کجھ نہ کجھ آکھیا تے بولیا کر۔ آکھیس۔
میں ڈرواں جو میں کنوں او گالھ نہ چھن۔ جیرھی جو میں نہیں جاندا۔ جے ول میں ڈوس
نہ سگات تے شرمندہ تھیواں۔ میں اے گالھ نہیں سنی۔ جو ہک صوفی اپنی جتی

کوں کوکے ٹھوکنیذا ہارے ڈیکھتے بہک کوٹوال اوں کوں پکڑ گیا۔ تے آکھیں
 آ، میڈے گھوڑے دے سمبھیں وچ نعلوں ٹھوک ۔
 توں کئی گالھ نہ کر۔ لوک تیں کنوں کچھ نہ پچھیں۔ تے جیکر کوئی گالھ کرہ بیٹھوں۔ تاں لوک آکھیں
 جو ایندی وجہ ڈس تے ثبوت ڈے۔

—(۸۶)—

جالینوس نے بہک بیوقوف کوں ڈبٹھا جو بہک دانا دے بکس پیا کھڑا نا۔ تے اوندی حد
 کنوں زیادہ بے عزتی کرناں چاہندا نا۔ جالینوس نے آکھیا۔ اگر اے شخص فی الواقع دانا
 ہووے تاں بیوقوف ناں جھگڑے دی ثبوت ای نہ آتوں ڈیوے نا۔
 ڈوں عقلمند آدمی وچ لڑائی جھگڑا نہیں تھیندا تے نہ کوئی دانا کہیں بیوقوف ناں کھیندا
 اگر نادان اپنی بے وقوفی کنوں کہیں کوں سخت سست اہدے۔ تاں دانا آدمی وڈی نرمی ناں
 اوں کوں ناں ڈیندے۔

—(۸۷)—

بہک بد مزاج آدمی نے بہک شریف آدمی کوں مندے کڈھئے۔ اوں حوصلہ کیتا۔ تے آکھیں
 اے پھلے مانس! جینویں جو توں اہدا بیٹھیں میں اوں کنوں دی ٹرا ناں۔ کیوں جو اپنے عیب
 چکھیں طرح جینویں میں جانداں۔ توں فی وہی جاندا۔

۸۹

مخوذ غزلی نے نوکراں نے حسن میمنڈی کنوں پچھا کہ فلاں معاملے وچ بادشاہ تیکوں کیا
آکھئے۔ اوں آکھیا۔ تہا کوں دی معلوم ہوسی۔ انہاں آکھیا۔ بادشاہ جو کچھ تیکوں ڈسنیڈے او
استاں جیہیں کوں ڈسن کڈاں گوارہ کریندے۔

حسن میمنڈی نے آکھیا۔ جڈے اختیار کرتے بادشاہ میڈے نال گالھ کریندے۔ جو
کہیں کوں نیہیں ڈسنیڈا۔ تاں ول تئساں میں کنوں کیوں پچھدے وے۔
ہر گالھ جو دانا کوں ڈستی وٹھے۔ او کہیں کوں نہیں ڈسنیڈا۔ کیوں جو او بادشاہ دے
راز دے بدلے اپنا سر کٹواناں نہیں چاہندا۔

۹۰

ہک شاعر چواں دے سردار کو لھ آیا، لے اوندی تعریف ارج قصیدہ پڑھیں۔ پر اوں
کئی شے نہ ڈتی۔ ستھوں حکم ڈتس، جو ایڈے کپڑے لہا گھنوتے ایسوں کتے بچا ڈیو۔ ایں
حکم دی تعمیل کیتی گئی۔

شاعر جڈ کتیں کوں بھادرن واسطے ڈلھ چاون لگا۔ تاں مٹھڈھ کنوں ڈلھ زمین نال چہرہ
ہوئے بن تنگ تھی تے آکھیس۔ اتھوں دے لوک کچھیں حرام زادے ان۔ جو کتیں کوں
کھول ڈتے نیں۔ تے ڈلہاں کوں بدھ۔ سٹے نیں۔

چوری داسردار بالا خانے دی باری وچوں ڈیہا بنیٹھا مار شاعر دی گالھ سن تے کھل
پیا تے آکھیں۔

شاعر! ڈس کیا منگدیں؟ شاعر آکھیا۔ جے تھی سگئی تا امیدے کپڑے و لا دے۔
آدی ہر کہیں کنوں چنگائی دی امید رکھدے۔ پرتیں کنوں کہیں چنگائی دی امید کئے نہیں۔
جے تھی سگئی تاں بس نقصان نہ پونجا۔

چوری دے سردار کوں اوندے اتے رحم آگیا۔ کپڑے و لا ڈیتونس۔ تے مال ای ہک
چمڑے واکوٹ تے کچھ نقد رقم وی اوں ڈو بھیجیسیں۔

پہچوال گلدستہ

۹۱

ہک رات ویار بکروچ ہک بڑھڑے شخص د امہان و بچ تقیم۔ جنیدے کول نہوں مال ہا۔ تے ہک
خولپورت پترووی رکھدا ہا۔ رات دامیکوں ڈسیں جو ساری عمر وچ خدا پاک نے میکوں ایہو ہک پترو ڈتے
ہک درخت ایں وادی وچ عام زیارت گاہ بنیا ہوئے۔ لوک اپنی اپنی مراد منگن واسطے اوں جا
تے ویندن۔ یس وی اوں درخت دے منڈھ وچ کئی راتیں گزار آیاں تے اتھاں خدا دے اگوں
زاری کریدار یہاں۔ تاں خداوند پاک نے میکوں اے پترو عطا کیتے۔

میں سُنیا جو او نینگر اپنے سنگتیں وچ بہتے اے کھس پھس کر پیدا ہا۔ کہ کہیں چنگیں گالھ سہی
جو میکوں وی اوں درخت دا پتہ لگ ونچے ہا۔ تاں میں وی ونچتے وُعا منگاں ہا۔ تے آکھاں ہا
مولا پاک آ۔ میڈا پیو نشتا لاجدی مرو نچے۔

سردار خوش اے جو میڈا پتر عقلمند اے۔ تے پتر این گالھ تے پریشان اے۔ جو میڈا پیو
پاگل اے۔ تے مردا کیوں نہیں۔

کئی سال تکیوں گذر گن، جو توں پیو دی قبر دے نیرے نیو سی لنگھیا۔ تیں اپنے پیو کیتے کیا
چنگانی کیتی اے۔ جو ہن توں اپنے پتر کنوں ہوں چنگانی دی اُمید رکھدیں۔

— ۹۲ —

ہک ڈیہاڑے سفر دے دوران جوانی دے غرور اچ سارا ڈیہنہ ٹردا رہیا ہم۔ رات دے
وقت تھک مارتے ہک پہاڑ دے دامن وچ سمٹھ پیہم۔ ہک کمزور بڈھرا قافلے دے پھوں
پیا ادا نار میکوں ڈیکھتے آکھیں۔ کیوں ستا پئیں۔ اے کوئی سمھن دی جاے۔ میں آکھیا کیا
کراں۔ ٹر نیمہیں گدا۔ اوں آکھیا داناویں وی اے گالھ نی وی سنی۔ جو آکھی اے نہیں۔
بھجن تے تڑت مرن کنوں ساہیاں کڈھ کڈھتے ٹرن چنگاں اے۔

منزل تے پچن و احوال شمندا، جلدی نہ کر، میڈی نصیحت تے عمل کر، تے صبر کنوں کم گھن
تازی گھوڑا منزل تے پچن کیتے شام تیں بھج دے۔ ہولے ہولے ٹرن والا اٹھ رات

ڈیبنہ چلدار ہندے۔

۹۳

ہک جوان چست چالاک، لوک، کھٹاں ہنشاں تے مٹھا بون والا، ساوٹی جماعت اچ آ
زیبا، معلوم تھیندا نا جو اوڈے من وچ کہیں قسم دا غم کئے نی۔ کھٹن کنوں اوڈے تھوڑا کہیں
ویلے بند نہ تھیندے من۔

ہک عرصہ گزر گیا۔ ول نہ ٹکریو سے۔ کہیں مدت دے بعد دل جو ٹکریا۔ پر نیا پتریا تے
بالیں نچتیں والا نا۔ خوشی کنوں پھل جیہا چہرہ کھلا یا ہو یا ہس۔ بچھم لے کیا حال ای۔
آکھیں۔ مڈاں دے بال جھین۔ میڈا بلیٹن مکلا گئے۔

جیسی ویلے توں پڈھرا تھی گئیں۔ تاں بلیٹن چھوڑوے۔ تے جوانیں والا کھل مذاق دیندا کر۔
جوانیں والی کھل تے خوشی پڈھرے کنوں نہیں بچھ سگدی۔ گزریا ہو یا پانی ول نہر وچ واپس
نہیں آسگدا۔

رڑھ دے کپچن دا چڈ وقت اونچے۔ تاں اوڈے وچ ول نواں سبہ نہیں کرکدا۔

۹۴

ہک ڈیہارے جوانی دیوانی دے غرور اچ آتے ما ناں ذری کراڑا چا الایم۔ او مو بھنی
تھی تے ہک پاسے وچ بیٹھی۔ روون لگ پئی تے آکھیں۔ او ویلہ یاد کے نیوی

جڈاں بال مانویں تے میڈی محبت تے نرمی دا محتاج مانویں۔ اُج جو جوان تھی پئیں اں
میکوں گرمی ڈیکھیندیں۔

ہک بڈھی زال تے اپنے پترکوں کیا مناسب گالھ کیتی جڈ کہ اُونکوں چیتے دی طاقت والا
تے ہاتھی دے بڈبت والا ڈٹھس۔

تیکوں اپنا بلیٹن یاد کئے نی۔ جڈ توں میڈی جھولی وِج کمزور مانویں۔

اُج میڈے اُتے رُعب جھینڈیں۔ جڈ کہ توں شینہ جوان ایں تے میں بڈھڑی زال اں

پھینو ہاں گلدرے

— (۱ ۵) —

ہک وزیر دا پتر کوون تے بے وقوف نا۔ اُونکوں پیرنے ہک دانا دے کو لھ بھینجا جو اینکوں
پڑھاوے تے سیاناں بناوے۔ اُستاد وزیر دے پترکوں ہک عرصے تیں پڑھیندا رہیا۔
پراوں تے کوئی اثر نہ تھیا۔ آخر ہک شخص کوں اوندے پوڈو پٹھیس تے اکھا بھینجیس۔ جو
میں اینکوں ڈاڈھا پڑھائے۔ پر اے سیاناں نہیں تھیندا۔ اُلٹا میکوں بے وقوف بنیدے۔

صیقل کرن والا اوں لوہے کوں چپکس طرح صیقل نہیں کر سگدا۔ پیرھا جو اصلوں تے دھروں کھوٹا ہوئے
جڈ کوئی اصل تے قابل جو ہر ہووے۔ اُونکوں تعلیم تے تربیت اثر کریندی اے۔

گتے کوں اگر ستیں دریاویں دے پانی نال دھواویں۔ تاں او چوڑیں ستاں تھیسے۔ تیوں

زیادہ ملت تھسی عیسیٰ علیہ السلام واگڈا اگر کئے فینجے۔ تاں جڈا واپس اوسی، ول وی گڈا ہو سی۔

(۹۶)

ہک عالم ہک شہزادے کوں پڑھیندا ما۔ اوں کوں ڈاڈھا مریندا ما۔ تے نہوں سمجھتی ناں پیش
آندا ما۔ تنگ تھی تے شہزادے نے پیو کوں شکایت کیتی۔ تے بدن توں کپڑا لہاتے پیو کوں
اپنے زخم دکھوئیس۔ پیو دا دل وی نہ سہہ گیا۔ تے استا دوں سڈا تے آکھیس جو توں مجھیں
بالیں کو اتنی فی وہی مریندا۔ جتنی جو میڈے بال کوں مریندیں۔ ایندی کیا وجہ لے، اوں آکھیا
گالھ لے ہے۔ بادشاہ سلامت!

جو سوچ تے الاون تے چنگیں کم کرن عام لوکاں واسطے وی ضروری لے۔ پر بادشاہیں
لے بالیں واسطے لے گالھیں عام لوکاں کنوں ودھ تے ضروری تے لازمی ان۔ کیوں جو زبان
تے ہتھ ناں جو کچھ لے لوک کریندیں او عام لوکاں واسطے مثال بن ویندی لے
تے عام لوکاں واقول تے فعل عوام واسطے کوئی سند نہیں بندا تے نہ کوئی اوندی پیڑی
کریندے۔

اگر کہیں غریب آدمی دے موہنوں ہزار پیاں بڑیاں گالھیں نکالن پر انہاں وچوں ہک کوں
دی کوئی شخص اسمیت نہیں ڈیندا۔

تے جیکر بادشاہ ہک دی ناپنیدہ گالھ موہنوں چاکڈھے تاں لوک او تکوں ہک ملک
کنوں بئے ملک تین فوراً پچا ڈیندیں۔

پس ضروری ہے۔ جو استاد شہزادہ ہیں کون عام لوگ ان سے بالیں کنوں زیادہ چنگی ہیں
اخلاق سکھاوے۔

اگر نون بال کون بلیٹن و پچ ادب نہ سکھیں۔ تاں وڈے تھیون ویلھے اوں کتوں بہتری
دی اُسید نہ رکھیں۔

ستی لکڑ کون توں جیویں چاہیں بھنج وڈے سگڈیں بے اوسک گئی تاں او کھاتے سکیں
بغیر کڈا ہیں سدھی نہ تھیسی۔

بادشاہ کون استاد دی اے گالھ پسند آئی۔ پوشاک پو ائیں۔ بہوں سہارا انعام وڈتس۔
تے اوند اعمہ دی وودھا وڈتس۔

جو بال استاد دی مار نہیں کھاندے۔ او زمانے دی مار ضرور کھاندے۔

— (۹۷) —

بک مغربی ملک اپچ ہیں بک استاد کون وڈٹھا۔ کوچھے منہ والا گڈے الا والا کھٹی
طبیعت والا۔ لوگیں کون وڈکھ وڈیون والا۔ فہر دا پیناں تے منہ بھٹ۔ مسلمان
وا عبیش اوند کون وڈیکھن ناں تباہ تھی ویندا ما۔ او قرآن اچھیں آواز ناں پڑھدا ما۔ جو لوگ
دے دل روشن تھیون دی بجائے کالے تھیون پئے ویندے ہن۔

سو نہر ہیں تے صاف سٹھرے بال تے وڈی عمر دیاں بال لڑیاں گر تھارہن۔ او نہ کھل سکدے

ہن تے نہ ڈر کنوں آپت اچ گالھ کر گدے سن ۔

کہیں دے سوہنے منے تے اوچاٹ مریدا ہا۔ اتے کہیں دی اوچگھہ شکنجے وچ پھیندا ہا۔ القصہ سنیم

جو اونکوں کہیں معمولی تصور پچھوں کڈھ ڈترنیں تے اٹھوں مار بھجا چھڑیو نہیں ۔

مدرسہ ول ہک ایجھیں شخص دے سپرد تھیا۔ جو نیک تے شریف مار دانا مار تے دانائی تے

عقلمندی دے بغیر گالھ نہ کریدا ہا۔ کہیں کون مریدا نہ مار تے نہ کہیں کون ڈکھ ڈیندا ہا۔

بالیں دے دل توں جڈ پہلے استاد دا خوف لہہ گیا۔ تے نویں استاد دے فرشتیں والے

خلق کنوں او واقف تھی گئے۔ تاں شیطان بن تے اٹھوں بھج پئے۔ او مذے حوصلے تے صبر

کوں ڈیکھ تے پڑھیا ہو یا سچھ بھلا ڈترنیں۔ کھیڈن لگ پئے۔ تے تختیاں خراب کرتے ہک

بئے دے سر وچ مارن تے بھتن گت پئے۔

پڑھاؤن والا استاد اگر ستر نہ ڈیوے تاں بال بازار وچ کھیڈن تے خرمستیاں کرن

شروع کر ڈیندن ۔

کچھ عرصے بعد جو دل اٹھا ہوں ننگیم، تاں پہلے مدرس کوں ول آیا ہو یا ڈکھم، جو اپنی پرانی

گدی تے براجمان ہا۔ تے خوش تھیا بیٹھا ہا۔ میں اونکوں واپس ولیا ڈیکھ تے ڈاڈھا مورنجا

تھیم۔ لا حول پڑھیم۔ تے اکھیم۔ شیطان کوں فرشتیں دا استاد ول کیں بنا ڈتے۔

کھائیں منسین تے دنیا پھر پیے ہوئے بڈھرے نے میڈی اے گالھ سنی۔ کھل پاتے اکھیں۔

ہک بادشاہ نے اپنے پترکوں پڑھن پٹھیا۔ تے چاندی دی تختی اوندے ہتھ وچ ڈکھیا
اوں تختی تے سونے دے پانی مال لکھیا ہو یا ما۔ جو۔

پیر دی محبت کنوں استاد دی مار چنگھیں اے۔

ہک بادشاہ نے اپنے پترکوں ہک وڈے استاد دے سپرد کیتا۔ تے آکھیس جو توں
ایکوں اپناں پتر سمجھ۔ تے اپنے پتریں داگوں اینکوں سکھا پڑھا۔ استاد نے آکھیا نہیوں پتر
ہک سال نیں اوندوں او وڈی محنت نال پڑھیندا رہیا۔ پر او کجھ نہ سیکھ سکیا۔ لیکن اوندے
آپ دے پتر وڈے لائق نال تے قابل ادیب بن گئے۔ پترکوں ڈیکھ تے بادشاہ اول استاد
تے ڈاڈھا ناراض تھیا۔ تے کاڈ نال آکھیس جو تیں سخت وعدہ خلائی کیتی اے۔ تے
وفا کنوں کم نیو ہی گدھا۔ استاد نے جواب ڈتا۔

بادشاہ سلامت دے علم وچ اے گالھ ضرور ہو سی جو تعلیم تے تربیت ہر کہیں کوں بوجھیں
نہیں ڈتی دنج سگدی۔ کیوں جو پڑھن والیں دیاں طبیعتاں آپر اپنیاں ہون دین۔
اگرچہ سوناتے رُپا پتھراں وچوں نکلدے۔ پر سارے پتھر سوناتے رُپا نہیں اگھیندے۔
گرچہ ساری دُنیا تے سہیل ستارہ چمکدے۔ پر کہیں خاص جاتے ای، او عام چمڑے
کوں خوشبودار تے رنگدار بنیدے۔

(۹۸)

ہک دستے سے رہن والے عربی کول میں ڈٹھا جو پتر کول سمجھاوے پیا۔ پترا اقیامت آے
ڈیہارے تیکوں پچھن جو تیزا ہنر کیا ما۔ یعنی دنیا تے رہ تے توں کیا کم کیتے مانیں۔ اے پچھن جو
تیزا پیوتے ڈاڈا کون ہن تے کیرے خاندان وچوں ہن۔

کعبے دے غلات کول لوگ ایں واسطے نہیں چڈے جو اونکوں ریشم دے کپڑے نے بنائے
بلکہ ایں واسطے چڈن جو اوکعبے چہیں پاک جگہ نال کئی ڈیہارے لگداتے گھسدا رہے۔ ہی واسطے
قابل احترام بن گئے۔

(۹۹)

ہک اللہ والا فقیر ہک امیر شخص دے نالوں لکھیاتے ڈٹھس جو امیر اپنے غلام دے ہتھ پیر بندھ
تے اونکوں سزا پیا ڈیندا لا۔ فقیر آکھیا۔ اے امیر خدا بزرگ تے بلند تے تیں جنہیں مخلوق کول سیدھے
حکم دا غلام تے برودہ بناڈتے۔ توں خدا دی ایں نعمت دانسکر کر۔ تے اوندے اُتے اتنی ظلم نہ کر
کھائیں اے نہ ہووے جو قیامت آے ڈیہارے او تیں کنوں چنگاں ہووے۔ تے تینکوں اوندے
سامنے شرم سار تھیوناں پرووے۔

اپنے باہنیں تے سخت کاوڑ نہ کر۔ اونکوں ڈکھ نہ ڈے۔ تیں اونکوں کچھ پیسے ڈے تے خریدتے
کوئی پیدا ناں نی وہی کیسا۔

(۱۰۰)

ہک شخص دیاں اکھیں ڈکھن گات پیاں۔ او ڈنگر ڈاکٹر فے کول گیا۔ ڈنگر ڈاکٹر نے ڈھانڈھیں
 دینیں اکھیں وچ پاؤن والا دوا او مذی اکھ وچ سٹیا۔ او اندھا تھی گیا۔ اندھے نے عدالت
 وچ فریاد کیتی۔ عدالت نے فیصلہ کیتا۔ ڈنگر ڈاکٹر کوئی قصور نہیں۔ بیمار گڈا نہ بہو دے تاں
 ڈنگر ڈاکٹر کول نہ ونجے تا۔

ایں کہانی دا مطلب اے ہے کہ جڈ توں کوئی وڈا کم کہیں بیوقوف کول ڈسپنڈی تے او
 خراب کر ڈیندے۔ تاں ایندے وچ او نڈا قصور نہیں۔ تیزا قصور اے۔
 عقلمند آدمی کوئی وڈا کم کہیں کیتے دے سپرد نہیں کریندا۔ پوریاں وونن والی آدمی اگرچہ
 پوری اے۔ پر اوریشم دے وونن واکم نہیں کر سگدا۔

(۱۰۱)

میں عالم لوکاں وینٹی بکھے ہوئیں کتابیں وچ پڑھیں جو وٹھو ہیں دے پیدا تھیون کیتے کوئی ویلہا
 وقت تے دستور مقرر نہیں جینیوں جو بھنیں جانوراں واسطے مقرر اے۔ وٹھو ہیں دے بچے چمن
 ویلے ما، دیاں آندراں کھاؤن پئے ویندن تے او نڈا پیٹ پھاڑتے ول نکل آمدن۔ وٹھو ہیں
 و خالی جم وغیرہ جیرھا جو وٹھو ہیں دی کھڑیں وچوں اکثر بلدے۔ او ایں گالھ دا وڈا
 ثبوت تے دلیل اے۔

اتنے اے گالھ ہے وی درست۔ کہ جیرھے جو پھوڑیں لا ما پیو نال اے سلوک کریندین

وڈے تھی تے ول عزت دی تاں او ہو جتی پیندین۔
پیونے پتر کون وصیت کیتی کہ اے جو ان مرد اے نصیحت یاد رکھ کہ جیرھا شخص اپنے لوکین
نال وفا نہیں کریندا۔ اوذا کوئی بیا دوست نہیں بندا۔

نکتہ ۱۔ دھوہیں کنوں پچھا ہائیں جو توں سیالے کون باہر کیوں نی وہی نکلا۔ اوں آکھیا گرمی
کون میڈی کیرھی قدر تے عزت عقیدتی اے جو سیالے کون وی باہر آٹواں۔

سئوال گلدستہ

سعدی دے نکتے

(۱) مال زندگی کون آرام و یون واسطے ہے نہ زندگی مال کھٹے کرن واسطے۔

لوکاں نے ہک وانا کنوں پچھا جو خوش نصیب کون اے تے بد نصیب کون اے۔ اوں آکھیا

خوش نصیب او ہے جیرھا جو کھاوے تے رماوے۔ یعنی اچھی جاتے خرچ کر وٹنجے جیندا

اگلی دنیاں وچ وی اوکوں پھل ملے۔ تے بد بخت او ہے جیرھا جو مروٹنجے تے چھوڑ وٹنجے

اوں شخص واناں تراز جازہ وی جائزہ کئے نی جیرھا جو ساری عمر مال کھٹا کریندا رہے۔

تے فی سی کھا دھا۔

(۲) ڈوں شخص اوارہ وقت صنایع کریدن۔ تے بے فائدہ نوکھ سہندن۔ جنیں کھٹی کیتی اے تے نیسی کھا دھی، تے جنیں علم حاصل کیتے تے عمل فی سی کیتا۔

علم جتنا وی پڑھیں۔ اگر تیں عمل نہیں کیتا۔ تاں ناوان ایں۔ بے عمل عالم نہ محقق اے تے نہ دانائے۔ بلکہ گڈا اے جلیڈے اُتے کچھ کتاباں لڈیاں ہوئیں۔

(۳) علم دین وی ترقی واسطے اے۔ نہ دُنیا کماون واسطے۔ جیرھے شخص نے اپنی عبادت تے علم کوں دُنیا دے بدلے وپچ اڈیتا۔ اوتھوں اینویں سمجھ کہ بار کھٹی کیتی ایں تے اوں کوں بھالا ڈتی اس۔

(۴) ترے چیزاں تریں چیزیں دے بغیر قائم نہیں رہ سگدیاں۔ مال بغیر تجارت دے۔ علم بغیر تکرار دے۔ تے ملک بغیر سردار دے۔

کہیں ویلے توں مہربانی، ترحمی تے سخاوت دی گالھ کر۔ ہو سگدے جو ایں طرح توں کہیں کوں اپنا بنا سگئیں۔ کہیں وقت توں سختی تے کاوڑ دی گالھ کر۔ ہو سگدے جو اے سختی ای تینڈے کم آونجے۔

(۵) بُسے آدمیں تے رحم کرن۔ چٹھیں آدمیں تے ظلم کرن اے۔ تے ظالمیں کوں معاف کرن۔ گویا فقیریں تے ستم کرن دے برابر اے۔

بُڑے آدمی تے اگر تُوں نوازش تے مہربانی کر لیں تاں او تیرا دوستی دولت و پرح شریک
تھیون پئے ویسی۔

۱۰ بادشاہیں دی دوستی تے اعتبار نہیں کرنا چاہیدا۔ تے نہ بالیں دے دل بھانوںیں آلاتے کیوں
جو آواز جوانی و پرح بدل ویندی اے۔ تے بادشاہیں دی دوستی گالھ کرن و پرح تبدیل تھی ویندی اے
نہر عاشق رکھن والے معشوق کوں دل نہ فے۔ اگر تیں اے کم کیتا تاں تیکوں جدائی واسطے
جلدی راضی تھیونال پوسی۔

۱۱ اگر تیرا کوئی راز اے تاں دوست کوں نہ ڈس۔ بھانویں جو او تیرا گھانا دوست ای کیوں نہ
ہوئے۔ کیوں جو نہ معلوم کہیں ویلے او تیرا دشمن ای تھی کھرے۔
تے بیاہر برائی جو توں کر سگدیں۔ دشمن نال نہ کریوں جو ہو سگدے جو کہیں ویلے او تیرا دوست
ای بن و نچے۔

۱۲ جیرھا راز جو توں لکا دناں چاہدیں۔ کہیں کوں نہ ڈس۔ بھانویں او دوست ای کیوں نہ ہووے۔
کیوں جو اوں دوست دا اکوں کوئی دوست ہوسی تے ول اوں دوست دا بیا دوست ہوسی۔
دل دی گالھ ڈسن کنوں چپ چپکے اے۔ گالھ ڈسن تے ول اے اکھن۔ جو کہیں کوں نہ ڈسیں۔
ڈوسی بے دقونی اے۔

۱۳ اے غفلند! پانی دے چشیں کوں شروع شروع کنوں بند کر ڈنے جڈاں او زیادہ تھی ویسی۔

تاں دل نہر کے نہ بدھسی ۔ ادگالھ لکاتے وی نہیں کرنی چاہیدی ۔

جینکوں اسناں خانہ ظہورنی آکھناں چاہندے ۔

(۸) بُری خصلت والا آدمی خود پاک دشمن دی قید و پچ لے جھتھ ویسی اوندی دردناک جنگ
کنوں نجات کے نہ پیسی ۔

بُری خصلت والا آدمی اگر آسمان تے ای کیوں نہ چلیا ونچے، پر اپنی بُری خصلت دے عذاب کنوں
کے نہ بچ سکسی۔ تے ہمیشہ ایندے عذاب و پچ مبتلا رہسی ۔

(۹) جڈتوں ڈیکھیں جو دشمن دی فوج اپج تفرقہ پئے گئے۔ تاں توں آپ اتفاق نال رہ۔ اگر او
متحد تھی ونجن۔ تاں توں آپ اپنی پریشانی کوں سنبھال۔ جڈ دشمن و پچ لڑائی ڈیکھیں تاں و پچ
دوستی و پچ آرام نال نہہ۔

(۱۰) ڈھیر سارے کم صبر نال تھیندین تے جلدی کرن والا شخص سر دے بھرنہیں ڈھانڈے ۔

میں کئی واری جنگل بیابان و پچ ڈٹھے۔ جو ہولے چلن والا جلدی چلن والے کنوں اکون تھی گئے
ہوا کنوں تیز چلن والا گھوڑا بھج بھج تے تھک پیدے پر حوال پئے اٹھ کوں آہستہ آہستہ
چلیندا ای رہندے ۔

(۱۱) بے وقوف واسطے چپ کنوں نبی کئی شے چنپا کے نی۔ اگر او اینکوں چنپا طرح سمجھے گا۔ تاں
بے وقوف نہ سڈیکھے گا۔

جڈ تون علم تے عقل وچ کمال نیوہی رکھدا۔ تاں بہتر ایہو اے جو چپ رہے۔

آدمی کوں زبان خراب کریندی اے

۱۱) کمزور دشمن جڈ تیڈی خوشامد کرن تے تیڈے نال دوستی گنڈھن گات پووسے تاں ایندا مطلب

اے ہے جو کہیں نہ کہیں جیلے نال طاقتور تھی تے تیکوں ڈکھ ڈیوناں چاہندے۔

حالانکہ سپا نہیں آکھئے :- دوستاں دی دوستی تے ڈھیر مہروسہ نہیں کرناں چاہیدا۔ تے
خوشامدی دشمن تاں دل دشمن ای ہوندے۔

جیرھا شخص جو کمزور دشمن کوں معمولی سمجھدے۔ تے تھولی بھا کوں تھولاتے بے صبر
خیال کریندے او سخت نقصان چہیندے۔

جے وسما سکدیں تاں اُج وسماتے جیراے بھا چوکھی تھی گئی تاں دنیا جہان کوں ساڑ ڈیسی۔
جیرھے دشمن کوں توں محض تیروی لوک نال مار سکدیں۔ اوں کوں حلدی حلدی مار گھن تے
اپنے مقابلے وچ اونکوں کمان تے زہ۔ نہ چڑھاؤن وٹے۔ ورنہ تیکوں اوہ تین کونوں
پہلے مار گھنسی۔

۱۲) ڈول دشمنیں دی صلح صفائی وچ ایجھیں طریقے تے گالھ کر جو او اگر دوست بن وئجن۔ تاں
تیڈی گالھ تے تیکوں شرمندہ نہ کرتن۔

ڈول شخصاں دے درمیان لڑائی بھادی مثال اے۔ تے چیلنجر انہاں دے درمیان

چوئیں سورن ڈالائے۔

کہیں نہ کہیں ویسے جڈ او آ پت اچ ٹھہر سین۔ تاں بے انہاں دے سامنے ہر ویلے
ذیل، خوار تے شرمندہ رہی۔

ڈوں شخصیاں دے درمیان لڑائی گھنواون۔ تے ول اوں لڑائی دی بھاوچ خود سڑ مرن
وانائی نہیں۔

کندھ دے او ڈھر راز دی گالھ ذرا سچ تے۔ تے ہوش نال کرے۔ اے نہ ہووے جو کندھ دے
پچھوں کوئی سڈا کھڑا ہووے۔

(۱۴) جیرھا شخص دشمنان نال یاری گنڈھیندے۔ او نشاید دوستاں کوں نقصان پچا و ناں چاہندے
اے عقل مند آدمی اوں دوست کنوں پاگل علیحدہ تھی ورنج۔ جیرھا جو تیڈے دشمنان نال اٹھ
بہیہ رکھدے۔

(۱۵) جڈ توں کہیں کم دے کرن اچ فکر مند ہوویں۔ او ندے واسطے او طریقہ اختیار کر جیرھا جو آسان
تے بے ضرر ہووے۔

لوکاں کوں سوکھی گالھ ڈوس۔ کہیں او کھائی وچ نہ پئے۔ تے نہ بئے کوں پاتے جیرھا شخص
تیڈے نال صلح صفائی دی گالھ کرے۔ او ندے نال خواہ مخواہ لڑائی جھگڑا نہ بستر۔

(۱۶) جیرھا کم لڑائی جھگڑے بغیر تھی سکدے۔ او ندے واسطے کوئی لڑائی سن نہ گھن۔

پک عب دے دانانے کیا ٹھیک آکھئے :-

تلوار، مشکلات و آخری حل اے ۔

کہیں کم واسطے چڈ تینڈیاں ساریاں کوششاں ناکام تھی و تخین، تاں اوندے واسطے
تلوار و اچاؤن ول جائز اے ۔

۱۶) عاجزی ڈکھاؤن تے خوشامد کرن والے دشمن تے رحم نہ کر۔ کیوں جو فرصت پاتے جڈ او
طاقتور تھی ویسی۔ تاں تیکوں ول کئے نہ چھڑ ویسی۔

۱۷) جیرھا شخص لوکاں دے ڈکھ ڈیون والے کون مار سیندے۔ اولوکاں کون اوندی مصیبت کنوں
نجات ڈیوا ڈیندے۔ تے اونکوں خدا دے غدا ب کموں۔

کہیں کون معاف کر ڈیون ہوں چنگاں اے۔ پر خلق خدا دے ڈکھ ڈیون والے کون معاف
کرن چنگاں کئے نہیں۔

جیہں نانگ کون ڈٹھے تے نیسی ماریا۔ سمجھو اوں آدم دی اولاد تے ظلم کیتے۔

۱۹) دشمن دی نصیحت تے عمل کرن کموں پنج۔ اے نہ ہووے جو ول توں امنوس وڈا کریں۔ تے وڈا
پچھتاویں۔ مناسب ایہو اے کہ جے او تیکوں سچے ہتھ والا راہ ڈستے۔ تاں توں ضرور
کھئے ہتھ والا راہ گھن۔۔

۲۰) زیادہ کاوڑتے غصہ آدمی کون پاگل تے وحشی بنا ڈیندے۔ تے زیادہ نرمی

تے مہربانی دا اظہار کرن بندے دارعب و نجا و بندے۔

اتنی سختی نہ کر جو لوک تیں کنوں بھج و نجن۔ تے نہ اتنی نرمی و رت جو تیڈے اُتے چرٹھ بہن۔
سختی تے نرمی دوا میں رلیاں ملیاں چنگیاں ان۔ ٹا کا جیرھا جو مکنیدے۔ علم وی اوہو

رکھیندے۔

دانا آدمی ڈھیر سختی وی نہیں کریندا۔ تے نہ ڈھیر نرمی، جنیدے وچ اوندی قدر و منزلت
دیندی رہے تے اپنے آپ کوں ڈھیر اچا وی نہ سمجھ تے نہ ڈھیر غرور اچ آ۔ اتے نہ بکے داری
اتنی جھکا تھی تے رہے۔ کہ ذلیل تے خوار تھی و نجن۔

ہک نینگر نے پیو کوں آکھیا۔ آبا! میکوں کوئی وڈی نصیحت کر۔

پیو آکھیا، پترا! اتنی نرمی تے نرم ولی اختیار نہ کر۔ چونہر تیکوں کھاؤن سوکھا سبھے۔

(۳۱) ڈوں شخص مک تے دین دے دشمن ان۔ ہک بے حوصلہ بادشاہ تے دوجھا بے علم زاہد۔

(۳۲) بادشاہ کوں کہیں دی بدویا سنتی دی او توڑیوں شکایت نہ کر، جے توڑیوں جہاد شاہ دے من و نجن

تیکوں پورا پورا یقین نہ ہووے۔ ورنہ اے گالھ آکھ تے اپنے آپ کوں خطرے وچ نہ سٹا!

کہیں گالھ دے ٹوسن دارا وہ توں اوں ویلے کر، جیرھے ویلے دیکھیں جو تیڈی گالھ سچی منی ہسی

الاون تے گالھ کرن ای انسان واکمال اے۔ بے فائدہ تے بے نتیجہ الاتے توں اپنے

آپ کوں بے وقار نہ بنا۔

(۲۳) جیرھا شخص جو کہیں مغرور آدمی کو نصیحت کریندے، او خود بٹے کنوں نصیحت سُننے وا

محتاج اے جیرھا جو اوں کوں سمجھاوے کہ مغرور کوں نصیحت کترن بے فائدہ اے۔

(۲۴) دشمن دے واہ وِچ نہ آ، تے اپنی تعریف تے مغرور نہ تھی، کیوں جو اوں تینڈے

پھساوَن واسطے مکر دا جال وِچھائے، تے ایں طمع دا پلو اڑیے۔

(۲۵) گالھ کترن والے دی جے نو تتریں جو کوئی گالھ نہ ٹوکی وُٹھے، او نڈے گالھیں دی درستی نہیں تھی سگدی

اپنی گفتگو تے مغرور نہ تھی، تے نہ کہیں نا اہل دی داو کوں حقیقت سمجھاتے بنیا اپنی عقل تے

دی ڈھیر گھنڈا نہ کر۔

(۲۶) پیٹ دا پُجاری کہیں ہنرتے فن وِچ ماہر نہیں تھی سگداتے جیرھا بے ہنر ہووے، او صحیح

معنی وِچ سردار نہیں بن سگدا۔

(۲۷) جیرھا شخص جو اب ڈیون وِچ ایں واسطے جلدی کریندے، جو لوک او نکوں وڈا عالم سمجھن، او

شخص اپنی جہالت دا ثبوت دیندے۔

(۲۸) اگر تیکوں اے پتہ لگ وُٹھے، جو اے گالھ تیکوں آپے معلوم تھی ویسی اتاں او نڈے چھن

اچ جلدی نہ کر، کیوں جو ایں طرح بندے دا وقارتے رعب نہیں رہندا۔

(۲۹) کہیں ووا دی حقیقت معلوم کیتے بغیر او نکوں کھاوناں تے اُن وُٹھا راہ رہیو دے بغیر

چلناں دانشمند نہیں، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کنوں پھپھوینیں جو علم دے ایں بلند مرتبے

تیں کینویں پُنتے دے۔ اوں جواب ڈوتا۔ جو کجھ میں نہ جاندا ہم۔ اوندے پچھن وچ
کڈا ہیں شرم نیہیں کیتا۔

دس) یاد تباہی خلعت اگرچہ بہوں پیاری تے عزت و دھاون والی لے۔ پر اپنے پرانے کپڑے
اوں کنوں وی زیادہ پیارے تے عزت و دھاون والے ہوندن تے بیاؤڑے لوکین دے
دستر خوان دے کھانیں اگرچہ بہوں لذت دار تے سوادى ہوندن۔ پر اپنے گھر دی سکئی روٹی
اوں کنوں وی زیادہ مزیدار تے سوادى ہوندى لے۔

داس) شینہ کوں بہتہ گھٹن تے تلوار دے پھل کوں مٹھا اچ پاؤن وانا ٹوبی واکم نہیں۔
کہیں مست آدمی نال جنگ کرن ٹھیک نہیں ہوندا۔ آپ کنوں ڈاڈھے نال نرمی مناسب
لے۔ تے سختی مناسب نہیں۔

د۳۲) کمزور چہرہ کہیں ڈاڈھے دا مقابلہ کر تیدے او اپنے تباہ کرن وچ دشمن دی مدد کر تیدے۔
د۳۳) چہرہ شخص جو کہیں کنوں نصیحت سُنن پسند نہیں کریندا۔ ذلیل تھیون واسطے اُونکوں ہر وقت
تیار رہنا چاہیدا لے۔

جڈ تیکوں کہیں وی نصیحت پسند نہیں آندی۔ تاں علامت سُنن تے ذلیل تھیون واسطے
توں ہر وقت تیار رہے۔

د۳۴) اگر کبھی نہ سادے نا۔ تاں کوئی کچھئی شکاری دے جال وچ نہ پھستے نا۔ بلکہ

خود شکاری جال امی اڈے نا۔

دانا لوک وڈے وقفے تے ڈھیر ڈھیر دیر دے بعد کھانڈن . عابد لوک اڈے رچے
تے اڑھے بکھے رہنڈن . زاہد لوک محض جیون تے جی سگن جوگا کھانڈن . نوں نینگر بے
توڑیں جو اگوں تھاں نہ چا گھنوا، او توڑیں کھانڈے رہنڈن . بڈھڑے جے توڑیں جو پگھر نہ
آوینجے . اتے پن کھانڈیں فقیر، او توڑیں کھانڈن جے توڑیں جو معدے وچ جاہو دے
تے بدن وچ ساہ ہو دے۔

پیٹ دے بندے کون ڈوں راتیں نندر نہیں امدی . ہک رات تاں بکھ کنوں تے نبی
رات ڈاڈھے رچ کنوں۔

(۳۵) جیرھا شخص سامنے آئے ہوئے دشمن کون نہیں مریندا او خود اپنے نال دشمنی کریندے۔
جیرھے ویلے پتھر پتھر وچ ہو دے تے بانگ داسر پتھر تے . اوڈے مارن وچ جیرھا
ویر کرے . او وڈا بے وقوف اے۔

(۳۶) ڈاہ آدمی ہک دسترخوان تے بل تے کھانڈن . پر ڈوں کتے ہک ڈونڈھ کون رل تے
کھٹے نہیں کھا سگدے . حرین، دنیا جہان دی دولت دے ہونڈیں ہونڈیں وی بکھا اے۔
پر قناعت کرن والا ہک روٹی کھاتے ای رچ دیندے۔

ہیں واسطے دانا نوں آکھئے . وڈے ساز و سامان والے دولت مند کنوں قناعت

کرن والا فقیر چنگاں اے۔ یہ حال پیٹ والے کوں کہ رکھی روٹی رجا سگدی اے۔ پر بکھی

اکھ والے کوں سارے جہان دی دولت وی نہیں رجا سگدی۔

(۳۶) جیر شخص اپنی دولت مندی دے وقت کہیں نال نیکی نہیں کریندا۔ او اپنی غریبی تے کمزوری دے وقت نقصان ٹھیندے۔

لوکین کوں ڈکھ ڈیون والے کنوں زیادہ بد بخت و نیا وچ کوں اے۔ کیوں جو مصیبت دے

وقت کوئی اوندی مدد کرن واسطے تیار نہیں ہوندا۔

(۳۸) ہر شخص کوں اپنا عقل کامل معلوم ٹھیندے تے اپنا پتر ڈاڈھا سوہنا نظر دے۔ دنیا جہان وچوں اگر

عقل بالکل ختم تھی وچھے، تاں کوئی شخص ای اپنے آپ کوں بے عقل کئے نہ سڈوسی۔

(۳۹) اودا نشیند جیر ہا جو جاہلاں نال لڑوے، اونکوں عزت تے وقار وی امید نہیں رکھنی چاہیدی

تے جیکر کوئی جاہل چوکھے نولن نال کہیں وانا تے غلبہ پاگھندے۔ تاں اے کوئی تعجب

دی گالھ نہیں۔ کیونکہ پتھر قیمتی موتی کوں بھن سٹیندے۔

(۴۰) خالص کستوری اوہے جیندی خوشبو خود خود پڑے کنوں آئے نہ کہ عطار لوکین کوں ڈساوے۔ جو

اے کستوری اے وانا اودی عطار دے دبلے دی طرح اے چپ تے اپنے خوبئیں کوں ظاہر کرن والا۔

لیکن بیوقوف آدمی غازی دے دول وانگوں اے۔ زور دی آواز ڈیون والا۔ پر اندڑن گھوکھلاتے خالی۔

وانا نویں مثال دوتی اے۔ جو جاہلاں وچ عالم شخص اینویں ہے جینویں جو کوئی حسین اندھیں وچ

ہو دے۔ یا قرآن شریف کافراں دے بت خانے وچ ہو دے۔

کرن والا فقیر چنگاں اے۔۔۔ بحالی ہیٹ والے کوں ہک رکھی روٹی رجا سگدی اے۔ پر بکیتی

اکھ والے کوں سارے جہان دی دولت وی نہیں رجا سگدی۔

(۳۶) جیرہ شخص اپنی دولت مندی دے وقت کہیں نال نیکی نہیں کریندا۔ او اپنی غریبی تے کمزوری دے وقت نقصان اٹھیندے۔

لوکین کوں ڈکھ ڈیون والے کنوں زیادہ بد بخت دنیا وچ کوں اے۔ کیوں جو مصیبت دے

وقت کوئی اوندی مدد کرن واسطے تیار نہیں ہوندا۔

(۳۸) ہر شخص کوں اپنا عقل کامل معلوم ٹھیندے، نئے اپنا پتر ڈاڈھا سوہنا نظر دے۔ دنیا جہان وچوں اگر

عقل بالکل ختم تھی ونجے، تاں کوئی شخص ای اپنے آپ کوں بے عقل کئے نہ سڈوسی۔

(۳۹) اودا نئمند جیرہا جو جاہلاں نال لڑ دے، اونٹوں ہریت تے وقار دی امید نہیں رکھنی چاہیدی

تے جیکر کوئی جاہل جو چکے نال کہیں دانائے غلبہ پاگھدے۔ تاں اے کوئی تعجب

دی گالھ نہیں۔ کیونکہ پتھر قیمتی موتی کوں بھن سٹیندے۔

(۴۰) خالص کستوری ادبے جیندی خوشبو خود بخود پڑے کنوں آئے نہ کہ عطار لوکین کوں ڈسا دے۔ جو

اے کستوری اے دانا آدمی عطار دے دبلے دی طرح اے چپ تے اپنے خوبئیں کوں ظاہر کرن والا۔

لیکن ہر قوف آدمی غازی دے دول وانگوں اے۔ زور دی آواز ڈیون والا۔ پر انڈوں گھو کھلاتے خالی۔

دانائیں مثال دیتی اے۔ جو جاہلاں وچ عالم شخص اینویں ہے جینویں جو کوئی حسین اندھیں وچ

ہو دے۔ یا قرآن شریف کافراں دے بت خانے وچ ہو دے۔

سرائیکی زبان سارے پاکستان دی ام الائنس



سرائیکی زبان تے ادب دے بارے وچ ظامی بہاولپوری دی تصنیفات

نام کتاب

○ بہان دے ہار

○ سرائیکی زبان کا ارتقاء
حصہ اول

○ نجات سرائیکی

○ داستان سید الملوک

○ سرائیکی زبان کا ارتقاء
حصہ دوئم

○ کانڈ ہے تے کانڈ ہے

نام کتاب

○ بہاولپوری ملتانی زبان و ادب

○ سرائیکی زبان دا قاعدہ

○ اردو ترجمہ مشنوی سید الملوک

○ مصنفہ سولوی لطف علی موحوم

○ چھرے

○ نجاتان قواعد (گرائمر)

○ سعدی آکھیا ۔ !

ملک ناصر علی ظامی - مرکز سرائیکی زبان تے ادب

حبیب کالونی - ماڈل ٹاؤن اے - بہاولپور